جلد اول

۱۸۸۵

اصول شرع محمدی

متعلقہ سنت جماعت

یعنی

تالیف مشعر کلیات و مسایل وراثت اہل سنت جماعت معہ

ابتدائی بیان

بالحاق

سرچشمہ ہائے شرع محمدی۔ قرآن۔ حدیث۔ سنت۔ اجماع اور قیاس

و حالات امام ابو حنیفہ۔ امام مالک۔ امام شافعی۔ امام حنبل اور قواعد

استخراج سہام بقاعدہ عربی و انگریزی بایزادی نقشہ ہائے

ذوی الفروض و ذوی الارحام

مولفہ

بابو مہتاب رائے وکیل ممالک مغربی وشمالی ساکن دہلی

محمود المطابع دہلی میں باہتمام منشی مرزا عالم بیگ خان طبع ہوا

بجناب

فیض بخش قدردان علم و ہنر حاکم دادگر ناظم عدل

پرور آبروے گوہر عزو تفاخر کرنل جی جی ینگ

صاحب بہادر کمشنر دہلی

جنکو

عدالتہاے پنجاب مین ترقی انصاف اور رعایا پروری کی ملحوظ خاطر ہے

یہہ کتاب

انکی کریمانہ اجازت اور قدردانی سے بطور نشانی تعظیم

اور احسان مندی کے ازجانب مولف بنام نامی

معنون کیجاتی ہے

مہتاب راے

To

THE MOST RESPECTABLE

COLONEL G. GORDEN YOUNG,

COMMISSIONER & SUPERINTENDENT

DEHLI.

WHO TAKES A DEEP INTEREST IN THE IMPROVEMENT TO THE ADMINISTRATION OF JUSTICE IN THIS COUNTRY,

THIS WORK

IS,

WITH HIS KIND PERMISSION,

DEDICATED,

AS A TOKEN OF RESPECT AND GRATITUDE

BY

THE COMPILER.

دیباچه

٢٩ء

شرع محمدی کے اُصُول اور قواعد جو اس کتاب مین لکھے گئے ہین وہ صرف جناب قدردان علم وہنر کرنل جی جی ینگ صاحب بہادر کمشنر کی قدرشناسی اور کریمانہ اجازت کا باعث ہین - اس کتاب کا کل مضمون کتب مستندہ انگریزی وعربی مثل سراجی شریفی - ضوالسراج وغیرہ شروح سے جو اس علم مین نہایت اعلے اور مستند سمجھی جاتی ہین اخذ کیا گیا ہے - لیکن اس کتاب کو زیادہ دلچسپ اور مشرح بنانے کو درالمختار - فتاوی عالمگیری - قدوری اور ہدایہ سے اور انگریزی مین گریڈی - بیلی - اور ہوسٹنز سے اور ابتدائی بیان کے لکھنے مین خاصکر ٹیگور لا لکچرز سے مدد لی گئی ہے - لیکن ان کتابون کے لایق مصنفون نے حرف بحرف عربی کتابون کی تقلید کر کے قواعد منسوخہ شرعیہ کے طول طویل بیان کرنیسے کتاب کو بہت ہی بڑھا دیا ہے - نظر برآن اس کتاب مین شرع کے اُن اصولون کو جو قانون انگریزی سے منسوخ ہو گئے ہین بخیال طوالت متروک رکھا - یہہ کتاب دو جلدون مین منقسم ہے - اول جلد مین اصُول وراثت اور طریق استخراج سہام ورثا معہ ابتدائی بیان کے جسمین

شرح مجمل [illegible] کے مرتبے یعنی قرآن-حدیث-سنت-اجماع اور
قیاس [illegible] کے اختلاف کی وجہ-۲-۷ فرقے-چارون
مذہبی [illegible] امام مالک-امام شافعی-امام حنبل کے حالات
مع دیگر امور ضروریہ کے بطور ایک تاریخی حال کے ابتداے کتاب مین
قریب ۴۲ صفحہ کے لکھے ہین-

ضروری اور نہایت مشکل امور جنکا غور کرنا مسائل وراثت کی
واقفیت کیواسطے لازمی ہے یہہ چار امور ہین-

(۱) مختلف قسم کے ورثا کا جاننا-

(۲) مختلف حصہ دار جو جداگانہ طریقون مین مختلف حصہ کے مستحق
ہوتے ہین-

(۳) قواعد تقسیم ترکہ جسمین مختلف ورثا کو انکا جداگانہ حصہ باشتمال دیگر قسم
کے ورثا کے دیا جاتا ہے-

(۴) حجب و محرومیت ورثا-

ان کل امور کو اس پہلی جلد مین بہت واضح طور سے بیان کیا ہے
تقسیم ترکہ کے قواعد عربی مین بہت ہی پیچیدہ طور پر بیان ہوے ہین-
اور انگریزی مین بھی آجتک جسقدر کتابین موجود ہین انمین بھی انہین
قواعد کی تقلید کی گئی ہے-لیکن ہمنے ان قاعدون کو عربی اور
انگریزی قواعد حساب کے موافق بہت واضح طور پر معہ اصل امثلہ بیان
کر دیا ہے تاکہ شائقین کو اس پیچیدہ مضمون کے سمجھنے مین آسانی ہو

انگریزی قواعد حساب [illegible] مین [illegible] کتاب [illegible]

قاعدہ سے مدد لی گئی ہے۔ لیکن محض انہی قاعدون سے وراثت کے مختلف

قسم کے مسایل حل نہین ہو سکتے تھے۔ اسواسطے اس طریق حساب کے جاننے

واسطے بھی جداگانہ قاعدہ اور مثالین سے حل لکھی گئی ہین۔ مسایل رد و عول

اور مناسخہ کی پیچدار صورتون کو عربی و انگریزی قواعد کے موافق حل کر کر

دکھایا ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ جو شخص انگریزی حساب سے واقف ہے

اُسکو اس کتاب کے سمجھنے مین بہت ہی کم وقت صرف کرنا پڑیگا۔ اور

وہ بلا استمداد غیرے ان مسایل پر اپنے ہی مطالعہ سے حاوی ہو جاویگا۔

اس مضمون کے زیادہ آسان کرنے کے واسطے اس کتاب کے آخر

مین دو نقشے لگائے گئے ہین۔

(۱) اول نقشہ مین ذوی الفروض اور دوسری قسم کے ورثا (یعنی عصبات

و ذوی الارحام وغیرہ) شامل ہین۔ اور ہر ایک کا حصہ۔ اور حجب

و محرومیت کا حال ایک دوسرے وارث کے مقابلہ کرنیسے بہت واضح

طور پر معلوم ہو سکتا ہے۔

(۲) دوسرے نقشہ مین اسیطرح صرف ذوی الارحام کے چارون

صنفون کے وارث بترتیب لکھے گئے ہین۔ اور انمین ایک دوسرے

وارث کا مقابلہ کرنے سے ہر ایک کا حصہ اور حجب اور محرومیت و

ترتیب وغیرہ کا حال باسانی معلوم ہو سکتا ہے۔

الغرض پہلی جلد مین مسائل وراثت کو بہت ہی وضاحت

سے لکھا ہے - اور آیندہ دوسری جلد مین مسایل نکاح - مہر و طلاق
ہبہ - وصیت - نابالغی وغیرہ کے مسایل بحوالہ نظایر جلہ ہائی کورٹ
و قانون انگریزی مفصل بیان کئے گئے ہین - اور شیعون کے مسایل
بھی آخر کتاب مین بطور ضمیمہ اُسکے ہمراہ مندرج ہین - دوسری جلد کی
تیاری مین کسیقدر عرصہ باقی ہے - امید ہے کہ بشرط قدردانی
شایقین وہ بھی بہت جلد چھپکر مفید انام ہو -

مہتاب رای

دہلی - مئی ۱۸۸۳ع

فہرست ابواب شرع محمدی
جلد اول

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
تمہید	۱ لغایت ۲	شرائط اجماع	۳۲
شرع شناسی کی نسبت گورنمنٹ کی رائے	۳ لغایت ۸	قیاس	۳۳ لغایت ۳۵
شرع محمدی کی اصل و محمد صاحب کا حال	۸	مسلمانوں کی شرع کی کتابیں	۳۶
سنت و حدیث	۹—۱۰	چاروں فرقے	۳۶
خلافت کا بیان	۱۱-۱۲	فرقہ حنفی	۳۶
۷۳ فرقے	۱۷	ابو یوسف و امام محمد	۳۷
شیعہ و سنیوں کے اختلاف کی وجہ	۱۸ و ۱۹	فرقہ مالکی و فرقہ شافعی	۳۸
فرقہ قدری و جبریہ	۲۰	فرقہ حنبلی	۳۹ و ۴۰
فرقہ مرجیہ معتزلہ خوارج سواد اعظم	۲۱	وہابی	۴۱
مسلمانوں میں فرقات کی کچھ تمیز نہیں	۲۲	کتب فرائض	۴۱
کتب حنفی و مالکی و شافعی و حنبلیہ	۲۳	کتب مذہب امام شافعی و ابو حنیفہ	۴۲
کتب احادیث	۲۴		
صحاح ستہ	۲۴ و ۲۶		
کتب ستہ صحیحین	۲۷ لغایت ۳۰		
شروحات	۳۰		
اجماع	۳۱		

فہرست ابواب شرع محمدی

باب اول
اصول وراثت

باب	مضمون	دفعہ	صفحہ
۱	ہر قسم کی جائداد پر وراثۃ پہنچتا ہے	۱	۱
	حقوق اربعہ متعلقہ جائداد	۲	۱-۳
	ورثہ کی ترتیب	۳	۴-۸

باب دوم
اسباب وراثت اور موانع وراثت کے بیان مین

باب	مضمون	دفعہ	صفحہ
۲	اسباب ارث تین امور ہین	۴	۹
	محرومی ترکہ	۵	۹-۱۲
	مستثنے قاعدہ سابق	۶ و ۷	۱۲-۱۳

باب ۳
ذوی الفروض اور ان کے مختلف حصص

باب	مضمون	دفعہ	صفحہ
۳	ذوی الفروض	۹	۱۳
"	باپ تین طریقون سے وارث ہوتا ہے -	۹	۱۴-۱۶
"	دا[illegible]	[illegible]	۱۷
"	اخیافی بہائی بہن -	۱۱-۱۲	۱۷
"	شوہر -	۱۳	[illegible]
"	زوجہ -	۱۴	[illegible]
"	حصہ بیٹے ازاد -	۱۶	۱۹
"	صلبی بیٹی -	۱۷	۲۰
"	پوتی -	۱۸ و ۱۹	۲۰-۲۱
"	مسئلہ تشبیب -		۲۳-[illegible]
"	حقیقی بہن -	۲۰	۲۷
"	علاتی بہن -	۲۱	۲۸
"	سقوط بہائی و بہن -	۲۲ و ۲۳	۲۹-۳۰
"	مان -	۲۴	۳۱
"	جدہ صحیحہ -	۲۵	۳۲
"	پدری جدات -	۲۶	۳۲-۳۳
"	مادری جدہ -	۲۷	۳۳
"	تعدد جدات -	۲۸	۳۴
"	جدہ قریبہ -	۲۹	۳۴
"	جدہ ذو قرابت -	۳۰	۳۵

باب ۴
عصبات

باب	مضمون	دفعہ	صفحہ
۴	عصبات کی قسم -	۳۱	۳۶
"	عصبات نسبیہ -	۳۲	۳۷
"	عصبہ بنفسہ -	۳۳	۳۷
"	عصبات بنفسہ کی چار قسمین	۳۴	۳۷
"	قاعدہ وراثت عصبات	۳۵	۳۷

باب	مضمون	دفعہ	صفحہ
۴	شیوع کی اعداد —	۳۶	۳۸
"	اصول متوفی —	۳۷	۳۸
"	حقیقی بھائی —	۳۸	۳۹
"	عم حقیقی —	۳۹	۴۰
"	دادا کے اعمام	۴۰	
"	پردادا کے اعمام —	۴۱	۴۱
"	عصبات بغیرہ —	۴۲	۴۱
"	عصبات معہ غیرہ —	۴۳	۴۲-۴۳

باب ۵
حجب کے بیان مین

باب	مضمون	دفعہ	صفحہ
	فصل اول حجب نقصان		
۵	حجب نقصان —	۴۴، ۴۵	۴۴
"	فصل دوم حجب حرمان		
"	حجب حرمان —	۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹	۴۵ و ۴۶
"	شخص محروم —	۵۰	۴۷
"	شخص محجوب الارث	۵۱	۴۸

باب ۶
مخارج فروض کے بیان مین

باب	مضمون	دفعہ	صفحہ
۶	چھ حصّہ اور مختلف صورتین	۵۲ لغایت ۶۶	۴۸-۵۲
"	اُن کے اشتراک کی —		

باب ۷
عول کے بیان مین

باب	مضمون	دفعہ	صفحہ
۷	مختلف صورتین عمل کی	۶۷ تا ۷۰	۵۳ تا ۵۴

باب ۵
اعداد متماثل و متداخل

باب	مضمون	دفعہ	صفحہ
۸	اعداد متماثل	۷۱	۵۵
"	اعداد متداخل	۷۲	۵۵
"	اعداد متوافق	۷۳	۵۵، ۵۶

باب ۹
تصحیح مسایل

باب	مضمون	دفعہ	صفحہ
۹	تقسیم کے سات قاعدہ مین	۷۵ تا ۸۲	۵۸-۶۸

باب ۱۰
ہر فریق کے حصص دریافت کرنے مین

باب	مضمون	دفعہ	صفحہ
۱۰	ہر فریق کا حصّہ	۸۳	۶۹

باب ۱۱
ہر وارث کا حصّہ دریافت کرنے مین

باب	مضمون	دفعہ	صفحہ
۱۱	حصہ ہر وارث	۸۴	۷۱

باب ۱۲
تقسیم ترکہ

باب	مضمون	دفعہ	صفحہ
۱۲	دریافت تعداد ترکہ جو ہر وارث کو ملنی چاہیئے۔	۸۵ لغایت ۸۹	۷۲ نہایت ۷۴

باب ۱۳

باب	مضمون	دفعہ	صفحہ
۱۳	کسر ترکہ	۹۰	۷۵

باب	مضمون	دفعہ	صفحہ
	باب ۱۴		
۱۴	تقسیم ترکہ مابین قرضخواہان	۹۱ ۹۲	۷۵
	باب ۱۵		
۱۵	تخارج ورثہ	۹۳	۷۶-۷۸
	باب ۱۶ رد کے بیان مین		
۱۶	رد	۹۴ ۹۸	۷۸-۸۴
	باب ۱۷ مناسخہ		
۱۷	طریق مناسخہ لکھنے اور دریافت حصص کا۔	۹۹ ۱۰۲	۸۵-۹۰
	باب ۱۸ فرائض لکھنے کا قدیمی طریقہ		
۱۸	طریق تحریر فرائض بقاعدہ سلف	۱۰۳	۹۱-۹۵
	باب ۱۹ قواعد استخراج سہام بقاعدہ انگریزی		
۱۹	قواعد تقسیم ترکہ	۱۰۴ ۱۰۶	۹۶-۱۱۴
	باب ۲۰		
۲۰	ذوی الارحام	۱۰۷ ۱۲۹	۱۱۴ ۱۲۵
	باب ۲۱		
۲۱	مفقود کا بیان	۱۳۰	۱۲۶ ۱۲۷
	باب ۲۲ مرگ مفاجات کے بیان مین		
۲۲	مرگ مفاجات	۱۳۱	۱۲۸
	باب ۲۳ خنثے کا بیان		
۲۳	طریق وراثت خنثے	۱۳۲ ۱۳۳	۱۲۹ ۱۴۲
	باب ۲۴ حمل کے بیان مین		
۲۴	میراث حمل وطریق استخراج حصہ حمل	۱۳۴ ۱۴۰	۱۴۳ ۱۴۸

شرع محمدی

جلد اول

ابتدای بیان

شرع اور شاستر کی نسبت گورنمنٹ کی راے شرع محمدی کی اصل اور اسکی شرحیں یعنے - قرآن - حدیث - سنت - اجماع - اور قیاس شرع کی کتابین اونکے مصنفون کے حالات ۷۳ فرقے - شیعہ اور سُنیون کے اختلاف کی وجہ - چارون بڑی قومین - **ابو حنیفہ** **امام مالک** - **امام شافعی** - **امام حنبل** کے حالات اور اونکی تصنیفات - سنت جماعت کے مختلف فریق اون کے مختلف مسائل اور عموماً کتابین جنمین اون مسایل کا بیان ہے - وراثت کی کتابین اور شرحات

دیباچہ وراثت ہنود کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ جب ڈایرکٹران اونریبل ایسٹ انڈیا کمپنی نے بہت سے اضلاع او صوبجات ہند کے اپنے قبضہ اقتدار مین لئے تو اونہون نے بنظر دور اندیشی یہ بات مُناسب سمجھی کہ اہل ہند کے قوانین اور مذہب مین جیسا کہ مسلمان بادشاہون نے ہندوستان کی فتح کے بعد کیا بالکلیہ دخل نہ دینا چاہیے - مسلمان انتہ

بادشاہون نے ضابطہ دیوانی اہل ہند مین کچھہ بہی دخل ندیا البتہ بجاے قوانین فوجداری ہنود کے قران کو رواج دیا۔ صاحبان انگریز نے بہی ہندوستانی بادشاہون کی طرح حکومت کی۔ اُنیسوین صدی کے ابتدا مین منجملہ دیگر قوانین کے مسلمانون کے قانون خاص مسلمانون سے متعلق ہوے اور جو قوانین فوجداری کہ مفصلات مین رایج تہے وہ قران سے ترمیم کئے گئے۔ ہندو اور مسلمان دونون کے واسطے اون کے بموجب عمل درآمد ہوتا تہا علاوہ تعزیرات ہند و ضابطہ دیوانی و فوجداری وغیرہ قوانین مجریہ سرکار انگریزی کے جو ہندوستانی امیدوارون کے واسطے مقرر ہین اونکو مسایل دہرم شاستر اور شرع محمدی بہی پڑہنے پڑتے ہین فی الحقیقت ان طلبا کو قوانین سرکار مجریہ ہند مین ایکٹ وغیرہ کے پڑہنے سے خود ہی لیاقت ہوجاتی ہے اور قریب ۲۵ برس کے ہوے کہ امتحان اور تعلیم کے واسطے شرع اور دہرم شاستر کا انتخاب ہوکر چند کتابین چہپی ہین جنکے پڑہنے سے ہندوستانی یونیورسٹی کے طلبا اپنا علم قانونی انہین کتابون سے حاصل کرلیتے ہین مگر اس زمانہ مین جدید تالیفات کی سخت ضرورت ہے جس مین زمانہ قدیم سے آجتک کے احکام اور قوانین نافذہ شامل ہوکر منسوخ شدہ احکامات بالکل متروک کئے جاوین۔ ہندوستان کے افسران سول۔ بیرسٹران اور وکلا کو جو قانون مین نہایت مشکل* مضمون معلوم ہوتا ہے۔

* چونکہ شرع اور شاستر کی کتابین دو نہایت مشکل زبانون یعنے سنسکرت اور عربی مین ہین اور بہت ہی کم انگریزان علوم کو بوجہ دقت کے پڑہتے ہین۔ کیونکہ اونکا عربی اور سنسکرت سے کچھہ دنیوی فایدہ متصور نہین ہے۔ زیادہ تر یہ ہی وجہ ہے کہ شرع اور شاستر مشکل معلوم ہوتا ہی اور ہر چند بوجہ تنسیخ اور ترمیم مختلف احکامات کے زیادہ دقت بڑہتی جاتی ہے۔

وہ شرع محمدی اور وہ دہرم شاستر ہے جنمین سے دہرم شاستر کو مولف نے ایک علیحدہ رسالہ مین بخوبی بیان کر دیا اور ۱۸۷۸ع مین بسرپرستی مسٹر رو صاحب جج مطابع خفیفہ دہلی شایع ہو گیا۔ مگر اب جو کتاب کہ مین ناظرین کی خدمت مین پیش کرتا ہون اوس سے یہ منشا ہے کہ شرع محمدی کے مسایل کو بیان کرون

شرع اور شاستر کی نسبت گورنمنٹ کی راے

قانوا قانون ۲۱ باب[1] ۷۰ سال جلوس جارج سوم کا جو کہ جارج سوم کے عہد مین نافذ ہوا تھا یہ منشا ہی کہ وراثت اور حق جانشینی متعلقہ زمین لگان۔ اور مال۔ تمام امور متعلقہ معاہدات جو با ہمدگر پیدا ہون مسلمان اور ہندوستان کے دیگر باشندون کی نسبت اونکے ہی قانون اور رواج کے مطابق فیصل ہوا کرین۔ رگیولیشن ۴ء ۱۷۹۳ع دفعہ ۱۵ بابت ۱۷۹۳ع کا بہی یہی منشا تہا کہ مقدمات جانشینی۔ وراثت۔ شادی ذات اور تمام مذہبی دستور اور رواج مین مسلمانون کا قانون مسلمانون سے اور ہندون کا قانون ہندون سے متعلق رہے*۔ اسی سبب سے مقدمات جانشینی۔ وراثت۔ شادی۔ ذات۔ ہندون اور مسلمانون کے تمام مذہبی رواج۔ ہندوستان مین اون کے ہی شرع اور شاستر کے مطابق تصفیہ پاتے ہین†۔

رگیولیشن دفعہ ۱۵

(۱) معلوم ہوتا ہے کہ یہ رگیولیشن اور قانون ۲۱ سر ولیم جونز صاحب کی درخواست سے

* ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۱ع ایکٹ عدالتہاے شمالی مغربی بنگال کی دفعہ ۲۴ و ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۳ع ایکٹ عدالتہاے دیوانی مندراس کی دفعہ ۱۶ و ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۵ع ایکٹ عدالتہاے برہما کے دفعہ ۴ مین صراحتاً یہی قاعدہ قانون ٹہیرایا گیا ہے۔

† ہمارا طلاق کا اگرچہ صراحتاً ذکر ان قوانین مین نہین ہی لیکن وہ اغلباً متعلق

منظور ہوی ہین - مسٹر ولیم جونس نے اپنی چٹھی موسومہ چیف گورنمنٹ اف انڈیا مین شرع اور دہرم شاستر پر عمل کرنیکی بڑی زبردست اور قوی سفارش کی تہی -

۱۷۷۳ء مین وارن ہیسٹنگز صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے بابت انصاف اور مقدمات کے جو تدابیر اپنے قاعدہ ۲۳ مین لکہی تہی وہ بہی یہ ہی تہی کہ ہندو قانون کے واسطے اونکے قوانین پر عمل کرنا چاہیئے اور جب پارلیمنٹ نے گورنر جنرل اور کونسل کو قاعدہ ۲۳ اور دفعہ ۲۷ کے بموجب عملدرآمد کرنیکے اختیارات دیئے تو ۱۷۸۱ء مین جو نیا انتظام ہوا اوسمین یہ ہی قاعدہ جاری کیا گیا کہ تمام مقدمات - وراثت - شادی ذات وغیرہ مین اور نیز دیگر مذہبی رواج مین مسلمانون کے واسطے اونکی شرع پر عمل کرنا چاہیئے - جب آیندہ اس قاعدہ پر نظرثانی ہوی تو اس دفعہ مین لفظ جانشینی اور بڑہایا گیا - واضعان قانون نے بہی سوائے ایک صورت کے ہندوستان کے تمام مذہبی معاملات مین دخل دینے سے گریز کیا وہ خاص صورت یہ تہی کہ جب کوئی شخص اپنا مذہب چہوڑکر دوسرا مذہب اختیار کرلے تو اوسکا حق وراثت اوسکے اصلی خاندان سے منقطع نہوگا - گریڈی -

متعلق شادی قرار دیئے جاسکتے ہین اور الفاظ مذہبی رسم ورواج مین تو ضرور ہی داخل ہونگے اسواسطے مقدمات متعلق انکے بہی حسب شرع محمدی تجویز کیئے جاتے ہین ہبہ کے متعلق کسیقدر زیادہ دقت معلوم ہوتی ہے لیکن جملہ قوانین مذکورہ بالا مین ہدایت ہو کہ جب کوئی خاص قانون متعلق کسی امر کے نہ ہو تو تصفیہ حسب انصاف کیا جاوے اور یہ قرین انصاف قرار دیا گیا ہے کہ مقدمات ہبہ مابین اہل اسلام حسب شرع محمدی تجویز کیئے جاوین - علاوہ دیگر مقدمات کے مقدمہ مسماۃ شمس النساء بنام مسماۃ ظہرالبی بی شمالی مغربی ہائی کورٹ رپورٹ ۱۸۶۸ء صفحہ ۲ مین یہی قرار پایا ہے جہان کوئی خاص قانون متعلق شفع نفاذ نہین پایا ہو وہان مقدمات متعلق شفع بہی

تصفیہ مابین اہل اسلام حسب شرع محمدی قرین انصاف تہا دیا گیا ہی- دیکہو مقدمہ سماۃ چندو بنام حکیم علیم الدین ہائیکورٹ شمالی مغربی رپورٹ ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۸- اور ہائیکورٹ کلکتہ نے ۱۸۶۶ء مین عام طور پر تجویز کیا تہا کہ جن مقدمات کی حسب انصاف تجویز کیئے جانے کی ہدایت ہی اونکا بصورت اہل اسلام ہونے ذلقین کے حسب شرع محمدی تجویز ہونا قرین انصاف ہے مقدمہ ظہور الدین بنام بہر اللہ ویکلی رپورٹر ۱۸۶۶ء صفحہ ۵۰۱- ایکٹ عدالتہاے مندراس مین رواج کا ہی ذکر ہے لیکن ظاہر ارواج کا ذکر بعد ذکر شرع محمدی کے کیا گیا ہی- ایکٹ ہاے قوانین پنجاب و اودہ وضلاع متوسطہ مین رواج کا ذکر شرع محمدی کے ذکر سے پیشتر کیا گیا ہی لیکن بصورت نہ ہونے رواج خاص کے بہ صراحتاً ہدایت کی گئی ہے کہ ہستمری دہن نسبت طلاق مہر تبنیت ولدیت - نابالغی - ولد الحرامی - تعلقات خاندانی - وصیت - ہبہ - تقسیم مین فیصلہ بصورت اہل اسلام ہونے ذلقین کے حسب شرع محمدی ہوگا دیکہو ایکٹ ۱۸۷۲ء صفحہ ۳- ایکٹ ۴ ۱۸۷۲ء دفعہ ۵ حسب ترمیم ایکٹ ۱۲ ۱۸۷۸ء ایکٹ ۲۰ ۱۸۷۵ء دفعہ ۵- اغلب ہی کہ حسب قوانین متعلق شمالی مغربی بنگال و مندراس بمبی کی ترمیم کی نوبت پہنچے گی تو اسی شرع کے ساتھ پابندی شرع محمدی کی ہدایت آئین بہی ہوگی معاہدات لگان وغیرہ کے متعلق مقدمات کا تصفیہ اب حسب شرع محمدی نہین کیا جاتا- ہائیکورٹ شمالی مغربی الہ آباد کو اختیارات معمولی دیوانی حاصل نہین اور جو مقدمات بروے اختیارات غیر معمولی تجویز کیئے جاتے ہین وہ اونہین قوانین کے موافق فیصل ہوتے ہین جو ادن مقدمات کے بصورت کسی عدالت مقامی مین تجویز پانے کے متعلق ہوتے (دفعہ ۱۳ لیٹرز پیٹنٹ یعنے احکام تقرری عدالت ہائیکورٹ شمالی مغربی) دیگر ہائیکورٹون کی نسبت احکام تقرری مین ہدایت ہتی کہ وہ فیصلہ جات اپنے ادسی قواعد کے موافق کرین کہ جنکی سپریم کورٹ پابند تہین

اور عدالتہاے سپریم کورٹ سے قانون مجریہ عہد جارج سوم متعلق تہے اس واسطے
ہای کورٹ بہی مقدمات لگان و مال ودیگر امور متعلق معاہدات باہمی اہالیان اہل اسلام
حسب شرع محمدی تجویز کرتے تہے - قانون مجریہ عہد جارج سوم کو ایکٹ ۹ ۱۸۶۲ء
نے منسوخ نہین کیا لیکن ہای کورٹ ہای بلاد پریزیڈنسی پابندی اس قانون کی
صرف بوجہ احکام لیٹرز پیٹینٹ یعنے احکام تقرری کے کرتی تہین اور اون احکام کی تبدیل کا
اختیار قانونی کونسل ہند کو اون احکام ہی کی روسے حاصل تہا دیکہو فقرات ۴۴
اور اس وجہ سے اب یہ تجویز پاگیا ہے کہ ہای کورٹ بلاد پریزیڈنسی بہی تجویز مقدمات
بیع ودیگر معاہدات کی حسب قانون معاہدہ کرینگی نہ حسب قوانین ذاتی - عدالتہاے
خفیفہ واقع بلاد پریزیڈنسی کی بابت عام طور سے کہا جاسکتا ہی کہ وہ اوسی قانون
کی متابعت کرتی ہین کہ جسکی پابندی ہای کورٹ ہاے بین کیجاتی ہے اور جو مسودہ
قانون کا متعلق عدالتہاے خفیفہ مذکور کے آجکل پیش کونسل واضعان قانون
ہے اوس مین بہی صاف یہی ہدایت کئے جانے کی تجویز ہے اسواسطے یہ کہا جاسکتا ہی
کہ عدالتہاے خفیفہ بہی تجویز مقدمات معاہدہ وغیرہ حسب قوانین ذاتی نکرینگی
بلکہ حسب قانون معاہدہ وغیرہ -

سابق مین چونکہ شرع اور شاستر کی کتابین انگریزی مین ترجمہ اور
تالیف نہین ہوی تہین اسواسطے مولوی اور پنڈت عدالتون مین
مقرر رہتے اور اونکی راے سے ہندؤن اور مسلمانون کے مذہبی مقدمات
(مثل وراثت - شادی - ذات - حق جانشینی وغیرہ) فیصل ہوا کرتے
تہے - شاید مولوین اور پنڈتون کے پچہلے عہدے اس خیال سے موقوف
کئے گئے کہ انگریزی کتب (ان مضامین پر) جو آجتک چہپی ہین اور نیز
مقدمات جو آجتک فیصل ہوے ہین جج کی آگاہی اور اس بات کے

لایق کرنے کے واسطے کہ وہ صحیح صحیح تجویز کرسکین کافی ہین لیکن اکثر شایستہ مقننون کی یہ راے ہے کہ شرع اور شاستر کی کتابین ایسی کافی نہین ہین کہ جج اونکی امداد سے شرع یا شاستر کے مقدمہ کو باضابطہ اور صحیح صحیح فیصل کرسکے۔ پس جن کتابون کی بموجب پنڈت اور مولوی راے دیتے تھے اونکا انگریزی اور اردو مین ترجمہ ہونا اور جو احکام کہ کسی سرکلر کے بموجب منسوخ ہوے ہین اونکو متروک کرنا بہت ضرور ہے۔ جوڈیشل حکام جنپر ایسے مقدمات کی تجویز کا بھروسہ کیا گیا ہے اونکو بھی مثل پنڈتون اور مولویون کے ان قوانین مین بذات خود واقفیت حاصل کرنی چاہیئے کہ بغیر اسکے ہر ایک حاکم کے واسطے یہ امر بہت مشکل ہے کہ باقاعدہ نتیجہ کسی واقعہ متعلقہ پر لگاکر صحیح طور پر مقدمہ کو فیصل کرین۔ تاوقتیکہ اونکو بذات خاص واقفیت نہو یہ بات عمدہ اور مناسب نہین ہے کہ اون کے ہاتھون مین ہندوٴن اور مسلمانون کے مقدمات ڈالے جاوین مبادا کہ وہ فیصلہ کرنیمین رعایا کو ظلم کا پابند کرین۔ سر ولیم میگناٹن صاحب نے نہایت دانشمندی سے لکھا ہے کہ "اونکو کوی اور قانون نہ دو بلکہ اونکا قانون دو تاہم یہ بہانہ اوسکے استعمال کی ہمکو نہین چاہیئے کہ لوگون کو ظلم کا مطیع کرین" ہندوستانی رعایا اپنی گورنمنٹ کی نہایت مداح اور ممنون ہے کہ گورنمنٹ نے شرع اور شاستر دونوا علی مضامین کو داخل امتحان کر دیا لیکن ساتھ ہی اسکے اونکو یہ بھی افسوس ہے کہ طلبا کی تعلیم کے واسطے ایسے عمدہ وسایل کام مین نہین لاے جاتے جس سے وہ ان قوانین مین کمالیت کے ساتھ واقفیت پیدا کرین۔ اسواسطے یہہ نہایت یقین اور عاجزی کے ساتھ امید کیجاتی ہے کہ ہماری دانا گورنمنٹ

اپنی بخشش اور فیضدلی کو کام فرما کر طالب علموں کو ان قوانین کی نہایت عمدہ تربیت دیگی اور قانونی و مذہبی کتابوں کے مثل شرع و شاستر کے ترجمہ اور اشاعت مین صحت کا بڑا خیال رکھیگی۔

شرع محمدی کی اصل

اس موقع پر یہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختصراً شرع محمدی کی اصل کا بھی ذکر کیا جاوے۔

مصنف فاضل ٹیگور لا لکچرار صاحب اپنی کتاب شرع محمدی کے ابتدائی بیان مین تحریر فرماتے ہین کہ محمد صاحب کے پیغمبر ہونے سے پہلے اس شرع کا کچھہ بھی وجود نہ تہا تاریخ سے معلوم ہوا کہ محمد صاحب ۵۷۰ء مین بمقام مکہ مین پیدا ہوے اور وہ اپنی عمر کے چالیسوین برس پیغمبر ہوے۔ اوس وقت سے اوہنون نے تمام اپنے ملک والون کو بت پرست دیکھکر اپنی تمام ہمت اونکی اصلاح مین صرف کی۔ انکے زمانہ سے پہلے کوی عام قانون نہ تھا جسپر جزیرہ نماے عرب کی قومین کاربند ہوتین ہر فرقہ اپنے خاص قانونکا مطیع تہا۔ امور متنازعہ سردارون کی راے سے فیصل ہوا کرتے تھے۔

اس شرع کی اصل قران[+] ہے اور اہل اسلام کا یہ اعتقاد ہے کہ قران ازل سے موجود ہے۔ اہل اسلام کا قانون وحی پر مبنی ہے۔ خود پیغمبر صاحب کا یہ بیان ہے کہ مختلف اوقات مین جبرئیل فرشتہ کی معرفت وہ مجھپر بہت سے

+ قران - قرا سے جسکے معنی پڑہنے اور جمع کرنیکے ہین نکلا ہے اوسکی خاص مراد پڑہنے سے ہے یا جسکو ضروری پڑہنا چاہے اسی نام سے مسلمان نہ صرف کل قران سے مراد لیتے ہین بلکہ ایک سپارہ اور ایک آیت سے بہی اونکی مراد ہوتی ہے۔

حصّون مین ظاہر کیا گیا یا نازل ہوا۔ اہل اسلام اوسکے مضمون کو لاریب جانتے ہین کیونکہ وہ خدا کا کلام ہے جو انسان کے پاس اوسکے پیغمبر کی معرفت بہیجا گیا۔ علاوہ اسکے کہ قران مین تصوف اور مذہبی امور کا ذکر ہے اوسمین بہت سی ایسی آیات بہی ہین جو عدالت کے متعلق ہین اور شرع کا اصل اصول انہین سے قایم ہوتا ہے۔ مسلمانون کی مذہبی ملکی۔ جنگی قوانین مین قران ہی اصل سرچشمہ ہے جب کبہی کسی خاص معاملہ سے قران کا حکم مستنبط نہین ہو سکتا تو اس کمی کے پورا کرنے کے واسطے سُنت* (یعنی وہ جو کچہہ کہ پیغمبر صاحب نے کیا کہا یا اوسپر سکوت کیا تہا) یعنے آن چیزون کیطرف جو کچہہ کہ پیغمبر صاحب نے کی تہین۔ کہی تہی۔ یا کنایتًا اجازت دی تہی اور نیز حدیث کیطرف (یعنے محمد صاحب کے اقوال یا روائتین جو انہون نے کی یا کہین تہین یا اوسپر سکوت کیا تہا) رجوع کی گئی تھی[1]۔

سُنت[1]۔ سنت دو قسم ہے ۱ مواظبت (دایمی) یا موکدہ (مجبوری) اور دوسری زایدہ (اسی سبب سے اختیاری ہے) سنت موکدہ وہ امور ہین جنکو خود حضرت اکثر کیا کرتے تہے اور جنپر عمل کرنا اہل اسلام پر ضروری ہے لیکن سنت زائدہ پر عمل کرنا اختیاری ہے کیونکہ آنحضرت نے بطور مداومت اوسپر عمل نہین کیا تہا۔ مصنف کیدانی سنت کی دو قسم اسطرح پر لکہتا ہے۔

۱ سنت ہدی ۔ ۲ سنت زواید۔ سنت ہدی وہ ہے جسپر حضرت نے باوجود ایکبار یا دو بار چہوڑنے کی مداومت کی ہو۔

* سنت طریقۃ مسلوکۃ فی الدین یعنے سنت وہ طریقہ ہے جسکے وسیلہ سے دین پر چلتے ہین پس صرف محمد صاحب کے اقوال یا روایتون پر (جو خود انہون نے کی تہین۔ کہی تہین یا اون پر سکوت کیا تہا) چلنے کو سنت کہتے ہین اور اقوال و افعال اور تقریر کو حدیث ۔ مولوی محمد یعقوب علی صاحب دہلوی ۔

سنت زواید وہ امور ہین جنکو آنحضرت نے کبھی کیا اور کبھی چھوڑ دیا اور صحابہ نے اوسپر عمل کرنا اچھا جانا ۔ خلاصہ کیدانی صفحہ ۳ ۔

حدیث کی خصوصًا دو قسمین ہین ۱ ۔ الہی یا قدسی ۔ ۲ ۔ نبوی ۔ پیغمبر صاحب نے فرمایا تہا کہ حدیث الہی الہام ربانی ہے اور حدیث نبوی ایسی نہین ہے ۔

حدیث نبوی پہر تین قسم ہے ۔ ۱ حدیث قولی (یعنے اقوال اور نصیحتین محمد صاحب کی) ۲ ۔ حدیث فعلی (اونکے افعال) ۔ ۳ ۔ حدیث تقریری* ۔ ان سب کو مسلمان لوگ قران کا ضمیمہ اور قریب کردوسرے درجہ پر سمجھتے ہین ۔ کشف الاصطلاحات الفنون

مترجم مشکوۃ نے حدیث کی تعریف اور اقسام حسب ذیل لکہی ہین ۔

حدیث ۔ محدثین کی اصطلاح ہین ۔ قول ۔ فعل ۔ سیرت ۔ حال اور تقریر آنحضرت کو حدیث کہتے ہین ۔ حدیث کی بہت سی قسمین ہین ۔ بوجہ طوالت کے مختصرًا چند کا بیان کیا جاتا ہے ۔ ۱ ۔ حدیث مرفوع ۔ ۲ ۔ حدیث موقوف ۔ حدیث مقطوع (اخیر کی دونون حدیث کو اثر کہتے ہین) حدیث متصل ۔ حدیث منقطع ۔ حدیث معضل ۔ حدیث معلق ۔ حدیث مرسل ۔ حدیث باعتبار سند کے تین قسم پر منقسم ہے ۔ ۱ ۔ صحیح ۲ ۔ حسن ۔ ۳ ۔ ضعیف پہر حدیث صحیح دو قسم ہے ۔ ۱ ۔ صحیح لذاتہ ۔ ۲ ۔ صحیح لغیرہ ۔ پہر حدیث کی تین قسمین اور ہین ۔ ۱ ۔ غریب ۔ ۲ ۔ عزیز ۔ ۳ ۔ مستفیض متواتر ۔ شاذ ۔ منکر بہی اقسام حدیث ہین† ۔ ترجمہ مشکوۃ صفحہ ۱۶ ۔

---

* تقریری ۔ تقریر کے یہ معنی ہین کہ کسی شخص نے حضرت کے روبرو ایک کام کیا یا ایک بات کہی اور حضرت اوس سے مطلع ہوی نہ منع کیا اور نہ انکار کیا اور سکوت کیا ۔ اوسکو تقریر کہتے ہین یہ بہی داخل حدیث ہے حضرت کی تقریر کو حجت ہوتی ہے نہ اور کسیکی تقریر پر ۔ لیکن بعضون کے نزدیک قول اور فعل اور تقریر صحابہ اور تابعین کو بہی حدیث کہتے ہین ۔ ترجمہ مشکوۃ ۔

† البتہ ہزارہا احادیث اور روایتین مسلمان عالمون نے نہ صرف حضرت پیغمبر کے اقوال و افعال کی بابت بلکہ اونکے صحابہ کے اقوال اور افعال کی بابت لکہی ہین لیکن صحابہ کی احادیث کو وہ وقعت نہین ہے جو خود حضرت پیغمبر کی احادیث کو ہے لیکن تاہم جبکہ قران یا سنت سے کوی حکم کسی معاملہ کی نسبت نہین پایا جاتا تو وہ عدالتی فیصلون مین ضرور کار آمد ہوتی ہین ۔ دیباچہ ہدایہ ۔ حدیثا کو روایت بہی کہتے ہین ۔

عرب کے فاضلون نے اور اونکے زمانہ مین - سنت اور حدیث کبھی ضبط تحریر مین نہین آی تہین محمد صاحب کی وفات کے وقت سُنت اور قران بلکہ ایک مجموعہ قران ہوگیا - محمد صاحب نے فرمایا کہ مین تمہارے واسطے دو چیز چہوڑتا ہون جو کہ تمکو جبتک کہ تم اون کے موافق عمل کرتے رہو گے غلطی سے بچا مین گی - وہ خدا کی کتاب اور میری سنت ہے -

سنت در

پیغمبر صاحب کی وفات کے بعد بہت سے دعویدار خلافت[1] پیدا ہوگئے جنہون نے خلافت[1] کا دعوی کیا اور بوجہ مخالفت اور بہمسری کے اوسوقت مین لوگون کے بہت سے فریق ہوگئے لیکن باوجود اسکے سنت اور حدیث محدثین کی سینہ بسینہ چلی آی - بہت سے شکوک کو جو دینی اور دنیوی معاملات سے متعلق تہے قرآن ہی سے حل کیا -

خلافت کا باب

پیغمبر[1] صاحب کی وفات کے بعد خلافت کے باب مین بڑا بہاری جہگڑا ہوا - لیکن بہت سے جہگڑون کے بعد وہان کے روسانے (اور نیز صحابہ نے) محمد صاحب کے خسر حضرت ابوبکر کو منتخب کیا اور رعایا نے اونکو ہی اپنے پیغمبر کا قایمقام اور خلیفہ الرسول مان لیا لیکن اون کے خلیفہ ہونیکے دو برس بعد اونپر ایک سخت حملہ ہوا جسمین وہ قتل ہوگئے حضرت عمر اُن کے جانشین ہوے اور خلافت کا عہدہ پایا اور امیر المومنین کا خطاب بہی اختیار کر لیا دس برس سے زیادہ کامیابی کے ساتھ خلافت کرکے ایک پارسی غلام فیروز نام کے ہاتھ سے ایک کاری زخم کہا کر

[1] خلیفہ یا خلافت کے معنے جانشین - نایب - بادشاہ - شاہزادہ - حاکم کے ہین یہ خطاب مسلمانون کے بادشاہون یا محمد صاحب کے جانشینونکو دیا جاتا تہا - اول ہی اول حضرت ابوبکر کو یہ خطاب دیا گیا یہ اعلی خطاب مجملہ شاہزادون کا ۱۳۲ ہجری سے ۹۳۶ برس تک دیا جاتا رہا -

جان بحق ہوے - حضرت عمر کی وفات پر حضرت عثمان کو خلافت پہنچی اور حضرت عثمان پیغمبر صاحب کے جانشین اور مسلمانون کے بادشاہ ہوے تہوڑے عرصہ بعد ملکی فسادیون نے اونکو بہی قتل کر ڈالا اور حضرت علی کو خلافت نذر کی لیکن حضرت علی نے اپنے تئین ایک سخت طوفانی سمندر مین پایا اور یہ طوفان اونکی زندگی کے ساتھ فرو ہوا - اونکی وفات کے وقت امام حسن حضرت علی کے پسر جو محمد صاحب کی بیٹی فاطمہ کے بطن سے تہے خلیفہ بنائے گئے لیکن معاویہ جوکہ بنی امیہ مین سے تہا امام حسن کی خلافت سے معترض ہوا - اب ایک نئی بہمری پیدا ہوگئی

خلافت کے باب مین سنی اور شیعون مین بڑا اختلاف ہے شیعہ لوگ کہتے ہین کہ صرف حضرت علی خلافت اور امامت کے حقدار تہے اور اونکی اولاد کو جو بی بی فاطمہ کے بطن سے تہی یہ حق پہنچتا تہا، حضرت علی نے دشمنون کے خوف سے بیعت بہی کر لی اور خاموش ہو رہے - سنی اور شیعہ بہت سی آیات اور حدیث اپنے اپنے دعوی کی تائید مین پیش کرتے ہین لیکن حق یہ ہے کہ کوی حدیث یا آیت صریحی یا قطعی خلافت کے باب مین کہی کتاب مین نہین پای جاتی - حضرت ابوبکر کو ترجیح دینے اور خلیفہ بنانے کی دو وجوہ خاص تہین - اول یہ کہ حضرت پیغمبر صاحب نے بیمار ہونیکی حالت مین حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ تم امت کو نماز پڑھوایا کرو (اور ایک دفعہ پیشتر بہی انہون نے نماز پڑھوای تہی اور خود محمد صاحب اونکے پیچھے آکر نماز مین شریک ہوگئے تہے) چنانچہ اوسوقت سے حضرت ابوبکر نے ایسا ہی کیا - دوم یہ کہ لوگون نے اسی خیال سے اونکو خلیفہ بنانا چاہا اور کہا کہ جب تم کو ہی پیغمبر صاحب نے یہ حکم دیا تہا اور کسی صحابہ کو نہین دیا پس تم ہی مستحق خلافت کے ہو - جمہور صحابہ اونکی خلافت پر راضی ہوگئے لیکن - حضرت علی ابن طالب - عباس ابن المطلب طلحہ - زبیر - مقداد ابن الاسود نے (جو کہ بزرگ صحابہ تہے) اونکے ہاتھ پر بیعت نہ کی بعد مین بہ صحابہ بہی اونکی اطاعت کرنے لگے - حضرت علی کی نسبت بیان کرتے ہین کہ انہون نے بقول بعض چہہ مہینے اور بقول مشہور اوسی روز یا دوسرے روز بیعت کر لی - سنی لوگ حضرت علی کے

خلافت کا

اسواسطے امام حسن نے معاویہ کو خلافت دیکر یہ فتنہ فرو کیا۔ اسطرح خلافت کا درجہ ہاشم کے خاندان سے عثمان کے خاندان مین پہنچا۔ امام حسن خلافت کو چھوڑ کر مدینہ کو چلے گئے اور وہان تنہای کی حالت مین ۴۹ ہجری تک رھکر

وہان موجود ہونے کے اور نیز اس توقف کے یہ وجہ لکھتے ہین کہ وہ حضرت پیغمبر کی تجہیز و تکفین مین مصروف تھے اور بسبب فرط غم والم آنحضرت کے خلوت مین رہنے لگے خلوت مین بیٹھکر قرآن کے جمع کرنے مین مشغول رہتے تھے اور پھر انہون نے ہی حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور مدت العمر اونکے ساتھ نماز مین رہے اور سطرح اونکی اطاعت اور تابعداری کی۔ فی التحقیقت اگر حضرت علی کو (جیسا کہ شیعہ لوگون کا بیان ہے) پیغمبر صاحب اپنی زبان سے اپنا جانشین فرما دیتے تو ہرگز حضرت علی اسقدر عرصہ تک خاموش نہ رہتے اور نہ تینون خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے حضرت علی خود بڑے شجاع اور صاحب دبدبہ تھے۔ فاطمہ انکی زوجہ (محمد صاحب کے بیٹے اور محبوب خلایق) اور اونکے بیٹے اونکے ساتھی۔ عباس بن عبدالمطلب (عم پیغمبر صاحب) اور زبیر (پیغمبر صاحب کی عمہ کا بیٹا) اور بنو ہاشم اونکے بھای وغیرہ جو اسوقت مین نہایت قوی اور صاحب ثروت اور با اقتدار تھے سب اونکے حامی اور طرفدار تھے پھر کونسی وجہ مانع تھی کہ وہ اپنے حق کو چھوڑ کر خاموش رہتے اور اعدا کا خوف کرتے۔ علاوہ ازین یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ حضرت علی نے اپنے عہد خلافت مین اجلاس کے وقت خاص اپنی زبان سے علانیہ حضرت ابوبکر۔ عمر۔ عثمان کی مدح اور تعریف کی۔ ذہبی نے اسی سے زیادہ آدمیون کی اسناد سے اس قول کو ثابت کیا ہی۔ صحیح بخاری مین (جو کہ بڑی مستند کتاب ہی) آیا ہی کہ حضرت علی نے فرمایا کہ خیر الناس بعد النبی ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ایک شخص نامی محمد بن حنیفہ نے اون سے اوسوقت کہا کہ ثم انت یعنے ان سب کے بعد تم ہو حضرت علی نے فرمایا کہ مین ہی مسلمانون مین سے ایک مسلمان ہون یہ حدیث بخوبی پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے اور اس قسم کی اور حدیثین ہین جن سے یہ امر بخوبی

خلافت کا بیان

جان بحق ہوئی۔ شیعہ لوگ بیان کرتے ہین کہ امیر معاویہ کے بہکانے سے اسکی بیوی نے زہر دیدیا۔ کیونکہ معاویہ کو اندیشہ تہا کہ امام حسن اپنے دعوی خلافت کو پہر تازہ کرینگے۔ امام حسن کا چہوٹا بہای امام حسین معاویہ کی وفات پر اوسکے بیٹے یزید کی خلافت سے منکر ہوا اسواسطے امام حسین کو مجبوراً اپنی جان بچانیکے لئے مدینہ سے مکہ جانا پڑا۔ وہان اونکے باپ کے ماننے والون کیطرف سے کوفہ مین چلے آنیکا پیغام آیا۔ یزید نے یہ بات سمجہکر کہ امام حسین نے اونکے پیغام کو

ثابت ہوتا ہی شیعہ لوگ بجواب اسکے یہ کہتے ہین کہ یہ سب امور خوف اور تقیہ کی وجہ سے تہے اور حضرت ابوبکر۔ عمر۔ عثمان کی بیح دشمنون کے خوف اور اپنی جان کے اندیشہ سے تہی بجز اسکے اور کوی امر ثابت نہین ہوتا کہ یہ خلافت کی ترتیب اجماع اور صحابہ کی اتفاق سے ہوی سو اجماع۔ سنت جماعت کی شرع کا ایک تیسرا چشمہ ہے اگر اجماع سے انکار کیا جاوے تو بالکل مذہب مین ہی خلل آجاتا ہے۔

شرح زاید

حضرت ابوبکر نے اپنے مرنے کے وقت حضرت عمر کے نام ایک عہدنامہ لکہدیا اور اونکو خلیفہ بنایا تمامی صحابہ نے اور نیز حضرت علی نے اونکے ہاتھ پر بیعت کی۔

جب حضرت عمر رحلت کرنے لگے اوسوقت انہون نے حضرت عثمان۔ علی۔ عبدالرحمن بن عوف۔ طلحہ۔ زبیر۔ سعد بن ابی وقاص کو یہ کام سپرد کیا اور کہا کہ تم کو اختیار ہے جسکو تم مناسب سمجہو خلیفہ بناو ان سب نے عبدالرحمن بن عوف کی راے پر حصر کیا عبدالرحمن نے حضرت عثمان کو منتخب کیا پہر سب صحابون نے اون کے ہاتھ پر بیعت کی اونکے قتل ہونے کے بعد حضرت علی کو خلافت پہنچی۔ میعاد خلافت مین (جو کہ تیس برس کا زمانہ ہے) صرف چہہ مہینے باقی رہے تہے۔ اس میعاد مین امام حسن نے خلافت کرکے معاویہ کو خلافت دیدی اور فتنہ کو فرو کیا تکمیل الایمان۔ مصنفہ شیخ عبدالحق محدث۔

خلافت کا بیان

قبول کر لیا اور کوفہ کو روانہ ہو گئے ہین اپنے سپہ سالارون مین سے ایک سپہ سالار عبیداللہ کو اونکے گرفتار کرنیکو واسطے روانہ کیا۔ عبیداللہ نے پیغمبر صاحب کے نواسہ امام حسین کو جو صرف ۷۲ آدمی نوکر اور گہر کے لوگون کے ہمراہ کربلا کے میدان سے گزرتے تہے قتل کر ڈالا اور قریب کرا ونکے ہمراہیون کو مار ڈالا اس قتل عام مین علی کے اوُر چار بیٹے عبداللہ۔ عباس۔ عثمان اور جعفر ایک ایک دو دو لڑکون سمیت کام آے۔ باقیماندہ لوگ امام حسین کے خاندان کے یزید کے روبرو لاے گئے۔ یزید نے اون اسیرون کو عزت کے ساتھ رہا کر کے اُنکے گہر پہنچا دیا۔ ٹیگور لا لکچر۔

آنحضرت کی وفات کے بعد سُنت اور حدیث گو احاطہ تحریر مین نہین لای گئی تہین لیکن وقتاً فوقتاً کے جہگڑون کی طے کرنے اور لوگون کو اون فعلون سے جو پیغمبر صاحب نے منع کئے تہے روکنے کے واسطے اونکی زندہ صحابون+ سے جو اوسوقت موجود تہے استفتی لیا جاتا تہا۔ اوسیطرح ایک عرصہ بعد انصاف اور عدالت کا مدار اوسی پہ ہو گیا۔ ابن خلدون+

+ زندہ صحابہ پیغمبر صاحب کے اصحابون مین سے مفصلہ ذیل صحابہ اوروں کی نسبت معزز اور اعلے تہے۔ ۱ حضرت ابوبکر۔ ۲ عمر۔ ۳۔ عثمان۔ ۴ علی۔ ۵ طلحہ ۶۔ زبیر۔ ۷ سعد۔ ۸۔ ابوعبیدہ۔ ۹۔ عبدالرحمن۔ تہذیب الاسماء

صحابہ جنہون نے پیغمبر صاحب کی حیات مین اور نیز اونکے بعد فتوی دیئے تہے وہ اونکے علاوہ اور چہہ اشخاص مفصلہ ذیل ہین۔ ۱۔ ابوحریرہ۔ ۲ عبداللہ بن عمر۔ ۳ جابر۔ ۴ عبداللہ بن عباس۔ ۵۔ انس۔ ۶۔ عائشہ۔ سب سے پہلے انہین صحابون نے حدیث اور سنت یاد کی تہین۔

+ ابن خلدون عرف عبدالرحمن بن محمد ہندی حلب کا قاضی تہا ۸۰۸ ہجری مین فوت ہوا۔

لکھتا ہے کہ شرع کے مسایل یعنے خدا کے اوامر و نہی اوسوقت تک لکھے نہین گئے تھے بلکہ لوگون کے سینہ مین تھے۔ وہ لوگ یہ جانتے تھے کہ ان مسایل کی اصل خدا کی کتاب اور محمد صاحب کے اقوال اور افعال ہین ان حالتون مین یہ روایتین بہت جلد اس حد تک بڑہ گئین کہ اونکا جمع کرنا اور صحیح روایتون کو مشتبہ روایتون سے جدا کرنا نہ صرف مصلحتاً بلکہ ضروری امر ہوگیا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے عبداللہ بن عباس نے سنت اور احادیث اور روایات کو قلمبند کرنیکا قصد کیا تھا۔ الاشباہ فی تمیز الصحابہ کا مصنف لکھتا ہے کہ عبداللہ بن علی ابورافع سے† یہ روایت کرتے ہین کہ عبداللہ ابن عباس ابورافع کے پاس آیا کرتے تھے اور وہ عبداللہ ابن عباس سے اون امور کو جو پیغمبر صاحب نے خاص دنون مین کئے تھے روایت کے طور پہ بیان کیا کرتے تھے اور ابن عباس ابورافع کے فرمانے کے موافق ایک کتاب مین (جو اونکے ساتھ رہتے تھے) لکھ لیا کرتے تھے عبداللہ ابن عباس نے قران کی بھی ایک مختصر تفسیر لکھی تھی۔

اسوقت سے لیکر ابوحنیفہ کے زمانہ تک (٨٠ھ ہجری مین پیدا ہوا اور ١٥٠ھ مین وفات پائی) عروہ بن زبیر۔ شعبی۔ عمرو بن شرجیل میمون بن محرم۔ زہری۔ محمد بن مسلم۔ حسام بن عروہ۔ بن زبیر اور اور عالمون نے احادیث یا روایات کو جمع کیا تھا ان سب نے ٩٤ھ سے ١٢٤ھ کے درمیان ترقی اور شہرت پائی کسی کتاب سے یہہ

† ابورافع حضرت کا چچا تہا عبداللہ ابن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف پیغمبر صاحب کا عمزادہ تہا ٧٢ برس کا ہوکر ٦٨ھ مین وفات پائی۔

نہین معلوم ہوتا کہ یہ ذخیرہ ان عالمون نے جمع کیا تھا اور تفاسیر اور تاویلات جو اوسوقت مین کی گئی تہین وے لکھی گئین یا نہین +

اگرچہ تمام مسلمانون کا اعتقاد ہے کہ قرآن خدا کا کلام ہے تاہم مختلف مفسرون نے نفس آیات کے بہتیرے معنے لئے ہین - علما مین اصول کی نسبت اختلاف راے ہے - بعض عالم خاص احادیث کی اسناد لیتے ہین اور بعض اوہی سے انکار کرتے ہین - اور نیز خاص آدمیون کے امام ماننے مین بہی اختلاف ہے - ان سب باتون نے مختلف قسم کے مسایل پیدا کر دیئے اور ہر ایک ان مسایل کے ماننے والون کا خاص فرقہ بن گیا جو فرقے کہ اس طرح بن گئے ہین وہ شمار مین ۷۳ ہین -

نہتر فرقے

عنیتہ الطالبین مین ان سب مین دس فرقے بڑے اور اصلیہ بیان کئے گئے ہین - یعنے - ۱ سُنّی (۱) ۲ - خارجی -

(۱) سُنّی عالم مترجم قران کا بیان کرتا ہے کہ سنی عام نام اون لوگون کا ہی جو کہ محدث ہین کیونکہ وہ سنت کی اسناد کو مانتے ہین جو کہ قرآن کا ایک ضمیمہ ہے اون چیزون کا قاعدہ جو قران سے معلوم نہین ہوتا سنت سے معلوم ہو جاتا ہے مسلمان لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ تفریق اون مین پیغمبر صاحب کی

+ لیکن مسٹر سور لی صاحب لکہتے ہین کہ پہلے اس قسم کا ارادہ ابن شہاب الزہری نے عہد خلافت عمر ابن عبد العزیز مین کیا تہا - مگر اسماء الرجال اور دیگر کتب متذکرہ سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ عروہ شعبی اور میمون نے جو زہری + سے پیشتر پیدا ہوئے تہے اور پہلے ہی مر گئے تہے زہری سے پیشتر احادیث کو جمع کیا تہا اور عبد اللہ ابن عباس نے اوسکو جمع کیا اور ان سب سے پیشتر لکہا -

+ زہری - محمد بن مسلم کا خاندانی نام تہا جو کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب الزہری کا بیٹا تہا -

۳-شیعہ ۴-معتزلہ ۵-مرجیہ ۶-مشبیہ ۷-جہمیہ ۸-ضراریہ ۹-نجاریہ ۱۰-کلابیہ- ان سب مین صرف سنیون کا بڑا فرقہ ہے- خارجیون کے پندرہ- معتزلہ کے چھ۶- مرجیہ کے بارہ۱۲-شیعہ کے بتیس۳۲-جہمیہ نجاریہ- ضراریہ اور کلابیہ کا ایک ایک فریق-

پیشین گوی کے پورا کرنیکے واسطے پیدا ہوگی حضرت نے کہا تہا کہ اسرائیل کی اولاد ۷۱ فرقون مین تقسیم ہوی تہی اون مین سوائے ایک کے سب ناری ہین میری اُمت ہی میرے بعد ۷۳ فرقون مین منقسم ہوگی سب فرقے سوائے ایک فرقہ کے ناری ہونگے جب اون سے دریافت کیا گیا کہ وہ کون فرقہ ہے تو آنحضرت نے جواب دیا کہ وہ فرقہ وہ ہے جسکا یقین اور کام میرے اور میرے یارون کا سا ہے-

(۱) شیعہ✝ قران کی تعبیرات اور حدیث کے ماننے اور انکار مین سنیون سے مختلف ہین سنی لوگ چارون یارون کو یکسان مانتے ہین اور شیعہ لوگ صرف حضرت علی کو پیغمبر کا حقدار جانشین اور اوسیکو تنہا امیر المومنین مانتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ حق صرف حضرت علی اور اوسکی اولاد کو پہنچتا تہا-

شیعہ اور سنیون کے اختلاف کی وجہ

✝ سنی اور شیعہ کے فرقون کی وجہ تسمیہ ہدایہ کا فاضل مترجم اسطرح پر لکھتا ہے کہ "ابوحنیفہ نے شیعون کے سایل مین تعلیم پای تہی- انہون نے علم فقہ کی تعلیم ابوجعفر سے جو کہ شیعہ فرقہ کا ایک فاضل اجل تہا بمقام بغداد پای- ابوعبداللہ ابن المبارک سے احادیث یا روایات کو اکثر سنا تہا اور انہین دونون کی اسناد کا حوالہ وہ اکثر دیتے ہین تحصیل سے فارغ ہونے اور بغداد مین شہرت حاصل کرنیکے بعد وہ کوفہ کو چلے گئے- اپنی اسناد ابوجعفر سے علیحدہ ہونے اور فقہ کے تعلیم برخلاف اون اصول کے کرنے سے جو اونکو ابوجعفر نے پڑہای تہے انہون نے اپنی شہرت پیدا کی-

✝ شیعہ لوگ بیان کرتے ہین کہ ابوجعفر کی ریاضت- علم- اور تقوی کے باعث اُوسکی

سیعیون اور شیعہ کے اختلاف

سنی اور شیعہ کے علاوہ چند فرقے اَور بہی موجود ہین جو لوگ توم بہرا سے متعلق ہین وہ اسمعیلی فرقہ کے ہین وے اکثر بمبئی مین رہتے ہین اور بمبی سے بعض کلکتہ مین آگئے ہین آغاخان اونکا امام ہے جو کہ ناصرالدین شاہ پرشیا کی بہن سے بیاہا گیا ہے مسقط کے لوگ مع اپنے بادشاہ کے خارجی+ فرقے سے متعلق ہین

بہت سے پیرو ہو گئے تہے اوسکی شہرت کی ترقی پانے سے خلیفہ وقت آشفتہ ہوا خلیفہ نے ابوجعفر کے اعتبار کے ضایع کرنیکے واسطے ابوحنیفہ کو یہ وعدہ کرکے پہسلا لیا کہ ہین تمام اختیارات حکومت سے تمہاری مدد کرونگا اور تمہاری رائے اَور فتوون کی جوتم ابوجعفر کے برخلاف دوگے تائید کرونگا ابوحنیفہ بہکانے مین آگئے اور اپنے استاد کو چہوڑ دیا اور اوسکے مقابلہ مین ایک مدرسہ قایم کیا یہ امر اس باب مین خواہ درست ہویا نہین لیکن یہ بات تحقیق ہے کہ ان دونون زبردست فاضلون مین جدای پیدا ہونے سے سنی اور شیعون کے مسایل فقہ مین اختلاف پیدا ہوگیا اور یہی اصل وجہ پای جاتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حال شیعون کی کتاب سے لیا گیا ہے ۔

+ خارجی وہ لوگ ہین جو عام لوگون کے منظور کئے ہوے خلیفہ کو نہین مانتے اسی سبب سے اونکا نام خارجی جس کے معنے باغی یا سرکش کے ہین رکہا گیا۔

خارجیون نے اوّل ۳۷ سنہ ہجری مین حضرت علی سے سرکشی کی تہی اسی سبب سے شیعہ لوگ خارجیون کے مخالف ہین ۔ شیعہ جن کے عموماً معنے "تابعدار یا فرقہ کے ہین لیکن یہ لفظ خاص علی کے تابعدارون کے واسطے بولا جاتا ہے ۔ کیونکہ شیعہ لوگ یہ کہتے ہین کہ صرف علی ہی خلافت کے حقدار تہے اور اون کی اولاد کو جو فاطمہ کے بطن سے تہی خلافت اور امامت کا حق پہنچتا تہا۔

۴- کاملیہ- ۵ خطابیہ- ۶ منصوریہ- ۷ یونسیہ- ۸ ہشامیہ -
۹- نصیریہ ۱۰- کیالیہ -
۳- امامیہ کے ۱۱ گروہ ہین- ۱- کیسانیہ- ۲ مختاریہ- ۳ ہاشمیہ
۴- بنانیہ- ۵ زرامیہ- ۶ جعفریہ- ۷- افطیہ- ۸ شمطیہ -
۹- اسمعلیہ- ۱۰ موسویہ- ۱۱- اثنا عشریہ- یہ سب بہتر فرقے ہین مظہر

ذات کی کچھ تمیز نہین ہے

اگرچہ مسلمانون کے مختلف فرقے ہین مگر اونمین (ہندون کیطرح) ذات کی کچھ تمیز نہین ہے فی الحقیقت یہ خیال عموماً اور خاصکر ہندوستان مین پھیلا ہوا ہے کہ مسلمان چار بڑے فرقون - ۱- شیخ - سید- مغل- پٹھان مین منقسم ہین- لیکن اس رائے کی کچھ بنیاد نہین ہے- فقط سید جسکے معنی سردار- شہزادہ یا حاکم کے ہین محمد صاحب کا خطاب تھا-

تعداد اون کتابون کی جو مذہبی اور قانونی علوم(۱) پر تقریباً تمام فرقون کے فاضلون (خاصکر سنی اور شیعہ کے) نے ہر ایک فریق کے مسایل کے موافق لکھے ہین نہایت بیشمار ہین اور یہ امر قابل یقین ہے کہ صرف اون کے نام شمار کرانے سے ایک کتاب بھر جاوے گی- چونکہ مین سنی طریقہ کا بیان لکھ رہا ہون جسکے پیرو بہت سے مسلمان ہین اسواسطے مین اس موقع پر صرف کتب شرعی اور احادیث کا جو علماے سنت جماعت نے لکھی ہین بیان کرتا ہون- اور کتب تذکرہ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ کسقدر بیشمار کتابین تذکرہ(۲) کی

(۱) مذہبی اور قانونی علوم مسلمانونمین سات ہین- ۱ علم القرات- ۲ علم التفسیر ۳ علم الحدیث- ۴ علم الدرایت الحدیث- ۵ علم اصول الدین- ۶ علم اصول الفقہ- ۷ علم الفقہ
(۲) کتب تذکرہ جسمین شرعی کتابون کا مع اونکے مصنفون کے بیان ہی بیشمار ہین

اور طبقات الفقہا مین مشہور فقہا کا حال درج ہے - تہذیب الاسما اور کشف الظنون سنت جماعت کے تذکرہ کے رسالون مین نہایت مشہور کتابین ہین -

تہذیب الاسما - کو ابو زکریا یحی النووی نے تالیف کیا تہا اوسمین بڑی مشہور آدمیون کی سوانح عمری کا تذکرہ ہے -

کتاب وفیات الاعیان مصنفہ ابو خلیل خان ایک عام کتاب تذکرہ ہے اور اوسمین شرعی مصنفون کا حال مع اونکی تصنیفات کے درج ہے -

طبقات الفقہا مین سے بہت مشہور ابو اسحاق الشیرازی کی کتاب ہے جو ۴۷۶ھ مین فوت ہوا -

کتب حنفی — سنیون کے فرقے مین نہایت مشہور کتابین جنمین حنفیہ فقہا کا بیان ہے یہ ہین - جواہر المضیہ فی طبقات الحنفیہ ہے جسکو شیخ محی الدین عبد القادر بن ابو الوفا المصری نے جو ۷۷۵ھ مین فوت ہوا لکہی تہی - طبقات السنیہ فی تراجم الحنفیہ سولی تقی الدین تمیمی نے جو ۱۰۰۵ھ مین گذرا ہے بنائی تہی ان دونون کتابون مین بترتیب تہجی علی کا حال لکہا ہوا ہے -

کتب مالکیہ — مالکی فقہا مین بڑا تذکرہ لکہنے والا برہان الدین ابراہیم بن علی بن فارہون ہوا ہے اوسکی کتاب کا نام دیباج المذاہب ہے - برہان الدین ۷۹۹ھ مین فوت ہوا -

کتب شافعیہ — مشہور تذکرہ کی کتابین جنمین امام شافعی کے بڑے بڑے پیرون کی زندگی کا حال لکہا ہے طبقات الشافعیہ کہلاتے ہین - ایک کتاب نہایت مشہور ہے جسکو قاضی تاج الدین عبد الوہاب بن السبکی نے تصنیف کی تہی - تاج الدین ۷۷۱ھ مین فوت ہوا -

کتب حنبلیہ — طبقات الحنبلیہ مین فرقہ حنبلیہ کے بڑے بڑے عالمون کا ذکر ہے جسکو

قاضی ابو الحسین بن ابو الفرح نے لکہنا شروع کیا تہا اور ۱۳ھ تک کی مشہور فقہا کا تذکرہ اوسمین لکہا گیا بعدازان اس کتاب کو شیخ زین الدین اور عبد الرحمن بن احمد نے جو بنام ابن رجب مشہور ہے پہر لکہنا شروع کیا اور ۷۵۰ھ تک کے علما کا تذکرہ اوس نے اور بڑہایا بعدازان یوسف بن حسن المقدسی نے ۸۷۱ھ تک کا حال اوسمین اور زیادہ کیا۔ آخر کو یہ کتاب تقی الدین لکہتا رہا۔

پہلا مصنف ۵۲۶ھ مطابق ۱۱۳۱ء مین اور دوسرا ۷۹۵ھ اور تیسرا ۹۰۹ھ مین بترتیب فوت ہوے۔ کشف الظنون

کتب احادیث کتب احادیث جو صحاح ستہ سے پہلے لکہی گئین تہین حسب ذیل ہین

موطا۔ مصنفہ امام مالک۔ مسند اور سنن مصنفہ امام شافعی مسند مصنفہ حنبل۔ فرقہ سنی مین سب سے بڑی مستند کتابین حدیث کے باب مین صحاح ستہ ہین۔

صحاح ستہ اول جامع الصحیح ہے اس کتاب کا نام صحیح البخاری ہے کیونکہ اس کا مصنف (۱) ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری تہا اوسکے نام پر اس کتاب کا نام بہی بخاری ہوگیا۔

(۱) بخاری جمعہ کے روز ماہ شوال ۱۹۴ھ مین بمقام بخارا پیدا ہوا۔ اسکی قوم جعفی ہے کیونکہ مغیرہ پردادا اس عالم کا یمان جعفی کے ہاتھ پر مسلمان ہوا تہا (یمان جعفی سردار بخارا تہا) بخاری کا حافظہ بڑا زبردست تہا ہزارون احادیث حفظ یاد تہین دس برس کی عمر مین حدیثین حفظ کرنی شروع کین۔ تصنیف کے وقت یہ عالم ہمیشہ ہر حدیث کے واسطے غسل کرکر اور دوگانہ اداکر کے حدیث لکہتا تھا۔ سولہ برس کے عرصہ مین یہ کتاب تیار ہوی۔ بڑے استاد اوسکے یہ لوگ ہین۔ اسحاق بن راہویہ

علی بن مدینی - احمد بن حنبل - یحی بن معین - مظاہر حق ۔

صحاح ستہ

خرتنگ کے قصبہ مین جو ضلع سمرقند مین واقع ہے ۲۵۶ھ مین فوت ہوا اوسکی تالیف سے سات ہزار سے زیادہ احادیث ہین وہ خود لکھتا ہے کہ ۱۶ برس کے عرصہ مین ۶ لاکھہ احادیث کے ڈھیر مین سے ان کو منتخب کیا تھا - ٹیگور لا لکچر-

دوم مسند الصحیح ہے جو زیادہ تر صحیح مسلم کے نام سے مشہور ہے ابوالحسین مسلم[۱] بن الحجاج بن مسلم القریشی ملقب بہ نیشاپوری نے اسکو تالیف کیا تھا ان دونون کو صحیحین کہتے ہین - سب سے زیادہ مشہور اور مستند ہین اگرچہ اکثر اشخاص پہلے کو دوسرے سے زیادہ ترجیح دیتے ہین مگر خاصکر افریقہ کے فضلا دوسری کتاب کو پہلی پر ترجیح دیتے ہین الغرض دونون صحیحین نہایت مستند کتابین ہین ۔

سوم جامع ترمذی[۲] - ابوعیسی محمد بن عیسی الترمذی کی بنای ہوی ہے اس کتاب کو اکثر جامع الترمذی اور سنن ترمذی مصنف ترمذ کے نام سے کہتے ہین ۔

(۱) مسلم - نام انکا مسلم بن حجاج ہے کنیت انکی ابوالحسین اور قوم انکی قشیری اور وطن انکا نیشاپور ہے ۲۰۴ھ ہجری مین اور بقول بعض ۲۰۶ھ ہجری مین ۲۴ رجب المرجب ۲۶۱ھ مین فوت ہوی - یہ مصنف بھی امام حنبل کا شاگرد تھا یہ بھی رفعت مین بخاری کے ہم پایہ شمار کیا جاتا ہے - مسلم کی نسبت بیان کرتے ہین کہ اونے ایک کتاب مین ۳ لاکھ احادیث جمع کی ہین ۵۵ برس کا ہوکر ۲۶۱ھ ہجری مین بمقام نیشاپور فوت ہوا - سواے صحیح مسلم کے اور بھی بہت سی کتابین اسنے تصنیف کی تہین - مسند کبیر - جامع کبیر - کتاب العلل - کتاب اوہام محدثین - کتاب تمیز - کتاب الاسماء - مظاہر حق ۔

(۲) ترمذی کنیت اسکی ابوعیسی اور نام اسکا محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی - بن

ضحاک ترمذی ہے - ترمذ شہر کا نام ہے - ۲۰۹ھ مین بمقام ترمذ پیدا ہوا اور ۲۷۹ھ مین فوت ہوا - مظاہر حق -

چہارم سنن ابوداود[۱] ابو داود سلیمان بن اشعث ملقب بہ سجستانی کی مصنفہ ہے - اس عالم نے چار ہزار آٹھ سو احادیث ۵ لاکھ احادیث مین سے منتخب کر کے لکھی ہین - ۲۰۲ھ مین پیدا ہوا اور ۲۷۵ھ مین بمقام بصرہ فوت ہوا -

پنجم سنن نسائی[۲] جو مجموعۃ الاحادیث کا خلاصہ ہے اور جس کو ابو عبدالرحمن بن علی بن شعیب النسائی نے تالیف کیا تھا -

(۱) ابی داود سلیمان بن الاشعث السجتانی کنیت اسکی ابو داود اور نام اس عالم کا سلیمان بن اشعث ابن اسحق بن اشیر - وطن اسکا سجستان ہے - عراق - خراسان شام - مصر - کے علما سے حدیثین سنین - بصرہ مین رہا اور وہان سے بغداد کو گیا اس کتاب کو بغداد مین تصنیف کیا تھا ۲۰۲ھ مین پیدا ہوا اور ۱۶ شوال ۲۷۵ھ مین فوت ہوا - مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ -

(۲) ابی عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی کنیت اس عالم کی ابی عبدالرحمن اور نام اسکا احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان ہے - نسائی منسوب بہ نسا خراسان کے شہر کا نام ہے - ۲۱۵ھ مین اور بقول بعض ۲۱۴ھ مین پیدا ہوا مناسک الحج اسکے مصنفہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ شافعی مذہب کا تھا صوم داودی رکھتا تھا - باوجود اسکے چار عورتین اسکے نکاح مین تھین اور حرمین بہت تھین - اس مصنف نے سب سے پہلے احادیث مین بڑی کتاب سنن الکبیر تصنیف کی تھی لیکن بہت سی حدیثین جنکو خود اوس نے اقرار کیا تھا مشتبہ تھین اسواسطے اوس نے ایک امیر کی درخواست پر اون احادیث کو جو اعلی درجہ کی صحیح ہین

جُدا کر کے اوسکا نام مجتبی[1] رکھا نسای خراسان کے شہر نسا میں پیدا ہوا اور ۳۰۳ میں

سنہ ۳۰۳ مین وفات پای - بستان المحدثین -

ششم (یا چھٹی صحیح) کتاب السنن ہے جسکو ابو عبداللہ[1] محمد بن یزید بن

ماجہ القزوینی نے تالیف کیا ہے - اسکا نام سنن ابن ماجہ بھی ہے

کتب ستہ عموماً یہ کتابیں الکتب الستہ فی الاحادیث کے نام سے مشہور ہین -

پہلی دونون کتابون کو صحیحین کہتے ہین اور باقی چارون حدیث کی

صحیحین کتابون کو کتب اربعہ کہتے ہین - احادیث کو جو کتب ستہ سے لیتے

ہین اوسمین محققون نے یہ تمیز رکھی ہے کہ حدیث جو صحیحین سے لیتے ہین

حدیث صحیح و حسن اوسکو حدیث صحیح کہتے ہین اور باقی چار کتابون کی حدیث کو حدیث

حسن کہتے ہین -

ابو عبداللہ محمد بن زید بن عبداللہ ابن ماجہ[2] - قزوینی[3] - ربعی[4] ہے

ابو زرعہ اس کتاب کی نسبت لکھتا ہے کہ اس کتاب مین ایسی حدیث جسمین خلل

یا وہم ہے تیس ۳۰ بھی نہین ہین اس عالم مصنف نے اس سنن مین ۳۲ کتابیں

لکھی ہین اور اوسمین ۴۰۰۰ حدیث ہین اس عالم نے تفسیر قران اور کتاب التاریخ

لکھی ہے - جبارۃ بن المغلس - ابراہیم بن المنذر و ابن نمیر و ہشام بن عمار اور

اور عالمون سے علم حدیث حاصل کیا ہے - سنہ ۲۰۹ ہجری مین پیدا ہوا اور ۲۲ رمضان

دوشنبہ کے روز سنہ ۲۷۳ ہجری مین وفات پای -

(۱) مجتبی کا نام مجتنی بھی ہے - دونون کے معنی قریب کے برابر ہین اجتنا کے معنی چننے کے ہین اور اجتبا کے معنے قبول کرنے کے - سنن صغری نسای کا نام مجتبی ہے - اوسمین ابن السنی محدث کی مشہور روایتین ہین - سنن کبری نسای - اوسمین روایت ابن الاحمر مشہور یا ابن الاحمر کی ہین ان دونون کو ابو عبدالرحمن نے تصنیف کیا ہے - بستان المحدثین ص ۱۲۳ -

(۲) ماجہ اس مصنف کی مان کا نام ہے -

(۳) قزوینی - عراق مین ایک مشہور شہر ہے - (۴) ربیعہ قبیلہ کا نام ہے -

کُتب اربعہ کی احادیث مجملہ اور احادیث کی نسبت بدرجہ اتم مستند مانی جاتی ہین بعض فقہا۔ موطا۔ اور مجموعہ احادیث کو بجاے سنن مصنّفہ ابن ماجہ کی احادیث ستہ مذکورہ مین شمار کرتے ہین۔ موطا مصنّفہ امام مالک[1] اور مجموعہ احادیث مصنفہ ابو محمد عبداللہ الدارمی[2] ہے جو سنہ ۲۵۵ھ مین فوت ہوا مصابیح السنت[3] جو کُتب ستہ کے بعد نہایت مشہور کتاب ہے اور جسکو ابو محمد حسین بن مسعود البغوی نے تصنیف کیا تھا ستہ صحیحہ سے خاصکر اخذ کیگئی ہے اور اوسمین تمام صحیح حدیثین لکھی ہین۔ البغوی نے ایک کتاب جمع بین الصحیحین بھی لکھی ہے ایک اور کتاب جسکا نام جمع بین الصحیحین ہے اور جسکو ابو عبداللہ محمد الحمیدی[4] نے تصنیف کیا تھا اوسمین بخاری اور مسلم دونو داخل ہین یہ بھی ایک مشہور کتاب ہے۔ ابو الحسن رزین بن معاویہ عبدری[5] کی تالیف کا بھی یہی حال ہے۔ اس کتاب مین بخاری

(۱) مالک بن انس بن مالک ابن ابی عامر بن عمرو بن الحارث بن عثمان بن خثیل ہے یہ عالم سنہ ۹۳ ہجری مین پیدا ہوا۔ اور سنہ ۱۷۹ھ مین فوت ہوا
اس موطا کے ۱۲ نسخہ ہین مگر موطا جسپر عموماً اطلاق ہوتا ہی وہ یحیی بن یحیی مصمودی اندلسی کا نسخہ ہے

بستان المحدثین

(۲) عبداللہ بن عبدالرحمن بن الفضل بن بہرام بن عبدالصمد التمیمی الدارمی السمرقندی ہے۔ یہ عالم سنہ ۱۸۱ھ مین پیدا ہوا اور سنہ ۲۵۵ھ مین وفات پائی ۳۰۰۷ حدیث اسمین ہین۔ ترجمہ مشکوٰة
(۳) مصابیح السنت مصنفہ امام محی السنتہ ہی کُنیت اس عالم کی ابو محمد اور نام اسکا حسین ہی مسعود پوستین دوز اس عالم کا باپ تہا۔ بغوی بغشور کیطرف منسوب ہی جو خراسان کی حدود مین ہرات اور مرو کے درمیان واقع ہے۔ اسمین ۴۴۳۴ حدیثین ہین سنہ ۵۱۶ھ مین وفات پای۔ مظاہر حق
(۴) کُنیت اس عالم کی ابو عبداللہ اور نام اسکا محمد بن ابی نصر فتوح بن عبداللہ بن فتوح بن حمید ہے ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۴۸۸ھ کو فوت ہوا۔ اس عالم کی بہت سی تصنیفات ہین۔ بستان المحدثین۔
(۵) عبدری۔ قریش کے ایک قبیلہ کا نام ہے سنہ ۵۲۰ھ مین فوت ہوا۔ ترجمہ مشکوٰة۔

مسلم - موطا - جامع ترمذی - سنن ابو داود - اور نسائی داخل ہین
ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی[1] اور ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی[2] کے ذخیرہ
بہی بڑے مستند ہین - ان سب کے بعد جامع الاصول کا درجہ ہے
جسکو ابوالسعادت بن اثیر الجزری نے (جو عموماً ابن اثیر کہلاتا ہی)
تصنیف کیا تھا - نیز بڑی مستند کتاب ہے یہ مصنف ۶۰۶ھ مین فوت
ہوا - اسیطرح جامع الجوامع مصنفہ مشہور عالم جلال الدین عبدالرحمن
بن ابوبکر السیوطی کی کتاب ہے - فرقہ سنت جماعت مین السیوطی کی
تمام تصنیفات بڑی قابل وقعت کے شمار کیجاتی ہین - جامع الصغیر السیوطی
جامع الجوامع کا خلاصہ ہے - **مشکوٰۃ المصابیح**[3] مصنفہ شیخ ولی الدین
ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب ہی جس نے اس کتاب کو ۷۳۷ھ
مین لکہا تھا یہ کتاب نئے اور نہایت ضخیم ہے - اس کتاب مین
زیادہ تر حدیثین صحاح ستہ کی ہین اسکا ترجمہ اردو مین ہوا تھا
مولوی محمد قطب الدین نے شروح مشکوٰۃ وغیرہ سے اوسمین فواید
بطور شروح کے زیادہ کردیئے ہین اور اسکی چار جلد ہین -
یہ کتاب میرٹھ مین چھپی ہے -

(۱) کنیت اس عالم کی ابوالحسن - نام اسکا علی بن عمر دارقطنی ہے - بغداد مین سنہ ۳۰۶ھ مین پیدا ہوا اور بدھ کے روز ۲۲ ذی القعدہ ۳۸۵ھ کو وفات پای - دارقطن بغداد مین ایک محلہ ہے وہان چونکہ روی کی منڈی ہی اسواسطے یہ نام رکہا گیا - عربی مین قطن روی کو کہتے ہین
(۲) ماہ شعبان ۳۸۴ھ مین پیدا ہوا اور بمقام نیشاپور ۴۵۸ھ مین فوت ہوا - ترجمہ مشکوٰۃ
(۳) مصابیح - مصباح کی جمع ہے اسکے معنی چراغ کے ہین اور مشکوٰۃ کے معنی طاقچہ کے ہین جسطرح کہ چراغ طاقچہ مین رکہا ہوتا ہی اسیطرح اس کتاب مین مصابیح موجود ہے - مصابیح مین دو فصل ہین لیکن تیسری فصل صاحب مشکوٰۃ نے زیادہ کی صاحب مصابیح نے اپنی کتاب مین صرف حدیث - غریب - ضعیف - شاذ - منکر لکہی ہین - صاحب مشکوٰۃ نے ہر ایک کی وجوہات کو بہی لکہا ہے

ایک چھوٹی کتاب موسومہ منتخب بلوغ المرام خلاصہ بلوغ المرام ہے اوسمین اسناد کا ذکر جو بلوغ المرام مصنفہ شہاب الدین ابوالفضل مین ہے متروک کر دیا گیا - ایک اور چھوٹی کتاب لباب الاخبار ہے جسمین ۵۹۳ مستند حدیثین ہین یہ کتاب ۱۳۰۶ھ مین چھپی تھی -

ان سے علاوہ اور بھی بیشمار حدیث کی کتابین کم یا زیادہ وقعت کی ہین اور جو بموجب وقعت اپنے مصنفون کے قابل اعتبار او مستند ہین حاجی خلیفہ کشف الظنون مین لکھتے ہین کہ احادیث کی اسقدر بیشمار کتابین ہین کہ اونکا نام بھی شمار کرانا محال ہے -

شروحات

کتب ستہ اور اور احادیث کی کتابین گو عمدہ اور صاف طور پر لکھی ہین لیکن پھر بھی اونکا طرز عبارت ایسا پیچیدہ ہے کہ وہ شروح کی محتاج ہین - اسی سبب سے بہت سے عالمون کو اونکی شروح لکھنی پڑیں اور شروحات جو ان کتابون پر لکھی گئی ہین نہایت بیشمار اور بیحد ہین یہانتک کہ خود حاجی خلیفہ کتب ستہ کی پہلی کتاب کی ۸۰ سے زیادہ شروح شمار کراتا ہے - اور فرقہ سنی کے پیشوان کے شاگردون اور معتقدین کی تصنیفات سے نہایت بے حساب شرح بن گئی ہین - قران کے ساتھ حدیث اور سنت کے علاوہ اجماع اور قیاس بھی تیسرا اور چوتھا سرچشمہ شرع کا ہے -

اجماع

اجماع[*] وہ فیصلہ اور تجویزات ہین جو پیغمبر صاحب کے صحابہ ... چند مجتہدین[1] صالحین کے اتفاق کہ

* محض اتفاق کو اجماع کہتے ہین اور شرع مین

(۱) مجتہد اجتہاد سے نکلا ہی - مجتہدین جمع ہے - وہ شخص جو کسی چیز کی تکمیل مین کوشش قرار واقعی کرتا ہے اوسکو مجتہد کہتے ہین - لیکن شرع مین خاص اوس شخص کو جو کسی امر متعلقہ شرع پر اپنی رائے لگا کر فیصلہ کرنے کیوسطے تمام اپنی لیاقت صرف کرے مجتہد کہین گے - فرقہ سنت جماعت مین حسب درجہ اجتہاد مجتہد کئی قسم کے ہوتے ہین -

اور اونکے شاگردون اور تابعین (یعنے شاگردون کے شاگردون) نے اور نیز اور فاضلون نے کی ہین - ابتداً فاضل لوگون نے اجماع کو بہی سنت کیطرح حفظ کے ذریعہ سے محفوظ رکھا ہے اور اونکا خاص یہ ہی کام تھا کہ سنت اور اجماع اور قران کو پڑھکر حفظ یاد کرنے سے اونکی محافظت کرین - ایسے لوگ (۱) حافظ کہلاتے تھے -

اجماع

جب کبھی یہ لوگ اپنے شاگردون کو یہ روایتین حفظ کراتے تھے تو پہلے اون عالمون کا ذکر جن سے انہون نے اور اونکے استادون نے متواتر حاصل کیا تھا (یا پڑہا تھا) ضرور کر دیتے تھے - اس ذکر کو (۲) سناد یا معنن کہتے ہین - اور اون آدمیون کے اعتماد کے موافق ان روایتون کی صداقت اور وقعت سمجھی جاتی ہے -

اتفاق کو جو کسی امر قولی یا فعلی پر ایک زمانہ مین ہوا ہو اجماع کہتے ہین -

اجماع کی دو قسمین ہین - ۱ عزیمت - ۲ رخصت -

پھر عزیمت کی دو قسمین ہین - ۱ قولی - ۲ فعلی -

کل مجتہدین (۳) کے اتفاق کو جو کسی ایک شے پر اس طرح پر ہو کہ وہ سب کہین کہ ہم سب متفق ہین - عزیمت قولی کہتے ہین -

عزیمت قولی

(۱) حافظ کا لفظ اوس زمانہ مین صرف اون لوگون کے واسطے استعمال کیا جاتا تھا جو قران اور کتب ستہ اور احادیث کی اور کتابین حفظ کر لیتے تھے - اور اسناد کو بخوبی سمجھ سکتے تھے - اس زمانہ مین بعض حافظ قران کو حافظ کہتے ہین -

(۲) دوسرون کے اختیار کو تسلیم کر لینا اسناد ہے -

(۳) پہلے تین صدی ہجری مین اوّل قسم کے مجتہد بہت تھے لیکن پچھلے زمانہ مین مشرعی جملہ مسایل طے ہو گئے اور اپنی رائے کو دخل دینے کی زیادہ ضرورت نہ رہی - اس سبب سے مُدت سے یہ لقب بیکار ہو گیا ہے -

اگر وہ شے فعل سے تعلق رکھتی ہو اور وہ سب یہ کہین کہ ہم نے متفق ہو کر اس فعل کو کیا تو وہ عزیمت فعلی کہلاے گی۔ عزیمت فعلی

رخصت چند مجتہد کلام کرین یا کوی فعل کرین اور بعض مجتہد خاموش رہین دوراثنا مدت تامل ہین روز کرین[1] اسکا نام اجماع سکوتی[2] رخصتی ہے۔

شرایط اجماع اہل اجماع مجتہد اور صالح ہونے چاہیئن بدعی یا فاسق نہون۔ صحابہ کا ہونا۔ یا اونکی اولادین سے ہونا۔ یا اہل مدینہ کا ہونا۔ یا اون کے زمانہ کا گذر جانا شرط نہین ہے۔ لیکن جملہ مجتہدین معاصرین کا اجتماع ہونا شرط ہے خواہ وہ سب متفق ہون یا بعض اوسپر سکوت کرین اور رد نہ کرین۔ اگر ایک مجتہد بہی اونکے خلاف عمل کریگا تو وہ اجماع ساقط ہو جائیگا۔ اور اگر اکثر انکار کرین تو بہی اجماع[3] نہین کہلائیگا۔

(۱) مدت تامل تین روز ہین یا مجلس علم (یعنے وقت اطلاع بشرطیکہ خود مجتہد رہو) اور انکار کرے۔

(۲) اجماع سکوتی بعض فقہا جایز نہین رکہتے لیکن اکثر اسکو جایز رکہتے ہین اور اسی پر فتوی ہے۔

(۳) مسلمانون کا قانون وحی پر منحصر ہے۔ وحی دو قسم ہے۔ مطلوب۔ اور غیر مطلوب مطلوب اوسکو کہتے ہین جو آنحضرت نے خود پڑھکر سنادی اور وہ ہی قرآن ہے۔ وحی غیر مطلوب وہ ہے جو آنحضرت پر کسی وقت مین نازل ہوی اور انہون نے پڑھکر نہ سنائی وہ سنت ہے اور داخل قران نہین۔

پس ہر ایک امر جسکے واسطے حکم شرعی مطلوب ہو یا وحی سے متعلق ہوگا یا غیر وحی سے۔ اگر وحی سے متعلق ہے تو قرآن یا سنت سے متعلق ہوگا اور اوسکا حکم ان دونون سرچشمون سے ثابت ہو جائیگا اور اگر وہ امر غیر وحی سے متعلق ہے تو اجماع اور قیاس سے اوسکا حکم معلوم ہو جائیگا۔ نور الانوار شامی

قیاس

قیاس ایک چوتھا سرچشمہ فرقہ سُنّی کی شرع کا ہے جو کہ ایک نسبتی (یا مرادی یا بحسب قرینہ) نتیجہ قران - حدیث - اور اجماع کے مُقابلہ سے پیدا ہوتا ہے - جبکہ قران - حدیث - اجماع کا یا ان مین سے ایک کا کسی خاص مقدمہ سے مجتمعاً یا منفرداً تعلق نہین ہوسکتا تو بھی بعض سنت جماعت کے فرقے خواہ کم خواہ زیادہ حد کے ساتھ قیاس کی بھی اجازت دیتے ہین گو بعض فرقہ بالکلیہ اوسکی اجازت نہین دیتے

مشکوٰۃ

+ اگرچہ قیاس کو جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے مختلف طور سے مختلف فرقون نے مانا ہے لیکن وہ بہت واضح طور سے ایک روایت سے جو مشکٰوۃ المصابیح مین ہے صاف ہوگیا ہے کہ خود پیغمبر صاحب نے قیاس کو جایز اور تسلیم کیا تھا

قیاس پر عمل کرنے کی نسبت (جسکو سنت جماعت کے بڑے فرقے جایز رکھتے ہین) ابن خلدون کہتا ہے کہ علم فقہ کی دو قسمین ہوگئی ہین - جو لوگ قیاس اور قرینہ یا رای کو مانتے تھے اور اون کو اہل الرایے والقیاس کہتے ہین اور یہ لوگ عراق کے باشندہ تھے حدیث یا روایت کے ماننے والے حجاز کے باشندہ تھے - عراق کے باشندی صرف تہوڑی سی حدیثین جانتے تھے اسواسطے اون کو رایے اور قیاس کیطرف رجوع کرنی پڑتی تھی اور اوسمین اونکو بڑا کمال تھا اسی سبب سے وہ اہل الرایے والقیاس کہلاتے تھے - امام ابوحنیفہ جو اونکا پیشوا اور اس قاعدہ مین کامل علم رکھتا تھا اوس نے اپنے شاگردون کو اسی کی تعلیم کی تھی - مسٹر مورلی -

امام مالک - امام شافعی اور ابن حنبل نے جو جُدا جُدا قیاس کو وقعت دی ہے وہ آسانی سے تحقیق نہین ہوسکتا تاہم اونکے شاگرد اہل السنت کہلاتے ہین - ابوالفرج کہتا ہی کہ ان تین عالمون نے صریحًا یا کنایتًا قیاس کیطرف

مسلمانون کی شرع کی بنیادین

اگرچہ قرآن حدیث جسمین سُنت بھی داخل ہے اجماع اور قیاس
چارون سرچشمے سُنّی طریقے کی شرع کی بنیاد ہین قرآن اونکی اصل ہے
حدیث قرآن سے درجہ دوم پر اجماع تیسرے درجہ پر اور قیاس
چوتھے درجہ پر ہے - اور عموماً ان چارون سرچشمون کو سنت جماعت
مانتے ہین لیکن بوجہ اسکے کہ خاص خاص حدیثون کو بعض فقہانے
جمع کیا ہے اور بعضون نے نہین - نیز بعض احادیث کو بعض عالمون نے
بطور سناد کے مانا اور بعضون نے اون سے بھی انکار کیا - نیز مختلف
طور پر معنی لئے گئے اور مختلف طرز پر تعبیرات کی گئی اور اون کے نتایج
نکالنے مین علما کا بھی ویسا ہی اختلاف - نیز جیسا کہ قیاس پر عمل کرنیکی
نسبت ہے - پس ان سب باتون سے مختلف راے کے فرقے ہوگئے
ہین (یا یہ کہو کہ احادیث اور خود قران کی آیتون مین اختلاف ہے)

مختلف فرقے

ہر ایک ان مسایل مذکورہ بالا کے پیرؤن کا ایک علیحدہ فرقہ
بن گیا ہے - پس اسطرح جو فرقے بنے ہین اونمین چار بڑے فرقے
حنیفی - مالکی - شافعی اور حنبلی ہین -

چارون فرقے

فرقہ حنفیہ

فرقہ حنفیہ - ابوحنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی - فرقہ حنفیہ کا بانی اور ان چار بڑے فرقون مین
اعلیٰ ترین اور اوّل شمار کیا جاتا ہے - ابو حنیفہ مجتہد + اماموں مین

+ مجتہد اجتہاد سے نکلا ہے بمعنی - وہ شخص ہے جو کسی چیز کی تکمیل مین کوشش قرار واقعی
کرتا ہے اصطلاحاً مجتہد اوس شخص کو کہتے ہین جو کسی امر متعلقہ شرع پر اپنی راے کے موافق
فیصلہ کرنیکے واسطے تمام اپنی لیاقت صرف کرتا ہے -

(۱) فرقہ سنت جماعت مین جب درجہ اجتہاد مجتہدون کے چند فرقے ہین - پہلے تین صدی ہجری مین
اول قسم کے مجتہد ہوتے تھے لیکن پچھلے زمانہ مین شرعی مسایل طے ہوگئے اور اپنی راے کو دخل دینے کی
زیادہ ضرورت نہ رہی اسی سببسے یہ لقب مدت سے فرقہ سنت جماعت مین بیکار ہوگیا ہے - مولی

امام اعظم تھے یہ فیصلہ کے وقت اوڑدون کی نسبت قیاس کیطرف زیادہ رجوع کرتے تھے۔ کوفہ مین جو عراق کا قدیمی دارالخلافہ تھا ۸۰ ھ ہجری مین پیدا ہوئے تھے اونکے زمانہ مین چار اور بقول بعض چھہ صحابہ زندہ تھے۔ ابو حنیفہ کے مسایل اوّل اوّل خاصکر عراق مین پھیلے لیکن بعد مین ماوراء النہر۔ افریقہ۔ آسٹریا مین پھیل گئے تھے بالفعل عرب مین کچھہ کچھہ مانے جاتے ہین لیکن ترکی اور تاتار مین سب سے زیادہ اور اونکے دو شاگردون ابو یوسف اور امام محمد کے مسایل کے ساتھ ترکی اور تاتار مین زیادہ تر عمل ہوتا ہے

ابو یوسف
امام محمد

سوائے چند خاص صورتون کے یہ سبھی بڑے مسایل ہین جن پر سنت جماعت کا کل ہندوستان مین عمل درآمد ہے۔ ابو حنیفہ کی بڑی تصنیفات یہ ہین۔ مسند۔ فلک العلم۔ معلم۔ فقہ الاکبر۔

مسٹر سورلی کہتا ہو کہ قانون کے سرچشمہ دُنیا کے مسلمانون مین سب جگہ یکسان ہین اونکے ماننے کے طریقہ مین اور مسایل جو اون سے اخذ کیئے گئے ہین اختلاف ہے اسواسطے مختصراً بڑے بڑے فرقون اور شرع کے سرچشمون مین بڑے بڑے دقایق کی نسبت اونکی راے کا اختلاف بیان کرنا نہایت ضروری امر ہے۔

سُنی جو اپنے تئین سومن کہتے ہین خلافت حضرت ابوبکر عمر اور عثمان کی مانتے ہین علی کی اولاد کی حق سرداری سے بالکل منکر ہین اور اونکا ایک علیحدہ فرقہ ہوگیا ہے لیکن اس موقعہ پر اون فرقون مین صرف چار بڑے فرقے قابل بیان ہین جو کہ ایکدوسرے سے مذہبی معاملات مین متفق ہین لیکن کچھہ نماز کے طریقہ مین مختلف ہین اور سب سے زیادہ قیاس کے عملدرآمد مین قرآن کی آیتون کی تعبیرات اور معنی مین بھی کہین کہین اختلاف ہے۔ سورلی ڈائی جسٹ۔ جلد اول

فرقہ مالکیہ

دوسرے فرقہ کا بانی ابو عبد اللہ مالک بن انس تھا جس کے مسائل خصوصًا باربیریا اور افریقہ کی شمالی ریاستون مین مانے جاتے تھے اور وہ ہندوستان کے کسی حصہ مین نہین پھیلے ہین اوس کی تصنیفات مین صرف کتاب موطا ہے۔

* ابو عبد اللہ مالک بن انس مدینہ مین ۹۰ھ ہجری مطابق ۷۱۶ء مین پیدا ہوا تھا اوسی جگہ رہا اور وہین اپنی ابتدای تعلیم سہیل ابن سعد سے پای سعد اوسوقت مین محمد صاحب کے صحابون مین سے صرف زندہ تھا اس نے خود اپنے کان سے اوس کے مسایل کو سنا تھا۔ علم احادیث کے باب مین یہ شخص اوس زمانہ مین نہایت فاضل شمار کیا جاتا تھا۔ مگر ابو حنیفہ سے صرف احادیث کے بالکلیہ مختار ماننے مین اوسکا اختلاف تھا احادیث کی نسبت اکثر اوسکی اسناد پر حوالہ دیا جاتا ہے۔ خود اوس نے مرتے وقت بہت سے فیصلون کی نسبت جسکا فیصلہ اوس نے صرف اپنی عقل سے کیا تھا اپنے آپ حقارت کی ہے۔ ۱۷۹ھ ہجری مین مدینہ مین مرگیا۔ باربیریا اور شمالی آفریقہ کے ملکون مین اوسکے مسایل پر عمل درآمد ہوتا ہے۔ اوسکا شاگرد رشید امام شافعی تہا (جس نے آخر کو خود ایک فرقہ قایم کرلیا تھا) ابولیث اور عالم ابن صریح بہی اوسکے مشہور شاگرد ہین۔

فرقہ شافعی

تیسرے فرقے کا بانی ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی تھا اور یہ شخص ابو عبد المطالب کی اولاد مین ہے جو کہ **عبد المناف** کا بیٹا اور محمد صاحب کا دادا تھا امام شافعی کو زیادہ تر عزت اسواسطے ہے کہ وہ پیغمبر کی قوم کا تھا۔ القریشی المطلبی کے نام سے اسیوجہ سے ملقب ہے جزیرہ نماے ہندوستان کے سمندری کنارے کے مسلمان باشندے مین امام شافعی کے مسایل ایک محدود سلسلہ رکھتے ہین لیکن مصر اور عرب مین

فرقہ شافعی

زیادہ تر پائے جاتے ہین۔ کہتے ہین کہ شافعی کے مسایل۔ ملایا
اور مشرقی مجموعہ الجزایر کے مسلمانون مین بہی شہرت رکہتے تہے ایک
زمانہ مین مُلک خراسان مین اوسکے پیرو بہُت تھے لیکن اس زمانہ
مین وہان اور ہندوستان مین سوائے بمبئی کے بعض حصّون کے
اوسکے مسایل پر کم عمل ہوتا ہے۔ اوسکے اوّل کتاب اصول ہے۔
ستان اور مسند دوسری کتاب ہین۔ مومنین مین اوسکی نہایت
قدر ہے۔

* امام محمد بن ادریس الشافعی شہر اسکلون مین جو کہ پیلسٹن مین واقع ہی
سنہ۱۵۰ ہجری مین پیدا ہوا تہا۔ اوسکے پردادا شافعی ابن سہیب کے نام پر
اوسکا لقب بہی شافعی ہوا۔ عالمون کا بیان ہے کہ تمام محدثون مین شافعی
نہایت مصحح ہوا ہے۔ دس برس کی عمر مین موطا کو اور پندرہ برس کی عمر مین مدرسۃ العلوم
مکہ سے مفتی کا عہدہ ملا جس سے نہایت دشوار مقدمات کے فیصلون پر فتوی
دینے کا اختیار حاصل ہو گیا تھا۔ قاہرہ مین سنہ۲۰۴ ہجری مین ۵۴ برس کا ہوکر
مرگیا۔ یہ فرقہ صرف مصر اور عرب مین محدود ہو گیا ہی اوسکے شاگرد رشید
حنبل اور ظہری تہے۔ حنبل نے بعد ازان ایک فرقہ قایم کر لیا اوس نے مسلم
بن خالد اعلی ترین مفتی مکہ سے علم فقہ کو پڑہا اور مصر مین امام مالک سے احادیث
کے علم کو اتمام کو پہنچایا۔ ہدایہ۔

فرقہ حنبلی

فرقہ سنت جماعت کے چوتہے فرقہ کا بانی مبانی ابو عبداللہ احمد
الشیبانی المرداری تہا جو عموماً ابن حنبل کے نام سے مشہور ہے
اوسکے مسایل کے پیرو گو ایک وقت مین بہُت تھے حدود عرب کے
باہر اب بہُت کم پائے جاتے ہین۔ مسند اوسکی تصنیفات سے ہے

امام حنبلی جسمین تیس ہزار احادیث منتخبہ ۷ لاکھ پچاس ہزار مین سے ہین
یہ امام بغداد مین سنہ ۱۶۴ ہجری مین پیدا ہوا تہا اور سنہ ۲۴۱ ہجری مین فوت ہوا
امام شافعی کا شاگرد تھا۔ خلیفہ المتعصم اسکے سایل کے خلاف تہا ابن حنبل کو
بوجہ اختلاف راے بادشاہ کے سخت اذیتین پہنچائی گئین۔

فرقہ سنت جماعت کے یہ بھی چار اعلی فریق ہین جو اپنے بانی
ابو حنیفہ۔ امام مالک بن انس۔ شافعی اور ابن حنبل کے
نام سے مشہور ہین[۱]۔

ابو عبداللہ سفیان السوری اور ابو داود سلیمان الظہری
دو اور سنی فرقون کے بانی بیان کیئے جاتے ہین گو اون کے پیرو
بہت قلیل ہین۔ بڑے مشہور تاریخ دان سے ات تبری ساتوان
فرقہ شمار کیا گیا ہے لیکن یہ مذہب بہت دن تک قایم نہ رہا[۲]

اگرچہ فرقہ سنت جماعت۔ قران۔ اجماع۔ حدیث (جنہین سنت بہی کہتے ہین)
اور قیاس (خواہ کم یا زیادہ یعنے کامل یا ناقص) کے تابع اور پابند ہین تاہم
کچہہ آدمی قیاس اور اجماع کو نہین مانتے تاوقتیکہ وہ صحابہ یا پیغمبر کے یارونکا نہو

[۱] سنت جماعت کے ان چار اعلی ترین فرقون مین امام ابو حنیفہ کے سایل
نہایت عمدہ نرم اور سب مین زیادہ معقول ہین۔ امام مالک اور ابن حنبل کے سایل
بہت سخت ہین۔ امام شافعی کے پیرو اس طرح سمجھے جاتے ہین کہ وہ ایسے سایل
کے پیرو ہین جو کہ طبع اسلام کے خاص مناسب اور لایق ہے۔

[۲] فرقہ سنت جماعت کے یہ مختلف فریق جسطرح ہم اوپر بیان کر چکے ہین اصول مین
مختلف نہین ہین اور نہ قرآن کی تعبیر اور تفسیر مین (سوائے بہت تہوڑے حصئہ کے) لیکن
جن باتون مین کہ وہ ایکدوسرے سے بالکل مختلف ہین وہ خاص حدیثون کا اقرار یا انکار ہے۔
اور اجماع کامل خواہ ناقص ہے۔ یا قیاس پر عمل کرنے اور نتیجہ نکالنے سے انکار کرتے ہین۔

وہابی

یہ لوگ محدث اور عموماً وہابی اپنے بانی عبدالوہاب کے نام پر جو کہ اٹھارویں صدی میں تہا کہلاتے ہین۔ یہ لوگ نجد اور عرب مین رہتے اور اپنا ہی حاکم رکہتے ہین†۔ جبکہ قرآن یا حدیث سے کوی حکم متعلق کسی نقدمہ کے مستنبط نہو وے تو اوسیکا حکم ناطق سمجھا جاتا ہے۔

بعض حصہ ہندوستان اور سنتہ مین وہابی پاے جاتے ہین گو ہندوستان مین وہ خفیہ طور پر رہتے ہین مشہور ہے کہ یہ فرقہ سُنیون مین سے نکلا ہے کیونکہ عبدالوہاب ورنجد کے باشندے اصل مین سُنی تہی اور اونکے مسایل صرف بعض باتون مین سُنی فرقہ سی مختلف ہین۔ یہ چارون بڑے بانی فرقے سنت جماعت کے بہت سی باتون اور مختلف مسایل مین جو کہ مختلف حدیثون پر مبنی ہین مختلف الراے ہین۔ بعض دفعات ایک ہی حدیث کا مختلف ترجمہ کرتے ہین اور قیاس کے کم یا زیادہ استعمال کی نسبت اون مین اختلاف ہے۔

کتب فرایض

ہندوستان مین علم فرایض کی کتابین بیشمار نہین ہین۔ زید بن ثابت† پیغمبر کے انصارون‡ اور دوستون مین سے ایک شخص تہا جو کہ مدینہ مین ۵۴ھ مین فوت ہوا۔ علم فرایض مین سب مین مقدم فوقیت اسیکو حاصل ہے۔ ایک چھوٹا رسالہ جسکو نغایت البحث کہتے ہین۔ اوسکا مصنف موافق الدین ابی عبداللہ محمد

---

† فرقہ وہابی کا اول حاکم سعود تہا۔ دوسرا بڑی وہاب کا شاگرد اور مددگار اور آخر کو وہابی ہو گیا تہا اوسکے بعد اوسکا بڑا بیٹا عبداللہ اوسکا جانشین ہوا جو کہ ۱۸۰۵ و ۱۸۰۶ کے قریب قتل کیا گیا۔ لہذا اوسکا چھوٹا بہائی عبداللہ جانشین ہوا۔

† زید بن ثابت کی نسبت مشہور ہے کہ محمد صاحب نے اپنے پیرؤن سے کہا تہا کہ زید علم فرایض مین تم سب مین بڑا عالم ہے۔ خلیفہ۔ عمر۔ عثمان۔ زید کو بڑا محاسب اور بے نظیر مفتی خیال کرتے ہین

‡ انصار ناصر کی جمع ہے ناصر اوس شخص کو کہتے ہین جو پیغمبر پر اوسوقت ایمان لایا جبکہ پیغمبر مکہ کو چھوڑکر مدینہ مین گئے۔ وہ شخص جو کہ پیغمبر پر ایمان لایا اور مکہ کو چھوڑکر پیغمبر کے ساتھ مدینہ کو چلا گیا مہاجر کہلاتا ہے۔

بن علی الرحبی ملقب بہ ابن المتکلمہ ہے اوسمین زید بن ثابت کے مسایل کے موافق خلاصہ علم فرایض کو بطور نظم کے لکھا ہے۔

امام شافعی کے مذہب کے موافق مفصلۂ ذیل رسالے مشہور ہین

امام شافعی کے مذہب کے موافق

فرایض المتولی مصنفہ ابوسعید عبدالرحمن بن مامون المتولی جو سنہ ۴۷۸ھ ہجری مین فوت ہوا۔ فرایض المقدسی مصنفہ ابوالفضل عبدالملک بن ابراہیم الحمدانی المقدسی اور ابومنصور عبدالقاہر البغدادی جو سنہ ۴۹۰ھ اور سنہ ۴۲۹ھ ہجری مین فوت ہوی۔ الفرایض الفزاری مصنفہ برہان الدین ابواسحاق الفزاری جو عموماً ابن فرقہ بہی کہلاتا ہی اور سنہ ۷۲۹ھ ہجری مین فوت ہوا اور الفرایض الفارقیہ مصنفہ شمس الدین محمد بن کلای جو سنہ [illegible] مین فوت ہوا۔

یہ سب رسالے امام شافعی کے مذہب کے موافق علم توریث پر لکھے گئے ہین

ابوحنیفہ کے مذہب کے موافق

سراجی جسکو فرایض السجاوندی بہی کہتے ہین ابوحنیفہ کے مذہب کے موافق نہایت مشہور کتاب ہی عموماً ہندوستان مین اسی پر عمل درآمد ہوتا ہی سراج الدین محمد بن عبدالرشید السجاوندی نے اوسکو تالیف کیا تہا اس کتاب کی شرح بہت سی آدمیون نے لکھی ہی چنانچہ کشف الظنون مین حاجی خلیفہ نے ۸۰ سے زیادہ شروح شمار کی ہین انمین بہت مشہور شریفی مصنفہ سید شریف علی بن محمد الجرجانی ہے جو سنہ ۸۱۶ ہجری مطابق سنہ ۱۴۱۳ع مین فوت ہوا۔ وراثت کے باب مین ابوحنیفہ کے مذہب کے موافق سراجی معہ شرح شریفی کے کل ہندوستان مین جملہ مقدمات وراثت کے واسطے بڑی مستند کتابین ہین ان سی بہتر اور عمدہ اور کوی کتاب نہین ہے*۔ درالمختار مین جو ایک باب وراثت کا ہی اوسکو بعض آدمی سراجی سے درجہ دوم پر خیال کرتے ہین اور بعض آدمی فتاوی سراجیہ اور فتاوی عالمگیری کو جسقدر کہ اوسمین فرایض کا بیان ہے دوسرے درجہ پر شمار کرتے ہین۔ فرایض العثمانی مصنفہ برہان الدین المرغینانی (مصنف ہدایہ) بڑی مشہور کتاب ہی فرایض الارتضیہ کا استعمال دکہن مین ہوتا ہی اوسکا مصنف ارتضا علی خان تہا اور یہ کتاب فارسی مین لکہی ہوی ہے۔ فتاوی المیراث مشہور بہ نظم الفرایض زبان فارسی مین ہے۔

* سراجیہ جو تمکی بہی یہہ رائے ہے کہ ان دو کتابون سی بہتر اور کوئی کتاب اس علم مین نہین ہے۔

جلد اوّل

اصولِ وراثت

شرح محمدی متعلقہ سنت جماعت

معہ

دو نقشہ وراثت

باب ۱

اصول وراثت

شرع محمدی متعلقہ سنت جماعت

جلد اول

قواعد ابتدائی

دفعہ ۱- شرع کے بموجب ہر قسم کی جایداد پر برابر ورثہ پہنچتا ہے موروثی یکسو بہ مشمولہ مین کچھہ فرق نہین ہے -

ہر قسم کی جایداد پر ورثہ پہنچتا ہے

دفعہ ۲- متوفی کی جایداد متروکہ سے بترتیب ذیل چار حقوق متعلق ہین

حقوق اربعہ متعلقہ جایداد متوفی

(الف) متوفی کی تجہیز اور تکفین بغیر کمی[۱] اور بیشی کے کرنی چاہئے -

تجہیز اور تکفین

(۱) مصنف شریف نے لفظ "کمی و بیشی" کی تعریف کمال شرح و بسط سے لکہی ہے-

کمی و بیشی کی تعریف

۱ کمی و بیشی یا باعتبار کپڑون کے ہوتی ہے پس اگر مرد کی تکفین تین کپڑون سے زیادہ کیجاے اور عورت کی پانچ کپڑون سے زاید تو اسکو بیشی یعنی زیادتی کہتے ہین اور اگر تعداد معینہ سے کم کپڑے تکفین مین دیئے جاوین تو اسکو کمی کہتے ہین- (تین کپڑے مرد کے واسطے اور پانچ کپڑے عورت کیواسطے مقرر ہین) ۲ یا کمی بیشی کا لحاظ باعتبار قیمت کے ہوتا ہے مثلاً متوفی اپنی حیات مین دس درم کی پوشاک پہنتا ہو اور اوسکی تکفین کم یا زیادہ قیمتی پوشاک سے کیجاے تو یہ بہی کمی و بیشی مین داخل ہے -

۳- اگر متوفی ایک قسم کی پوشاک عید مین اور دوسری قسم کی پوشاک اپنے دوستون کی ملاقات مین اور تیسری قسم کی پوشاک اپنے گہر مین پہنتا ہو تو ایسی حالت مین دوسری قسم کی پوشاک سے اوسکی تکفین کرنی چاہئے کیونکہ قسم اول زیادہ

۲ قیمتی ہے اور قسم ثالث نہایت کم قیمت پس دوسری قسم کی متوسط ہے۔
خصاف یعنی ابوبکر احمد بن عمر شیبانی نے اسپر استدلال کیا ہی کہ متوفی کے پاس اگر عمدہ پوشاک ہو تو بغیر اوسکے بہی اکتفا ممکن ہے اور قاضی اوسکو بیچکر قرض ادا کریگا اور باقی سے اگر کچھ بچے گا تکفین کیجائیگی۔

اگر متوفی بالکل مقروض مرے تو اوسکی قرضخواہون کو اختیار ہے کہ اوسکی تکفین کفن سنت سے ہونے دین بلکہ کفن کفایہ سے اوسکی تکفین کرین۔ مرد کے واسطے دو کپڑے نئے خواہ دُھلے ہوے۔ عورت کیواسطے تین کپڑے۔ اسکو کفن کفایہ کہتے ہین۔ **شریفی**۔

کفن سُنت مین مرد کے واسطے تین کپڑے۔ **ازار۔ قمیص۔ لفافہ** اور عورت کیواسطے پانچ کپڑے۔ **ازار۔ کرتہ۔ اوڑھنی** (جس سے عورت کے بال لپیٹے جاتے ہین) **لفافہ**۔ اور ایک ٹکڑا (جس سے عورت کی پستان باندھی جاتی ہین)۔ گورکنی۔ غسل اور دفن کے اخراجات کو تجہیز کہتے ہین اور کفن دینے کو تکفین۔ **شریفی**۔

دین **(ب) باقیماندہ مال سے متوفی کا قرضہ[۱] ادا کرنا چاہیئے۔**

(۱) قرضہ مختلف قسم کا ہوتا ہے بعض قرضہ پہلے ادا کیا جاتا ہے اور بعض پیچھے (باب دین ملاحظہ طلب ہے)

(ج) قرضہ ادا کرنے کے بعد وصیت[۱] ادا کرنی چاہیئے۔ گو وصیت مطلقہ[۲] ہو۔

شریفی مین لکھا ہے کہ قرض ادا کرنیکے بعد باقیماندہ ثلث مال سے وصیت ادا کرنی چاہئے۔ وصیت معینہ ہو یا **مطلقہ** اور اسی راے پر فتوی ہے۔ **شریفی** صفحہ ۶

(۲) گو وصیت مطلقہ ہو۔ نہ صرف **درالمختار** مین یہ لکھا ہو بلکہ شریفیہ شارح سراجی

جو کہ ایک عالم اور لایق مُصنف گذرا ہے یہ ہی راے ہی۔

مسلمان کی وصیّت وارثون کے کم ہو جانے سے ثُلث متروکہ سے زیادہ نہین ہو سکتی اور قرض ادا کرنیکے بعد ثُلث باقیماندہ پر موصی کا کل اختیار ہے اور موصی لہ فوراً اوسکو لیویگا خواہ وصیّت کسی شے مُعین یا نقدِ مُعیّن روپیہ کی ہو یا اوسکی جایداد کا کوی جزو وصیّت کیا گیا ہو خواہ مطلق ہو۔

وصیّت شریف اور امام سرخسی کی یہ رائے ہی۔ شرح ولیم جونز صفحہ ۳۔ بکر ابو شاماچرن سرکار صفحہ ۸۸۔ شریفی۔ صفحہ ۶۔

متوفی کا قرضہ ادا کرنیکے بعد جو کچھہ مال باقی ہو اوسکے ثُلث سے وصیّت ادا کرنی چاہئے۔ سراجی۔

(د) وصیّت ادا کرنیکے بعد باقیماندہ ترکہ وارثونپر تقسیم کیا جاویگا۔

درالمختار مین لکھا ہے کہ ثُلث کُل سے وصیت ادا کرنی چاہئے۔ البتہ اسکی شاید یہ وجہ ہوگی کہ سراجی مین جو کچھہ لکھا ہی وہ ایسی صورت کیواسطے لکھا ہی جبکہ متوفی کے وارث ہون اور بعدم موجودگی ورثا قرضہ ادا کرنیکے بعد جو کچھہ باقی رہے اوسکے کُل سے وصیّت ادا کرنی چاہئے۔ سراجی۔

درالمختار۔ اور لایق مُصنفون کی بہی یہ ہی رائے ہے۔

گرٹیڈی صاحب مُصنف شرع محمدی نے اپنی کتاب مین مطابق رای شیخ الاسلام خواہرزادہ فقیہ ماوراالنہر کے یہ لکھا ہی کہ موصی لہ وارثونپر صرف اوس صورت مین مقدم ہے جبکہ شے مُعیّن کی وصیت کی ہو۔ اگر وصیّت مُطلقہ ہو مثلاً ربع لہ یا ثُلث لہ تو موصی لہ کو ورثہ پر ترجیح نہین ہے بلکہ اوس صورت مین موصی لہ ورثا کے ساتھہ شریک ہے اور متوفی کی جایداد کی کمی بیشی کے موافق جو بعد وفات

۴ واقع ہو موصی لہ کا حصّہ بہی کم وبیش ہو جائیگا۔ شلًا بر وقت وصیّت جایداد ہزار روپیہ کی تہی پہر دو ہزار کی ہوگئی پس موصی لہٗ ثلث دو ہزار کا مستحق ہے اور اسیطرح اگر پانسو رہجاوین تو کمی کا مستحق ہو گا۔ شرلفی وگریڈی صاحب

وصیّت کی شرایط۔ ۱- موصی بالغ اور آزاد ہو۔ ۲ مرجگا یا دلاکہ وصیّت سے نہ پہرا ہو۔ ۳- موصیٰ وصیّت کے وقت زندہ ہو۔ ۴- موصی کو موصی لہ نے قتل نہ کیا ہو۔ ۵ شے موصی بہ موصیٰ کی حیات مین تملیک کے قابل ہو۔ شیخ الاسلام

اگر متوفی نے کل مال یا زایدا ز ثلث سے وصیّت کی ہو اور وارث راضی ہون (کیونکہ غیر شخص کے واسطے ⅓ سے زیادہ وصیّت جایز نہین ہے اور رشتہ دارون کے واسطے مطلقًا منع ہے مگر باجازت ورثا جایز ہے) تو ثلث سے وصیّت ادا کرنی چاہئی اگر کم از ثلث وصیّت کے ہو تو بموجب وصیّت کے موصی لہ کو دیدینا چاہیئے۔ شرح سراجی مصنفہ محمد امین بن عبد اللہ المومن اسنا بادی۔

دفعہ ۳- ورثا کی[1] ترتیب مین اوّل ذوالفروض[2] حقدار ہین ورثا کی ترتیب

۲- اِن کے بعد عصبات[3] نسبیہ جو ذوالفروض کے حصّہ دینے کے بعد کل باقیماندہ کے مستحق ہوتے ہین۔ اگر صرف عصبات موجود ہون تو کل متروکہ کے وہی مستحق ہونگے۔ سراجی۔

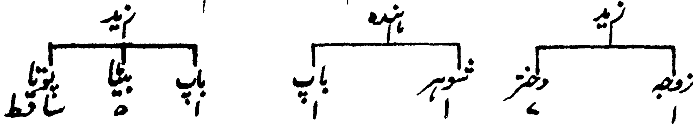
۱ ورثا وارث کی جمع ہے وارثون سے وہ اشخاص مراد ہین جنکا ذکر قرآن۔ سنت اور اجماع سے ثابت ہوا ہے۔ باپ۔ مان۔ شوہر۔ زوجہ۔ پسر۔ دختر بہائی۔ بہن۔ انکا حصّہ قرآن سے ثابت ہی اور دادی۔ نانی۔ انکا حصّہ سنت سے ثابت ہی۔ پوتا۔ پوتی اور دادا کا حصّہ اجماع امت سے مقرر ہوا ہے۔

ذوالفروض۔ لفظ ذو کے معنے مالک اور صاحب کے ہین۔ اور فرض کے معنے حصّہ کے ہین۔ پس ذوالفروض کے معنی مالک حصّہ

۵ یا صاحب فرض کے ہین۔

ذوالفروض کی مقدار

ذوالفروض تعداد مین بارہ ہین اور اونکی دو قسم ہین ۱۔ ذوالفروض نسبی۔ ۲۔ ذوالفروض سببی۔ ذوالفروض کو حصّہ معینہ ملتا ہے اور ورثا مین سب پر مقدم یہ ہی ہین۔ اول ذوالفروض کو حصّہ معینہ دیکر پہر عصبات باقی ماندہ کے مستحق ہوتے ہین۔ اگر عصبات نہون تو ذوالفروض نسبیہ پر رد کرنا جایز ہے۔ اگر صرف عصبات ہی ہون تو وہ کُل مال کے وارث ہونگے۔ ذوالفروض کے حصص گو معین ہین لیکن انکے حصّہ بموجب تعداد اور اقسام وارثون کے کم و بیش ہوجاتے ہین۔



زید
۱ دادا کُل مال کا مالک ہوگا کیونکہ تنہا یہ ہی وارث ہے۔

شرح زاید چہارم باقی ماندہ ترکہ ایسے وارثونپر تقسیم کرنا چاہیے جنکی وراثت قرآن سنت اور اجماع سے ثابت ہوی ہے۔ سرخسی نے لکھا ہے کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا ہے کہ حصّہ ہر ایک وارث کا قرآن کے بموجب دینا چاہیے اور اگر قرآن مین اونکا ذکر نہو تو بموجب سنت کے عمل کرو اور اگر سنت مین بھی ذکر نہو تو اپنی راے پر کوشش کرو

عصبات نسبیہ۔ عصبات عصبہ کی جمع ہے۔ عصبہ بفتحتین پی اور پٹھہ کو کہتے ہین جس سے حس و حرکت بدن کی اور پیوستگی مفاصل کی ہوتی ہے عصب اور اعصاب اسکی جمع ہے۔

اصطلاح مین بیٹون اور نرینہ قرابت دارونکو جو باپ کی طرف سے ہوتے ہین عصبہ کہتے ہین۔ منتخب۔

سرخسی سرخس سے جو خراسان کا ایک شہر ہے منسوب ہی یہ ایک مشہور عالم گذرا ہے اسکا اصل نام محمد بن احمد سہیل ہے سنہ [illegible] ہجری مین پیدا ہوا تھا اور ۴۹۰ ہجری مین مر گیا۔

۶ عصبات کا لفظ مشترک ہے اسمین عصبات نسبی اور سببی دونو داخل ہین۔ زمانہ سابق مین یہ دستور تہا کہ اگر عصبات نسبیہ موجود نہون تو عصبہ سببیہ وارث ہوتا تہا اور اگر عصبہ سببیہ بہی نہوتا تو اوسکے عصبات بنفسہ وارث ہوتے تہے۔ عربی مین غلام آزاد کرنے والے کو معتق کہتے ہین اور آزاد شدہ کو معتق اور عربی مین آزاد کنندہ کو مولی عتاقہ بہی کہتے ہین۔ زمانہ سابق مین جبکہ غلامی کا رواج تہا اور غلامی ایک جایز اور پسندیدہ امر تہا اسواسطے مقننون نے یہ قاعدہ مقرر کیا تہا کہ بعدم موجودگی اصحاب فرایض و عصبات نسبیہ مثل بیٹے۔ پوتے۔ چچا وغیرہ کے (جیسا کہ باب عصبات مین انکی تفصیل معلوم ہوگی) مولی عتاقہ یعنے عصبہ سببیہ وارث ہوا کرتا تہا خواہ آزاد کنندہ مرد ہو یا عورت اور پہر بعدم موجوگی مولی عتاقہ کے اوسکی عصبات ذکور وارث ہوا کرتے تہے پہر ذوالفروض نسبیہ پر رد ہوا کرتا تہا۔ لیکن ہماری عادل اور آزاد گورنمنٹ نے باجراے ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۴۳ء قطعًا غلامی کو ممنوع فرمایا۔ اسواسطے عصبات سببیہ کا ذکر قلم انداز کیا جاتا ہے۔ شریفی کی ترتیب کے موافق رد پانچوین درجہ پر ہوتا تہا کیونکہ عصبات نسبیہ کے بعد ۳۔ عصبات سببیہ ۴۔ عصبات سببیہ کے عصبات بنفسہ ۵ رد۔ ذوالفروض نسبیہ پر۔ چونکہ اس زمانہ مین عصبات سببیہ یعنے مولی عتاقہ کا وجود ناممکن ہوگیا اسواسطے اوس ترتیب مین سے عصبات سببیہ اور اوسکے عصبات بنفسہ کو متروک کرکر درجہ ۳ پر رد ذوالفروض نسبیہ قایم کیا گیا ہے۔

۴۔ رد۔ اگر عصبات نسبیہ نہون تو باقی ماندہ ترکہ بہی ذوالفروض نسبیہ پر[1] عود کر جائیگا (اور اسکو رد کہتے ہین) ذوالفروض نسبیہ

(۱) **ذوالفروض نسبیہ** کی قرابت کے موافق اونکے حصص علیحدہ علیحدہ مقرر ہوے ہین پس باقیماندہ ترکہ بہی اونکے حصص کے موافق اونہی پر رد کرنا چاہیے کیونکہ ذوالفروض نسبی کی قرابت حصہ لینے کے بعد بہی قایم رہتی ہے نہ **ذوالفروض سببی**

یعنی شوہر یا زوجہ کی۔ فواعد رسمعاینہ کرنا چاہیئے۔ ۵

ذوالارحام ۴- پھر ذوالارحام[1] وارث ہوتے ہین ذوالارحام متوفی کے وہ رشتہ دار ہین جو نہ ذوالفروض ہین اور نہ عصبہ۔ سراجی

مولی الموالاۃ ۵- پھر مولی الموالاۃ[2] وارث ہوتا ہے (یعنے بعدم موجودگی ورثا مذکورہ بالا ترکہ اون اشخاص کو پہنچتا ہے جو ازروے معاہدہ کے وارث قرار دیئے گئے ہین) خواہ مذکر ہو یا مونث بشرطیکہ زوجہ یا شوہر موجود نہو کیونکہ احد الزوجین کی موجودگی مین مولی الموالاۃ باقیماندہ کا مستحق ہوتا ہے۔ فرایض عثمانیہ

(۱) - ذوالارحام کی تفصیل آیندہ درج ہے۔

(۲) - وارث جو ازروے معاہدہ کے قرار دیا گیا ہو اوسکو عربی مین مولی الموالاۃ کہتے ہین - یعنے جبکہ ذوالفروض نسبیہ اور عصبات اور ذوالارحام مین سے کوی بہی وارث زندہ نرہا ہو تو متوفی کا ترکہ ایسے شخص کو دیا جائیگا جو ازروے معاہدہ کے وارث قرار دیا گیا ہو خواہ معاہدلہ عورت ہو خواہ مرد - اگر متوفی کی زوجہ یا شوہر جیسی کہ صورت ہو زندہ نہو تو کل ترکہ معاہدلہ کو دیا جائیگا اگر شوہر یا زوجہ ہو تو اوّل انکا حصّہ مقرّری دیکر باقیماندہ معاہدلہ کو دیا جائیگا۔ شریفی - شامی اور کتاب شریفی مین اسکے واسطے حسب ذیل ایک مثال لکہی ہے۔

عمر ایک مجہول النسب شخص زید سے جو کہ معلوم النسب ہو یہ اقرار کرے کہ تو میرا وارث ہے اور بعد میرے تو ہی جرمانہ اور خراج جو کچہ میرے ذمہ واجب ہو ادا کریگا پس اگر زید اس معاہدہ پر راضی ہوجاے تو یہ عقد جایز ہے اور زید اوسکا وارث ہوگا۔ اگر زید بہی مجہول النسب ہو اور عمر سے اسیطرح اقرار کرے تو یہ معاہدہ جانبین سے درست ہے اور ہر واحد ایک دوسریکا وارث ہوگا۔

۸ مُقرلہٗ ۶ - پھر مُقرلہٗ وارث ہوتا ہے - مقرلہ وہ شخص ہے جسکو متوفی نے اپنی حیات مین اپنا قرابت دار بیان کیا ہو اور کسی حالت مین انکار نہ کیا ہو -

مُقرلہ وہ شخص ہے جسکو ایک دوسرا شخص اپنا قرابت دار بیان کرے اقرار کنندہ کو عربی مین مُقر کہتے ہین اور جس سے اقرار کیا جاوے اوسکو مُقرلہ کہتے ہین -

ترتیب مین مُقرلہ مولی الموالاۃ سے موخر اور موصی لہ سے (جسکے واسطے کل مال وصیّت کر دیا گیا ہو) مُقدم ہے - اقرار بالنسب مین چند شرایط ضروری ہین

۱- اقرار نسب غیر پر ہو نہ خود اپنی طرف مثلاً زید یہ اقرار کرے کہ عمر میرا بھائی ہے یا چچا ہے پس زید نے عمر کی نسب کا اقرار اپنے باپ یا دادا سے کیا - ۲- اِس اقرار سے مقرلہ کا نسب غیر سے بھی نہ ثابت ہو جاوے یعنے زید جسکے وسیلہ سے عمر کو اپنا قرابت دار بیان کرتا ہے وہ خود ہی اقرار نسب اپنی طرف نہ کرے - پس اگر مثال مذکورہ بالا مین زید کا باپ یا دادا عمر کو اپنا بیٹا تسلیم کریگا تو وہ بھی مثل دیگر ورثا وارث ہوگا اور مُقرلہ نہ رہے گا - ۳ مقرلہ اپنے اقرار پر تا دم مرگ قایم رہا ہو

اگر مقرلہ معلوم النسب شخص ہوگا تو شرعاً مقرلہ کے اقرار کو تسلیم نہ کرینگے - پس ضرور ہوا کہ مقرلہ ایک مجہول النسب ہو -

موصی لہٗ ۷ - پھر موصی لہ یعنے ایسا شخص جسکو کل مال یا زاید از ثلث وصیّت کیا ہو -

اشخاص مذکورہ بالا مین سے جب کوئی وارث کسی قسم کا بھی زندہ نہو تو وہ شخص جسکو متوفی نے اپنی حیات مین کل یا جزو مال کی وصیّت کی ہو وارث کل ترکہ متوفی کا ہوگا - کیونکہ ثلث ترکہ واسطے استحفاظ حصّہ دیگر ورثا کے مقرر کیا ہے لیکن جب کوئی وارث زندہ یا مستحق ترکہ موجود نہو تو کل مال کا موصی لہ وارث ہوگا -

۸ - پھر سب سے آخر بیت[1] المال ہے -

(۱) بیت المال - جب کوی وارث کسی درجہ کا بھی زندہ نہ ہو اور نہ متوفی نے وصیت کی ہو تو مال متروکہ بعد اخراجات ضروری بیت المال مین داخل ہو جائیگا - بیت المال سے فقرا اور مساکین اور مریضون کی پرورش ہوتی ہے چونکہ اس زمانہ مین بیت المال نہین ہے اسواسطے متروکہ متوفی داخل خزانہ سرکار ہوگا -

باب ۲

اسباب وراثت اور موانع وراثت کے بیان مین

دفعہ ۴ - اسباب ارث تین امور ہین ۱ - ولاد - ۲ وَلا* ۳ - نکاح† - ولاد سے قرابت نسبی مراد ہے مثلاً باپ دادا بیٹا بیٹی - نواسہ - نواسی وغیرہ -

دفعہ ۵ - محرومی[1] ترکہ کے شرعاً چار سبب ہین - ۱ - غلامی - ۲ - قتل - ۳ - اختلاف دین - ۴ اختلاف دارین -

(۱) اسیطرح محرومی ترکہ کے بھی شرعاً چار امور ہین - ۱ - غلامی - ۲ قتل بعض صورتونمین - ۳ - تبدیل مذہب - ۴ - اختلاف حکومت - غلام کی بہت قسمین ہین لیکن یہ

* آزاد اور مدد کرنیکو وَلا کہتے ہین ولا موالات اور ولا مقرلہ بھی اسی مین شامل ہین

† نکاح ایک عقد ہے جو ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے اور مرد عورت سے بوجہ ایسے عقد کے تمتع حاصل کرنیکا مستحق ہوجاتا ہی -

۱۰ غلامی ۱- غلام مطلق ۲- غلام مکاتب یعنے مشروط ۳- غلام مدبر جو صرف آقا کی حیات تک غلام رہے اور پہر خود آزاد ہو جاتا ہو -

غلامی باجراے ایکٹ ۵ ۱۸۴۳ء قطعاً ممنوع ہو گئی ہے اسواسطے اوسکی تفصیل موجب طوالت سمجھی گئی - قتل کی بہی مختلف صورتین ہین بعض صورتین ایسی ہین جنمین قصاص یا کفارہ لازم آتا ہی اور بعض صورتون مین لازم نہین آتا محض تاوان دینا پڑتا ہے پس محرومی ترکہ کے کیواسطے یہ بہی خاص شرط ہے کہ قتل اس قسم کا ہو جسکی پاداش مین قاتل کو سزاے قصاص یا کفارہ کی دیجاوے مثلاً قتل عمد - شبہ عمد - قتل خطا - جاری مجری خطا - یہ سب صورتین مانع ارث ہین - قتل بالتسبیب قتل بوجہ قصاص - قتل بحالت جنون - قتل زمانہ صغر سنی - مانع ارث نہین ہین کیونکہ پاداش ایسے قتل کی محض تاوان ہے قصاص یا کفارہ نہین ہے - شریفی

قتل عمد وہ قتل ہے جو قصداً واقع ہوا در الہ قتل بہی ایسی چیز ہو جو انسان کے اعضا کو جدا جدا کردے مثلاً - دھاردار پتہر - لکڑی - شمشیر وغیرہ - اس صورتین قاتل موجب قصاص ہے - قتل شبہ عمد وہ قتل ہے جسکا ارتکاب قصداً ہو لیکن الہ قتل یا وہ شے جس سے قتل واقع ہو مفرق الاجزا نہو مثلاً تازیانہ یا چہوٹا سا پتہر جو عادت معہودہ کے موافق باعث ہلاکت نہین ہو سکتا - قتل خطا جو خطا سے سرزد ہو مثلاً تیر نشانہ خطا کرکے کسی شخص کے جا لگے اور وہ مرجاوے -

قتل جاری مجری خطا وہ ہے جو ارادتاً واقع نہوا اور بے اختیار کسی شخص سے اوسکا ارتکاب ہو جاوے مثلاً - ایک شخص سوتا ہوا دوسرے پر لوٹ جاوے اور وہ اوس صدمہ سے مرجاوے یا ایک شخص پتہر لئے جاتا ہو اور دوسرے کے سر پر گر پڑے اور وہ ہلاک ہو جاوے یا ایک شخص سوار جاتا ہو اور کوئی شخص اوسکے نیچے آکر مرجاوے پس ان سب صورتون مین قاتل مستوجب سزاے کفارہ ہے اور وہ ترکہ مقتول سے محروم رہیگا

۱۱ قتل بالتسبیب کی یہ صورت ہے کہ کوئی شخص دوسرے کی زمین میں ایک گڑھا کھودے یا پتھر رستہ میں رکھدے اور کوئی شخص اوسمین گر کر یا ٹھوکر کھا کر مر جاوے تو مقتول کے ترکہ سے قاتل اگر رشتہ دار ہے تو وارث ہوگا۔ قتل صغرسنی و حالت جنون میں بھی یہی قاعدہ ہے گو کہ قاتل مستوجب دیتہ یعنے جُرمانہ ہے۔

اختلاف دین

اگر کوئی شخص تبدیل مذہب کرلے تو شرعاً وہ بھی وارث کے ترکہ سے محروم رہے گا لیکن باجرائے ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء تبدیل مذہب وجہ محرومی ارث نہیں ہے۔ اس ایکٹ کا اثر اجرا کے زمانہ سے متعلق ہے نہ زمانہ ماقبل سے۔

اگر کوئی مسلمان عیسائی ہو جاوے تو وہ ترکہ مورث مسلمان سے محروم نہوگا لیکن اوسکا بیٹا مستحق ارث نہیں ہے کیونکہ بعد تبدیل مذہب کے جو اولاد پیدا ہو وہ باپ کے مورثان سے کیطرح کا تعلق نہیں رکھتی۔

مُرتد

مُرتد۔ اوس شخص کو کہتے ہیں جنظر لغیہ اسلام سے پھر جاوے اور کفر کے کلمات زبانپر لاوے مثلاً پیغمبر کو بُرا کہنے لگے۔ قران کو نہ مانے اور جو امور کہ شرعاً ممنوع ہیں اوسکو کرے یا کھوے۔ شرع میں یہ قاعدہ مقرر ہے کہ مرتد کو تین روز تک فہمایش کرتے ہیں اگر اوس نے توبہ کی اور پھر دین اسلام اختیار کرلیا تو بہتر ورنہ اوسکو قتل کر ڈالتے ہیں اوس عورت کو جس سے ایسے افعال سرزد ہوں جو اوپر بیان کئے گئے ہیں مُرتدہ کہتے ہیں مرتدہ کو قتل نہیں کرتے اگر اوس نے توبہ کی یا اوس حالت میں مرگئی تو بہتر ورنہ وہ ہمیشہ دایم الحبس قید میں رہتی ہے۔ مرتد اور مرتدہ اپنے وارثوں کی میراث سے محروم رہے گا۔ سرکار انگریزی کی عملداری میں کوئی شخص نہ بوجہ تبدیل مذہب یا ارتداد نہ قتل کیا جاسکتا ہے نہ مورث کے ترکہ سے محروم رہتا ہے۔

بیان قیدی

اگر کوئی مسلمان کفار کی قید میں آجاوے تو بحسب شرع اوسکا مال اوسکے وارثوں کو ملیگا اور وہ خود بھی اوسکے وارثوں کے ترکہ سے میراث پاویگا۔ لیکن اگر قید کی حالت میں

۱۲ مرتد ہوجاوے تو قواعد مذکورہ جو کہ مرتد سے متعلق ہین اوس سے ہی تعلق سمجھنی چاہئین

منشا ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء

ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء کا یہ منشا ہی کہ جب کوی شخص تبدیل مذہب کرے یا براوری سے خارج ہوجاوے تو جسقدر احکام کسی قانون کے درباب ضبطی حقوق یا جایداد یا کسی نوع کے استحقاق وراثت پر کسیطرح موثر ہین وہ اس قانون کی روسے تمام انڈیا مین بالکل منسوخ ہونگے۔ لیکن تبدیل مذہب کے بعد جو اوسکی اولاد پیدا ہوگی وہ اب بہی اوسکے مسلمان رشتہ دارون سے محروم الارث رہیگی۔ کیونکہ قانون کا اثر اولاد تک نہین پہنچتا۔ نوٹ مسٹر بیلی صاحب۔

صدر دیوانی عدالت سے مقدمہ سید ضیاء الدین ولد شیخ لطف علی یہ امر بالکل صاف ہوگیا ہے کہ شرعًا جب کہ سنی۔ شیعہ کا وارث نہین ہوسکتا تو سنی جبکہ شیعہ ہوجاوے تو اوس سے ایکٹ ۲۱ بالکل متعلق نہین ہے۔

اختلاف دار

اختلاف دار یعنی اختلاف حکومت۔ صرف کفار کے واسطے مانع ارث ہے نہ مسلمین کیواسطے مثلًا۔ ایک مسلمان دارالحرب یعنے دشمن کے ملک مین مرجاوے تو اوسکا بیٹا اوسکے ترکہ سے جو کہ ملک اسلام مین ہو وارث ہوگا۔

اختلاف حکومت سے یہ غرض ہے کہ جدا جدا بادشاہ ہون اور جدا جدا ہر ایک کی فوج ہو باہم سلوک اور آمد و رفت بالکل منقطع ہو۔ مثلًا بادشاہ ہندوستان اور بادشاہ روس علیحدہ علیحدہ فوج اور حکومت رکہتے ہون۔ اتحاد آپسمین بالکل منقطع ہو یہانتک کہ ایک دوسریکا قتل کر ڈالنا جایز رکہتے ہون اگر ایک آدمی ایک سلطنت کا دوسریکی قلمرو مین چلا جاوے تو اوسکو ہلاک کر ڈالین پس یہ صورتین اختلاف ملک کی ہین اور اسیوجہ سے وراثت سے بہی محروم ہوجاتے ہین۔

مستثنی قاعدہ سابق۔

دفعہ ۶ — خاص ایک ایسی صورت ہے کہ قتل کا تو ارتکاب ہوتا ہے لیکن قاتل مستوجب سزاے قصاص یا کفارہ نہین ہوتا۔

باپ اگر اپنے فرزند کو ہلاک کرڈالے تو بموجب شرع صرف وراثت سے ۱۳۱
محروم رہے گا مگر سزاے قصاص یا کفّارہ کا مستوجب نہین ہے
لیکن بموجب قانون انگریزی باپ سزایاب ہوگا۔

دفعہ ۷ - اگر قتل برخلاف شرع نہو تو قاتل وارث ہوگا مثلاً
باپ اپنے بیٹے کی سنت کرے اور لڑکا اوس صدمہ سے مرجاوے
تو چونکہ یہ قتل عمد نہین ہے اسواسطے باپ ترکہ سے محروم نہین ہوسکتا
اگر باپ اپنے بیٹے کو کوڑے مارے اور لڑکا اس صدمہ سے مرجاوے تو البتہ
باپ کو بیٹے کا ترکہ نملیگا۔ لیکن اگر ایک وارث دوسرے کو بحکم حاکم قتل کرڈالے تو
وہ ہرگز ترکہ مقتول سے محروم نہین ہوسکتا ۔ شریفی۔

باب ۳

ذوالفروض اور اونکے مختلف حصص کے بیان مین

ذوالفروض **دفعہ ۸ -** ذوالفروض اون حصّہ دارونکو کہتے ہین جنکے واسطے قرآن
سنت یا اجماع سے حصّہ مُقرر ہوا ہے۔ قرآن مین چھہ حصّہ مُقرر ہوے ہین
½ نصف ¼ ربع ⅛ ثمن ⅔ دوثلث۔ ⅓ ایک ثلث
بارہ اشخاص ان حصّون کے مستحق ہین اون مین سے ۴ مذکور ہین۔ ۱-باپ
۲- جد صحیح(۱) - ۳- اخیافی بھائی - ۴ شوہر-

(۱) جد صحیح وہ ذکور ہے کہ متوفی اور اوسکے درمیان ماں یا جدہ واسطہ دار نہو۔ مثلاً
باپ کا باپ اور اوسکا باپ گو سلسلہ مستقیمہ متصاعدہ مین کتنا ہی بلند ہو لیس دادا
پڑدادا سکڑدادا وغیرہ سب اسمین داخل ہین۔

۱۴ آٹھ اناث ہین - ۱ زوجہ - ۲ دختر صلبی - ۳ دختر پسر[1] گو سلسلہ متنزلہ مین کتنے ہی نیچے ہو - ۴ حقیقی بہن - ۵ علاتی بہن - ۶ اخیافی بہن ۷ - مان - ۸ - جدہ صحیحہ[2]

مان یا دادی یا نانی کا باپ جد فاسد ہے پس نانا وغیرہ جو بواسطہ مان یا دادی متوفی کیطرف منسوب ہو سکتی ہین یہ سب ذوالارحام مین داخل ہین -

- دختر پسر یعنی پوتی سلسلہ مستقیمہ متنزلہ مین ذکور کی اولاد ہے گو کتنے ہی نیچی ہوتی جاوے یہ سب ذوالفروض ہین مثلاً - پڑپوتی - سکڑپوتی وغیرہ - نواسہ - نواسی چونکہ لڑکیون کی اولاد ہے اسواسطے نہ وہ ذوالفروض ہین نہ ان مین داخل ہین -

(۲) جدہ صحیحہ وہ مان ہے جو جد فاسد کے وسیلہ سے متوفی کیطرف منسوب نہو وے خواہ صرف اناث کے وسیلہ سے رشتہ دار ہو (مثلاً مان کی مان یعنی نانی وغیرہ) ایسی جدات کو مادری جدات کہتے ہین - خواہ صرف ذکور کے واسطہ سے متوفی کیطرف منسوب ہو سکے (مثلاً باپ کی ما یعنے دادی - یا دادا کی ما یعنے پردادی) ایسے جدات کو پدری جدات کہتے ہین - خواہ بواسطہ ذکور و اناث دونو کے ہو پس یہ جدات بھی پدری جدات مین شامل ہین (مثلاً باپ کی مان کی ما - دادی کی مان - پڑدادی کی مان وغیرہ) جدہ صحیحہ گو سلسلہ متصاعدہ مین کتنی ہی بلند ہو ذوالفروض مین داخل ہے نانا کی مان جدہ فاسدہ ہے کیونکہ جد واسطہ ہے اور ایسے جدات ذوالارحام مین شمار کیجاتی ہین -

دفعہ ۹ - باپ[1] تین طریقون سے وارث ہوتا ہے -

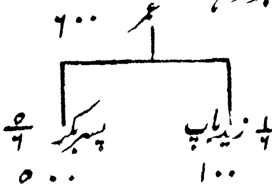
۱ - محض ذوالفرض ہے جبکہ متوفی کے بیٹے یا پوتے یا پڑپوتے ہون

(۱) باپ تین طریقون سے وراثت کا مستحق ہے - ۱ محض ذوالفروض اوسوقت ہوتا ہے جبکہ متوفی نے اولاد ذکور کسی درجہ کی چھوڑی ہو کیونکہ اولاد ذکور یعنے بیٹا - پوتا

۱۵
باپ

اِس صورت مین باپ کے واسطے صرف ⅙ حصّہ مقرر ہے۔
۲۔ **محض عصبہ** ہے اگر متوفی کی کچھہ بھی اولاد نہین ہے تو باپ محض عصبہ بن جاتا ہے۔ ۳۔ **ذوالفرض** اور **عصبہ** ہوجاتا ہے۔ اگر متوفی کے سلسلہ اولاد مین محض آناث ہون یعنے بیٹی یا پوتی وغیرہ تو متوفی کا باپ ذوالفروض اور عصبہ ہوجاتا ہے۔

سکڑ پوتا سب عصاب مین داخل ہین پس بموجودگی عصبات صرف ایک سدس اپنے حصّہ معیّنہ کا مستحق ہے اور باقی ⅚ اولاد ذکور کا حق ہے۔ مثلاً عمر چھہ سو روپیہ چھوڑ کر مرگیا زید اوسکا باپ اور بکر اوسکا بیٹا موجود ہے۔



پس زید کو ⅙ یعنے سوروپیہ دینے چاہین اور بکر کو باقی ⅚ یعنے پانسو کیونکہ وہ عصبہ ہے اور عصبہ کل باقیماندہ کا مستحق ہوتا ہے۔

اگر اس مثال مین بجاے بکر بیٹے کے بکر کا پوتا زندہ ہوتا تو بھی یہی قاعدہ جاری کیا جاتا کیونکہ اولاد ذکور مین بیٹے پوتے۔ سکڑ پوتے سب داخل ہین صرف قریب تر وارث کو ترجیح حاصل ہے۔ پس بیٹے کی موجودگی مین پوتا وارث نہین ہوسکتا۔ باب عصاب معائنہ کرو۔

(۱) **محض عصبہ** ہوجاتا ہے جبکہ متوفی نے کچھہ بھی اولاد نہ چھوڑی ہو۔ اولاد کا لفظ عام ہے اور اسمین بیٹا۔ بیٹی۔ پوتا پوتی۔ پڑپوتا پڑپوتی۔ وغیرہ سب شامل ہین لیکن لڑکیون کی اولاد نواسہ یا نواسی ان مین داخل نہین ہے۔ پس اگر مثال مذکورہ بالا مین عمر سواے اپنے باپ زید کے اور کسیکو وارث نچھوڑے تو باپ کل مال کا تنہا وارث ہوگا۔

(۲) **ذوالفروض** اور **عصبہ** بن جاتا ہے جبکہ متوفی کی اولاد مین کوئی بھی لڑکی ہو

۱۶ باپ

گو اوسکا درجہ کتنا ہی نیچا ہو مثلاً سکڑپوتی وغیرہ مثلاً مثال مذکورہ بالا بین بجائے
بکر پسر متوفی کے سعیدن اوسکی دختر ہو تو اول باپ کو ۱/۶ بطور فرض کے دیکر نصف حصّہ
سعیدن کو دیا جائیگا اور باقی روپیہ باپ پر رد ہو جائیگا۔

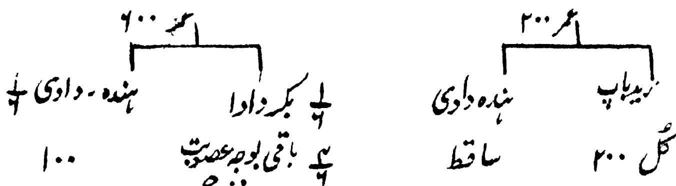
عمر ۶۰۰ ترکہ
دختر سعیدن ۳۰۰ = ۱/۲
زید باپ ۱/۶ = ۱۰۰
باقی بطور رد ۲/۶ = ۲۰۰

کیونکہ باپ عصبہ بھی ہے پس جسقدر
باقی رہے گا اوسکا مالک بھی باپ ہوگا
اگر سعیدن کے ساتھ بکر اوسکا بھائی موجود
ہووے تو باپ کو باقی نہین ملیگا۔ کیونکہ سعیدن اور بکر عصبہ ہو جاینگے۔

دادا **دفعہ ۱۰۔ جد صحیح بھی (سوائے دو صورتون کے)(۱) باپ کی طرح تین(۲) طریقون سے وارث ہوتا ہے لیکن باپ کی موجودگی مین جد ساقط ہو جاتا ہے**

(۱) وہ دو صورتین جنمین جد مثل باپ کے وارث نہین ہوتا یہ ہین۔

اوّل۔ اگر متوفی کی دادی اور باپ زندہ ہون تو دادی بوجہ موجود ہونے اپنے پسر کے ساقط ہو جاتی ہے اگر بجائے باپ کے دادا ہو تو چونکہ دادی دادا کی زوجہ ہے اسواسطے ساقط نہین ہو سکتی۔



دوم اگر متوفی اپنی مان باپ اور احد الزوجین۔ یعنے شوہر یا زوجہ چھوڑ مرے
پس بنا بر قاعدہ متوفی کی مان کو بعد دینے حصّہ شوہر یا زوجہ کی باقی کا ثلث
ملتا ہی لیکن اگر بجائے باپ کے دادا ہو تو مان کو ثلث کل دینا چاہئے۔ مثلاً عمر
یا ہندہ زید اپنا باپ اور سالمہ اپنی مان اور زینب اپنی جورو یا بکر اپنے شوہر
کو اپنا وارث چھوڑے تو اوّل زینب یا بکر کو جیسی کہ صورت ہو انکا حصّہ دیکر چوتھ

باقی رہے اوسکا $\frac{1}{3}$ سالمہ کو پہنچے گا اگر [illegible] کا دادا بجاے زید پدر متوفی کے ہو تو ماں یعنی سالمہ ثلث کل ترکہ کی مستحق ہوگی۔

عمر ۴۰۰ روپیہ کا ترکہ

سالمہ ماں	زید باپ	زوجہ زینب
$\frac{1}{3}$	$\frac{2}{3}$ باقی	$\frac{1}{4}$

زوجہ کو $\frac{1}{4}$ دیکر $\frac{3}{4}$ باقی رہا

زوجہ کا $\frac{1}{4}$ = ۱۰۰ روپیہ

ماں کا $\frac{1}{3}$ کا $\frac{3}{4}$ = ۱۰۰ روپیہ

باپ کا $\frac{2}{3}$ کا $\frac{3}{4}$ = ۲۰۰ روپیہ

ہندہ ۶۰۰ روپیہ

سالمہ ماں	زید باپ	بکر شوہر

بکر کو ایک نصف دیکر باقی $\frac{1}{2}$ ترکہ رہا۔

$\frac{1}{2}$ = ۳۰۰۔

$\frac{1}{2}$ = ۳۰۰ $\frac{2}{6}$ = $\frac{1}{3}$ $\frac{1}{2}$ کا $\frac{1}{3}$ سالمہ کو $\frac{1}{2}$ کا $\frac{1}{3}$ = $\frac{1}{6}$ = ۱۰۰ روپیہ کے دینا چاہئے

زید کو باقی یعنی $\frac{2}{6}$ = $\frac{1}{3}$ = ۲۰۰ روپیہ کے

عمر ۱۲۰۰

سالمہ دادی	سالم دادا	زوجہ زینب
$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{4}$

زینب کا $\frac{1}{4}$ = ۳۰۰

سالمہ کو $\frac{1}{3}$ = ۴۰۰

سالم کو $\frac{5}{12}$ = ۵۰۰ باقی کیونکہ عصبہ ہو گیا ہے

۳ ل ۳ و ۶ و ۴   یا یہ کہو کہ سالم کو $\frac{1}{6}$ بطور فرض دیکر

۴ و ۲ و ۱ ل ۲ = ۲×۲×۳ = ۱۲ باقی چونکہ وہ عصبہ ہو گیا ہے اسکو

(قواعد تقسیم ملاحظہ کرنے چاہئیں)   دینا چاہیئے۔

$\frac{1}{4}$ و $\frac{1}{6}$ و $\frac{1}{3}$ = $\frac{3}{12}$ و $\frac{2}{12}$ و $\frac{4}{12}$ = $\frac{9}{12}$ ۔ ۱ = $\frac{3}{12}$

$\frac{3}{12}$ = ۳۰۰ بطور عصوبت سالم کو پہنچے

$\frac{1}{6}$ = ۲۰۰ بطور فرض کے سالم کو پہنچے $\frac{3}{12}$ و $\frac{1}{6}$ = $\frac{5}{12}$

دفعہ ۱۱ ۔ اخیافی بھای بہن یعنی ماں کی اولاد۔ صرف ایک اخیافی بھای یا بہن کیواسطے $\frac{1}{6}$ حصہ مقرر ہے دو یا دو سے زیادہ کیواسطے $\frac{1}{3}$ اور یہ ہی $\frac{1}{3}$ ان میں برابر تقسیم ہو جاتا ہے بشرطیکہ

۱۸ متوفی نے باپ یا جد صحیح یا بیٹا یا بیٹی کی اولاد گو کتنی ہی نیچی ہو چھوڑی ہو کیونکہ اگر ان مین سے ایک وارث بھی موجود ہو گا تو اخیافی بھائی بہن بالکل ساقط ہو جاوینگے۔

دفعہ ۱۲ اخیافی بھائی بہن مین تذکیر اور تانیث کا کچھہ فرق نہین ہے اور نہ حصہ مین کمی و بیشی ہوتی ہے نذکر اور نہ مؤنث برابر کا حصہ لینگے (اسیواسطے دونوں کا حال ایک ہی جگہ لکھا گیا ہے)

دفعہ ۱۳- شوہر کو اپنی زوجہ کے ترکہ سے ½ ملتا ہے جبکہ زوجہ متوفیہ کے بطن سے اولاد یا اولاد پسر (گو کتنی ہی نیچی ہو) موجود ہو اگر اولاد مین کوئی بھی زندہ نہو تو اوسکو ½ نصف ترکہ ملیگا۔

اولاد سے ایسی اولاد مراد ہے جو اوس شوہر کے نطفہ اور زوجہ متوفیہ کی بطن سے ہو نہ زوجہ کے پہلے شوہر کے نطفہ کی اولاد یا شوہر کی دوسری زوجہ کے بطن کی اولاد مراد ہے مثلاً زید اور ہندہ شوہر و زوجہ ہین پس جو اولاد کہ ان دونوں سے ہے وہ اولاد صلبی ہے۔ اور ہندہ کے پہلے شوہر کے نطفہ کی اولاد اگر کوئی ہو اولاد مین داخل نہین ہے۔ نہ زید کی دوسری زوجہ کے بطن سے اگر کوئی زوجہ ہو اولاد مراد ہے ایک یا دو شوہر کا حصہ بھی ¼ ہے جبکہ متوفیہ کی صلبی اولاد ہو اگر اولاد یا اولاد پسر مین کوئی بھی زندہ نہو تو شوہر کو خواہ ایک ہو یا زیادہ ہون وہی ½ بالمساوی ملیگا۔ در المختار۔

لہ زید و عمر ہر دو مدعیہ اقرار کرین کہ ہندہ میری زوجہ ہے دونوں کی شہادت سے بھی کسیکو ترجیح نہ پائی جاوے لیکن ہندہ زید یا عمرو کے ساتھہ ہم بستر نہوی ہو اور نہ کسیکے گہر مین رہی ہو تو زید و عمر دونوں اوسکے خاوند تسلیم کر لیئے جاوینگے اور دونوں کو ایک شوہر کا حصہ یعنی ½ بالمساوی دیا جائیگا کیونکہ اونمین سے کسیکو ایکدوسرے پر ترجیح نہین ہی اگر شہادت سے ہندہ صرف زید کی زوجہ ثابت ہو گی تو عمر کو کچھہ نہین ملیگا۔ شاما چرن سرکار

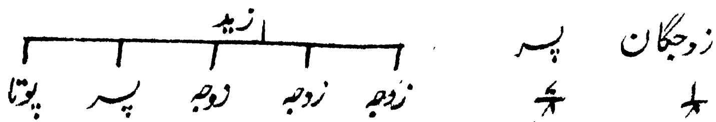
دفعہ ۱۴ - زوجہ کو اپنے خاوند کے ترکہ سے ⅛ اوسوقت ملتا ہی جبکہ متوفی کی اولاد یا اوسکے پسر کی اولاد (گو کتنی ہی نیچی ہو) موجود ہو۔ اگر متوفی کی اولاد یا اوسکے پسر کی اولاد (گو کتنی ہی نیچی ہو) زندہ نہو تو زوجہ کو ¼ ترکہ ملیگا۔

دفعہ ۱۵ زوجہ کو خواہ ایک ہو خواہ زیادہ ہون سب کو ¼ بغیر اولاد کے اور ⅛ اولاد کے ساتھ ملتا ہی اور وہ آپسمیں بالمساوی اوسی حصہ میں شریک ہونگی۔

دفعہ ۱۶ - حرہ یعنی آزاد شخص کے واسطے چار نکاح درست ہین غایۃ الامر

اگر ایک زوجہ سے اولاد ہو اور دوسری لاولد تو صاحب اولاد کو لاولد پر کچھہ ترجیح نہین ہے نہ کچھہ حصہ میں فرق آسکتا ہی۔

بیوہ - منکوحہ - مطلقہ منکوحہ - باکرہ منکوحہ میں کچھہ فرق نہین ہے سب یکسان وارث ہوتے ہین اور سب کے یکسان حقوق اور حصہ ہین - زوجہ کا اطلاق سب پر ہے پس باعتبار بکارت یا غیر بکارت کیکے حصہ مین کچھہ کمی و بیشی نہین ہوسکتی خواہ شوہر نے ایک بیوہ عورت سے اور دوسری طلاق دی ہوی عورت سے اور تیسری باکرہ عورت سے نکاح کر لیا ہو یہ سب آپسمین برابر ہین - اگر فاحشہ عورت سے بھی نکاح کر لیا جاوے تو وہ بھی درست ہے اور جملہ حقوق زوجہ کے اوس سے متعلق ہونگے۔



تین زوجہ پر جب ہم نے ⅛ تقسیم کیا تو ۱/۲۴ حاصل ہوی - زوجگان ۱/۲۴ پسر ۷/۸

ان کے نسب نماؤں کا ذواضعاف اقل لیا تو ۸ × ۳ = ۲۴ نکلا۔

پس جائداد کو ۲۴ حصہ مین منقسم کرنا چاہئے ہر ایک شخص کا حصہ یہ ہوا ۲۴ و ۸ | ۸

۳ و ۱ | ۱ زوجہ ۱ پسر ۲۱ -

۲۰ بہن زوجہ کو ۳ = $\frac{3}{24}$ کا $\frac{3}{24}$

پسر کو $\frac{12}{24}$ کل = $\frac{7}{24}$ کا $\frac{12}{24}$

دفعہ ۱۷- صلبی بیٹی- صرف ایک بیٹی ½ ترکہ کی مستحق ہے اور دو یا دو سے زیادہ مجتمعاً ⅔ ترکہ پاوینگی بشرطیکہ متوفی کے کوی بیٹیا یا بیٹے نہو- صلبی بیٹی

اگر ایک یا زیادہ بیٹے ہون تو بیٹی یا بیٹیان اپنے حقیقی بہائیون کے ساتھ عصبہ بن جاتی ہین اس صورت میں بیٹی کو بیٹے کی نسبت نصف حصہ ملتا ہے-

دفعہ ۱۸- دختر پسر- صرف ایک پوتی کو اپنے متوفی دادا کے ترکہ سے ½ ملتا ہے اور دو یا دو سے زیادہ پوتیون کو ⅔ بشرطیکہ متوفی کا بیٹا یا بیٹی یا پوتا زندہ نہو اگر متوفی کا بیٹا زندہ ہو تو پوتیان بالکل ساقط ہو جاینگے- دختر پسر

اگر صرف ایک بیٹی زندہ ہو تو پوتیون کو ⅙ ملتا ہے خواہ ایک پوتی ہو خواہ زیادہ اگر دو صلبی بیٹے زندہ ہوں تو پوتیون کو کچھہ نہیں ملیگا تاوقتیکہ اونکے درجہ مساوی یا فروتر مین کوی لڑکا نہ ہو- کیونکہ لڑکا اپنے ہمدرجہ اور اعلے تر درجہ کی لڑکیون کو عصبہ بنا دیتا ہے- پس ⅔ ترکہ متوفی کے بیٹون کو دیکر باقی ⅓ لڑکا لڑکیون مین بقاعدہ ہر مرد حصہ دو زن تقسیم ہو جائیگا اور اس صورت مین پوتیان عصبہ بن جاوینگی-

اگر متوفی کی صرف ایک پوتا اور ایک پوتی زندہ ہو- تو یہ ہی دونون کل ترکہ کی مستحق ہونگی پوتے کو ۲ حصہ اور پوتی کو ایک

۲۱ حصّہ بطور عصوبت ملیگا۔

جسطرح بیٹیاں اپنے بہائیون کے ساتھ عصبہ بن جاتی ہین اوسیطرح پوتیان بہی اپنے بہائیون کے ساتھ عصبہ بن جاوینگی۔

دختر پسر — پوتیون کی توریث کے واسطے چہہ طریقہ ہین۔ بیٹون کی طرح پوتیان بہی وارث ہوتی ہین اور اون کے واسطے چہہ قاعدہ مُقرر کئے گئے ہین۔ ۱۔ ایک پوتی کو ½ ۲۔ دو یا دو سے زیادہ کو ⅔۔ ۳ ایک لڑکا انکے ساوی یا فروتر درجہ کا اونکو عصبہ بنا دیتا ہے ۴۔ متوفی کی صرف ایک بیٹی کے ساتھ جوکہ نصف ½ کی مستحق ہے پوتی کو خواہ ایک ہو یا زیادہ ⅙ ملتا ہے (لڑکیونکے واسطے قرآن مین ⅔ حصّہ مُقرر ہے اوسمین بیٹیان پوتیان سب شامل ہین لیکن بیٹی چونکہ وہ زیادہ قریب ہے اسوجہ سے ½ دیتے ہین اور باقی ⅙ دو ثُلث پورا کرنیکے واسطے پوتیون کو ملیگا۔ ۵۔ اگر دو صلبی بیٹیان ہونگی تو پوتیان بالکل ساقط ہوجائینگی کیونکہ جب ⅔ انکو ملیگا تو پہر پوتیون کا کیا استحقاق باقی رہا۔ لیکن اگر پوتیون مین مساوی یا فروتر درجہ کا کوئی لڑکا ہو تو وہ عصبہ بنا دیگا اور باقی ترکہ یعنی ⅓ انمین باقاعدہ تقسیم ہوجاویگا۔ ۶۔ متوفی کا بیٹا پوتیون کو بالکل ساقط کر دیتا ہے اول تین صورتین بیٹیون کے ساتھ موافق ہین۔ آخر کی تین صورت ایک ضعف کی حالت مین ہین کیونکہ متوفی کے ساتھ دو درجہ کا بعد ہے۔ سر ولیم جونز۔

قواعد — اگر اولاد پسر مین (یعنے خواہ پوتیون یا پڑپوتیون مین) لڑکا+ اسفل درجہ مین ہو تو قاعدہ یہ ہے کہ پوتیان اوس لڑکے کے ساتھ عصبہ بن جاوینگی بشرطیکہ پوتیان ذوالفروض نہون۔ اگر پوتی یا پوتیان ذوالفروض ہون تو باقی ترکہ لڑکے کو

+ لڑکا۔ مصنف شریف نے اپنی شرح مین اس موقعہ پر غلام کا لفظ استعمال کیا ہے جس سے اوس کی مُراد بہائی اور چچا کا بیٹا دونون ہین یا ان دونون مین سے کسی کا بیٹا۔ شاماچرن سرکار۔

۲۲ صرف بطور عصوبت ملیگا ۔

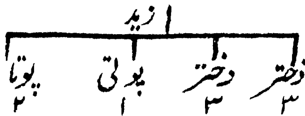
زید
پوتی | پڑپوتی | سکڑپوتا

اس مثال مین پوتی و پڑپوتی دونون صاحب فرض ہین اسواسطے ان کو ½ ⅙ باقی ⅓ بطور عصوبت ترکہ ملا باقی ⅓ لڑکیکو بطور عصوبت ملیگا ۔

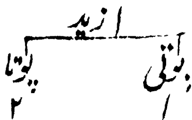
زید ۹
دختر ۳ | دختر ۳ | پڑپوتی ۱ | سکڑپوتا ۲

ترکہ ۹ حصوں مین منقسم کرنا چاہئے کیونکہ دو دختران کو ⅔ ترکہ ملیگا اور باقی ایک ثلث پڑپوتی و سکڑپوتی کو باقاعدہ دیا جائیگا ۔

اگر پوتیان ذوالفرض نہون تو لڑکا خواہ درجہ مین مساوی ہو خواہ نیچے پوتیونکو عصبہ بنا دیگا اس صورت مین ایک لڑکا دو عورتون کے برابر ہوتا ہے ۔



اگر لڑکا پوتی یا پوتیون کے ہم درجہ ہو تو گو پوتیان ذوالفرض ہی ہون مگر لڑکی کے ساتھ وہ عصبہ بن جائینگے ۔



اگر اولاد پسر مین لڑکا درجہ مین اعلیٰ ہو تو وہ اپنے سے فروتر درجہ کی پوتیون کو عصبہ نہین بنا سکتا۔ مثلاً پوتا اور پڑپوتی ۔ پس پوتا کل ترکہ کا مالک ہے پڑپوتی بالکل ساقط ہوجائیگی ۔

دفعہ ۱۹ ۔ اگر ایک شخص کے ایک بیٹے کی اولاد سے تین پوتیان بعض اعلےٰ اور بعض اسفل درجہ کی ہون ۔

اور دوسرے بیٹے کی اولاد سے تین پڑپوتیاں بعض اعلےٰ اور بعض اسفل ہون اور تیسرے بیٹے کی اولاد سے تین سکڑپوتیان بعض

مسئلہ تشبیب

اعلےٰ اور بعض اسفل درجہ کی تفصیل مسئلہ تشبیب اس طرح پر ہون

اس مسئلہ میں سعیدن زید کی پوتی فریق اول مین سب سے اعلے ہے (کیونکہ سعیدن اور متوفی مین صرف ایک پشت کا فرق ہے یعنے زید کے بیٹے کی بیٹی) دوسرے اور تیسرے فریق مین کوی لڑکی اسکے مقابل یا ہم درجہ نہین ہے۔

فریق اول مین وسطی لڑکی حمیدن دوسرے فریق کی اعلی لڑکی ذکریا بیگم کے مقابل و ہمدرجہ ہے۔ (کیونکہ حمیدن اور ذکریا بیگم مین دو پشت کا فرق ہے یعنے زید کے پوتے کی بیٹی) فریق اول مین اسفل لڑکی نصیرن دوسرے فریق کی وسطی لڑکی لطیفن اور تیسرے فریق کی اعلی لڑکی نظیر خانم کی ہمدرجہ ہے (کیونکہ متوفی سے تین پشت کا بعد ہے)

فریق ثانی کی اسفل لڑکی امراو بیگم فریق ثالث کی وسطی لڑکی رحیما سے مقابل اور ہمدرجہ ہے (کیونکہ متوفی سے چار پشت کا فرق ہے)

۲۴ فریق سوم کی اسفل لڑکی وحیدن سب سے پست تر ہے اور اسکے مقابل یا ہمدرجہ کوی لڑکی نہین ہے - (کیونکہ وحیدن پانچوین پشت مین ہے اور اس شجرہ مین ایسی کوی لڑکی نہین ہے جو پانچ پشت کے بعد پر ہو-)

مسئلہ تشبیب

اب جاننا چاہیئے کہ سعیدن سب سے اعلی لڑکی کو ایک نصف ترکہ ملیگا (کیونکہ بعدم موجودگی صلبی بیٹی کی زید کی پوتی اوسکے قایم مقام ہوی) فریق اوّل کی وسطی لڑکی حمیدن اور فریق ثانی کی اعلی لڑکی ذکریا بیگم کو ۱/۶ (یعنے دو ثلث کی تکملہ کیواسطے) دینا چاہیئے -

باقی لڑکیون کو کچھ نہین ملیگا تا وقتیکہ ان سے نیچے یا ان کے ہمدرجہ کا کوی لڑکا نہو جو کہ انکو عصبہ بنادے - اور اس لڑکے سے اسفل لڑکیان ساقط ہو جائینگی - (کیونکہ لڑکا صرف اون لڑکیون کو عصبہ بناتا ہے جو اوس کے ہم درجہ ہون یا اوس سے اعلی ہون) شریفی -

فی تشبیب

تشبیب - عربی میں عورتوں کی توصیف اور ایام شباب کے ذکر کو تشبیب کہتے ہین چونکہ اس مسئلہ مین بھی عورتون کا ذکر ہے اسواسطے اسکا نام بھی مسئلہ تشبیب رکھا گیا - دوسری وجہ اکثر شعرا قصیدہ کے شروع مین معشوقہ کی تعریف اور حسن کی نزاکت لکھا کرتے ہین اوسکو بھی شعرا کی اصطلاح مین تشبیب کہتے ہین - اور اوس ذکر اور نزاکت کے سننے کے سامعین نہایت مشتاق رہتے ہین چونکہ علم فرایض کے شایقین بھی اس مسئلہ کے سمجھنے کیواسطے نہایت مشتاق رہتے ہین اسواسطے بھی اسکا نام مسئلہ تشبیب رکھا گیا - شریفی -

وضاحت " بعض اعلی اور بعض اسفل " کی اس طرح پر ہو سکتی ہے کہ زید مورث اعلی فوت ہو گیا اور اوسکے تین بیٹے - عمر - خالد - بکر - بھی اوسکی حیات مین فوت ہو گئے عمر نے تین لڑکیان بترتیب ذیل چھوڑین ۱ - دختر عمر - ۲ دختر پسر عمر - ۳ دختر

حل مسئلہ تشبیب

نبیرہ عمر اسکا نام فریق اوّل رکھا گیا۔
بکر نے بہی تین لڑکیان بترتیب ذیل چہوڑین۔ ۱۔ دختر پسر بکر۔ ۲۔ دختر نبیرہ بکر
۳۔ دختر پسر نبیرہ بکر۔ اسکا نام فریق دوم رکھا گیا۔
خالد نے بہی تین لڑکیان چھوڑین۔ ۱ دختر نبیرہ خالد۔ ۲ دختر پسر نبیرہ خالد۔
۳ دختر نبیرہ نبیرہ خالد۔ اسکا نام فریق سوم رکھا گیا۔ حاشیہ شریفی۔

اس مسئلہ مین زید کی کوی صلبی بیٹی موجود نہین ہے پس دختر پسر قایم مقام دختر صلبی کے ہوی اور پڑپوتیان پوتی کی قایم مقام ہوئین۔ باقی لڑکیون کو کچہہ استحقاق حاصل نہین ہی تاوقتیکہ کوی لڑکا اونکے ہمدرجہ یا اسفل درجہ کا اونکو عصبہ نبادے شریفی
لا شئ للسفلیات الا ان یکون معھن غلام فیعصبھن من کانت بحذایہ ومن کانت فوقہ ممن لم یکن ذات سھم۔
یعنے باقیماندہ لڑکیونکو جو شمار مین چہہ ہین کچہہ نہین ملیگا کیونکہ جب دو ثلث جو حصہ مفرر ہے (پوتی کو ۱/۲ اور دو پڑپوتیون کو ۱/۶) ملگیا تو نیچے کے درجہ کی لڑکیان ساقط ہوجاینگی۔ کیونکہ نہ وہ ذوالفرض ہین نہ عصبہ پس قطعاً ترکہ کے مستحق نہین ہوسکتین +
لیکن اگر ان لڑکیون کے ساتھہ کوی لڑکا ہو تو وہ لڑکا اپنے ہم درجہ اور اعلے

حقیقت مین دختران پسر کا بیان نہایت مغلق اور پیچیدہ ہی اور اوس سے زیادہ تشریح اور توضیح محال ہے ایک مثال کا لکھدینا جس سے یہ بات معلوم ہو کہ لڑکا کسطرح اعلے اور اسفل درجہ کا کن صورتون مین لڑکیون کو عصبہ بناتا ہی اور کیونکر اونکو حقہ ملتا ہے نسبت خالص قاعدہ بیان کرنیکے اوز بہی زیادہ مفید معلوم ہوتا ہی پس ہم اس موقع پر مسئلہ تشبیب کا چند صورتون سے حل کرنا اور اوسکے مختلف حالات کا بیان کرنا نہایت مفید جانتے ہین اسواسطے بابو شاما چرن سرکار او مصنف شریف کی تقلید کرنی ضرور ہے۔

۲۶ لڑکیون کو عصبہ بنا دیگا۔ اگر کوی لڑکی صاحب فرض ہو اور اوس سے لڑکا درجہ
مین نیچی ہو تو وہ اوس لڑکی کو عصبہ نہین بنا سکتا بلکہ لڑکا صرف اوسی لڑکی کو حل مسئلہ تشبیب
عصبہ بنا دیگا جو نہ صاحب فرض ہو اور نہ عصبہ ہو لیکن اوس لڑکے سے ہی نیچے
درجہ مین نہو اگر لڑکا لڑکی ہم درجہ ہون تو گو لڑکی صاحب فرض ہی ہو مگر عام
قاعدہ یہ ہے کہ لڑکی کے ساتھ وہ عصبہ بن جاویگی۔ شریفی

اس مسئلہ مین سعیدن چونکہ سب سے اعلی اور صاحب فرض ہے اسواسطے وہ $\frac{۱}{۲}$ نصف کی مستحق ہے۔ حمیدن اور ذکریا بیگم $\frac{۱}{۶}$ کی مستحق ہین۔

(اور یہ شرط کہ صاحب فرض عصبہ نہو گی صرف اوس لڑکی کیواسطے ہے جو لڑکے سے درجہ مین اعلی ہو جیسے سعیدن۔)

اب فرض کرو کہ فریق اول مین ایک اسفل لڑکا عمر نامی زندہ ہے اور وہ نصیرن کا جو فریق اوّل مین اسفل لڑکی ہے حقیقی بھای ہے اور لطیفن اور نظیر خانم کا چچازاد بھای پس باقیماندہ ترکہ یعنے $\frac{۱}{۳}$ پانچ حصّون مین اسطرح پر منقسم ہوگا۔ عمر کو دو حصّہ اور نصیرن۔ لطیفن اور نظیر خانم کو جو اوسکی ہمدرجہ ہین ایک ایک سہام ملیگا تین آخری لڑکیان بالکل ساقط ہو جاینگی۔

$\frac{۱}{۳}$ و $\frac{۱}{۶}$ × ۲ = $\frac{۱}{۱۲}$ و $\frac{۱}{۵}$ × ۳ = $\frac{۱}{۱۵}$ ۔ $\frac{۱}{۲}$ و $\frac{۱}{۱۲}$ و $\frac{۱}{۱۵}$ لے ۳

۲ و ۴ و ۵ لے ۲

۱ و ۲ و ۵

۲ × ۵ × ۲ × ۳ = ۶۰ — ۶۰ ÷ $\frac{۱}{۱۵}$ = ۴ حصّہ

۶۰ ÷ $\frac{۱}{۲}$ = ۳۰ حصّہ سعیدن — ۶۰ ÷ $\frac{۱}{۱۵}$ = ۴ حصّہ

۶۰ ÷ $\frac{۱}{۱۲}$ = ۵ حصّہ حمیدن — ۶۰ ÷ $\frac{۱}{۱۵}$ = ۴ حصّہ

۶۰ ÷ $\frac{۱}{۱۲}$ = $\frac{۵}{۴۰}$ حصہ ذکریا بیگم — ۶۰ ÷ $\frac{۲}{۱۵}$ = $\frac{۸}{۲۰}$ حصہ عمر

۲۷ اگر فرض کیا جاوے کہ عمر فریق ثانی کی اسفل لڑکی امراؤ بیگم کا بھای ہے تو
مثلہ تشبیب باقی ترکہ بموجب قاعدہ مسطورہ ۷ حصوں مین تقسیم کیا جائیگا - کیونکہ تین لڑکیان
نصیرن - لطیفن - نظیر خانم - عمر سے اعلی درجہ کی ہین - اور دو لڑکیان امراؤ بیگم
اور رحیما عمر کی حقیقی اور چچازاد بہن ہین پس یہ پانچون بوجہ عمر کے عصبہ بن گئین
اور سعیدن - حمیدن - ذکریا بیگم - بدستور ذوالفروض ہین -

جملہ حصص یہ ہین $\frac{1}{2}$ و $\frac{1}{12}$ و $\frac{1}{12}$ = ۸۴

حصہ سعیدن $\frac{۸۴}{۲}$ = ۴۲

حصہ حمیدن $\frac{۸۴}{۱۲}$ = ۷

حصہ ذکریا بیگم $\frac{۸۴}{۱۲}$ = ۷

اگر فرض کیا جاوے کہ عمر فریق سوم کی اسفل لڑکی وحیدن کا بھای ہے تو
باقی ترکہ ۸ حصوں مین بقاعدہ مذکورہ تقسیم کرنا چاہئے -
لیکن اگر فریق اول مین عمر سعیدن کا بھای فرض کیا جاوے تو اس صورت مین
کل ترکہ ۳ حصوں مین منقسم ہوگا باقی لڑکیان ساقط ہو جائینگی - کیونکہ عصبات
مین قریب تر وارث کو ترجیح ہے - اور اگر عمر فریق اول کی وسطی لڑکی حمیدن کا بھای
فرض کرلیا جاوے تو اس صورت مین سعیدن بدستور صاحب فرض رہیگی اور
$\frac{1}{2}$ کی مستحق ہوگی باقی $\frac{1}{2}$ ترکہ ان مین بقاعدہ مذکورہ تقسیم کرنا چاہئے - ۲ حصہ
عمر کو اور ایک ایک حصہ حمیدن اور ذکریا بیگم کو ملیگا -
اگر فریق ثانی مین ذکریا بیگم علیا لڑکی کا کوئی حقیقی بھای ہو تب بھی یہی قاعدہ
ہے وقس علی ہذا - شرافی -

حقیقی بہن **دفعہ ۲۰** - صرف ایک حقیقی بہن ایک نصف ترکہ کی $\frac{1}{2}$
مستحق ہے اور دو یا دو سے زیادہ کو $\frac{2}{3}$ ملتا ہے بشرطیکہ متوفی کا باپ

۲۸ دادا - بیٹا - بیٹی - پوتا - پوتی کوی بہی زندہ نہو حقیقی بہائیون کے ساتھ بہنین عصبہ بن جاتی ہین (اس صورت مین ایک مرد دو عورتون کے مساوی ہوتا ہے) مثلاً ایک بہای اور ایک بہن ہے تو کل ۳ ا سہمین شمار کیجاینگی -) اور اس صورت مین اون کو حصہ بطور فرض کے نہین ملتا بلکہ بطریق عصوبت کے باقیماندہ حصہ جو بیٹون یا پوتیون کے دینے کے بعد بچ رہتا ہے اونکو دیا جاتا ہے -

بہائیون بیٹیون - پوتیون اور بہنون کو جو مصنف نے جمع کے صیغہ مین لکہا ہے اوس سے واحد اور جمع دونون مراد ہین - پس ایک حقیقی بہای یا ایک بیٹی وغیرہ کے ساتھ ایک یا زیادہ حقیقی بہن عصبہ ہو جائیگی -

مصنف شریف نے پانچ طریقہ حقیقی بہنون کے توریث کے بیان کئے ہین

۱- ایک حقیقی بہن کو ½ دو یا دو سے زیادہ کو مجمعتا ⅔ دیا جائیگا - ۳ بہنین اپنے بہائیون کے ساتھ عصبہ بن جاتی ہین اس صورت مین عام قاعدہ ہے کہ عورت کو مرد کے حصہ سے نصف ملتا ہے - ان تین طریقون مین یہ شرط ہے کہ متوفی کی اولاد یا اوسکے پسر کی اولاد گو کتنی ہی نیچی ہو نہو - ۴ بیٹیون اور پوتیون کے ساتھ بہنین عصبہ بن جائینگی اور بیٹیون یا پوتیون کو جیسی کہ صورت ہو حصہ معینہ دیکر جو کچھہ باقی رہے گا وہ بہنونکو ملیگا - ۵ باپ یا جد حقیقی کی موجودگی مین بہنین بالکل ساقط ہو جاتی ہین اور اسیطرح بیٹے یا پوتے وغیرہ کی موجودگی مین بہی بہنین ساقط ہو جاتی ہین - ۶ بیٹون اور پوتیون کے ساتھ بہنین عصبہ بن جاوینگی اور اونکو ترکہ بطریق عصوبت ملیگا -

علاتی بہن **دفعہ ۲۱** - صرف ایک علاتی بہن ½ ترکہ کی مستحق ہے اور دو یا دو سے زیادہ کو ⅔ ملتا ہے بشرطیکہ متوفی کا باپ - دادا - حقیقی بہن

بیٹا - بیٹی - پوتا - پوتی - کوی ہی نہو -
ایک حقیقی بہن کے ساتھ علاتی بہنون کو ۱/۶ دوثلث کی تکملہ کیواسطے دیا جایئگا - اور حقیقی بہنون کی موجودگی مین علاتی بہن بالکل ساقط ہوجاتی ہین تاوقتیکہ کوی علاتی بہای نہو جوکہ اونکو عصبہ کردے پس حقیقی بہنون کو ۲/۳ دیکر باقی ماندہ علاتی بہای بہنون کو بقاعدہ مذکورہ دینا چاہئے -
اسیطرح علاتی بہنین متوفی کی بیٹیون اور پوتیون کے ساتھہ ہی عصبہ بن جاتی ہین -
قاعدہ بہای بہن سوتیلے
دفعہ ۲۲ - حقیقی اور علاتی بہای بہنین متوفی کی بیٹے یا پوتے کی موجودگی مین گو وہ کتنا ہی نیچے درجہ کا ہو اور باپ یا داد کے ساتھ گو وہ کتنا ہی اعلی ہو بالکل ساقط اور محروم ہو جاتی ہین -
بنو الاعیان والعلات کلھم یسقطون بالابن وابن الابن وان سفل وبالاب بالاتفاق وبالجد عند ابی حنیفہ - سراجی -
علاتی بہنین ہی مثل حقیقی بہنون کے ہین اون کے واسطے ، قاعدہ مقرر ہین
۱ - صرف ایک علاتی بہن ۱/۲ ترکہ کی مستحق ہے - ۲ دو یا دو سے زیادہ کو ۲/۳ ملتا ہے بشرطیکہ حقیقی بہن نہو - ۳ - ایک حقیقی بہن کے ساتھ ۱/۶ دوثلث کے پورا کرنیکے واسطے دیا جاتا ہے - ۴ دو حقیقی بہنون کے ساتھ علاتی بہنون کو کچھہ نہین ملتا (کیونکہ جب پورا حصہ یعنی ۲/۳ دوثلث حقیقی بہنون کو ملیگا تو علاتی بہنونکا کچھہ حق نرہا) شریفی - ۵ - تاوقتیکہ ایک ہی علاتی بہای اونکے ساتھ نہو جوکہ اونکو عصبہ بنادے اور اس صورت مین باقیماندہ حصۂ حقیقی بہنونکے دینے کے بعد علاتی بہنون کو بموجب قاعدہ مسطورہ دینا چاہئے - ۶ متوفی کی بیٹیون اور

۲۲۲ پوتیون کے ساتھ عصبہ بن جاوینگی۔ ۷ کل بہای بہن متوفی کے پسر یا پوتے
قاعدہ کی موجودگی مین گو کتنی ہی نیچی ہو بالکل ساقط ہو جاتی ہین اور اسیطرح سے باپ
اور جد حقیقی کی موجودگی مین۔

علاتی بہای بہن نہ صرف انکے ہی سامنے ساقط ہوتی ہین بلکہ حقیقی بہای کے
سامنے بہی ساقط ہو جاتی ہین۔

اخیافی بہای بہن متوفی کے بیٹا بیٹی اور اولاد پسری اور باپ اور دادا کے
ساتھ بالکل ساقط ہو جاتی ہین۔ فتاوی عالمگیری۔

قاعدہ **دفعہ ۲۳۔ علاتی بہای بہن حقیقی بہای کے ساتھ بھی**
علاتی بہای **ساقط ہو جاتی ہین اور جب حقیقی بہن بیٹی یا پوتی کے ساتھ عصبہ**
بہن **بن جاتی ہے تو وہ بھی علاتی بہای بہن کو ساقط کر دیتی ہے [۱]**

(۱) عصبہ مع غیرہ وہ عورت ہے جو دوسری عورتون کے باعث عصبہ بن جاوے
مثلاً حقیقی یا علاتی بہن متوفی کی دختر یا دختر پسر کے ساتھ عصبہ بن جاتی ہے۔
فرض کرو کہ ایک بیٹی اور ایک حقیقی بہن اور ایک علاتی بہن موجود ہین پس اس
صورت مین نصف ترکہ بیٹی کو ملیگا کیونکہ وہ ذوالفرض ہے اور باقی بہن کو کیونکہ
وہ بیٹی کے ساتھ عصبہ بن گئی اور علاتی بہای کو کچھہ نہین ملیگا۔

جسطرح اولاد پسری پسر کی موجودگی مین ساقط ہوتی ہے اوسیطرح حقیقی بہائی
کے سامنے علاتی بہای بہی ساقط ہو جاتا ہی واحد اور جمع یکسان ہین۔

علاتی بہای بہن حقیقی بہائیون کے ساتھ اور نیز بیٹے پوتے باپ اور جد صحیح
کے ساتھ بالکل ساقط ہو جاتی ہین۔ دُرالمختار۔ واحد کا اطلاق جمع پر ہوا ہے
قوت قرابت کو ترجیح ہوتی ہے۔ مثلاً عصبات مین ایک شخص حقیقی مان باپ کا ہو
گو وہ عورت ہی ہو۔ جیسے حقیقی بہن دختر کے ساتھ علاتی بہای پر ترجیح رکھتی ہے

اور حقیقی بھائی علاتی بھائی پر فوقیت رکھتا ہے ۔

ماں

دفعہ ۴۲ ۔ ماں کو ۱/۶ ملتا ہے جب کہ متوفی کی اولاد یا اولاد پسر موجود ہو ۔ اگر دو یا زیادہ بھائی بہن کسی قسم کی ہوں تب بھی ماں کو وہی ۱/۶ ملیگا اگر اشخاص مذکورہ بالا نہوں تو ماں کو کل ترکہ کا ۱/۳ ملیگا

اگر شوہر یا زوجہ اور متوفی کی ماں باپ موجود ہوں تو ماں کو باقیماندہ ترکہ کا ۱/۳ ملیگا ۔ اگر بجائے باپ کے دادا ہو تو ثلث کل ملیگا ۔

سوتیلی ماں

ماں سے حقیقی ماں مراد ہے جس سے متوفی پیدا ہوا ہو نہ سوتیلی ماں اور سوتیلی ماں باپ کی زوجہ ہے پس جو حقوق کہ حقیقی ماں کو حاصل ہیں وہ سوتیلی کو حاصل نہیں ہوسکتی ۔

ماں کا حصہ ۱/۶ ہے جبکہ بیٹا بیٹی ۔ یا پوتا ۔ پوتی ۔ یا پڑپوتا ۔ پڑپوتی وغیرہ موجود ہوں یا دو یا زیادہ بھائی بہن خواہ حقیقی خواہ علاتی خواہ اخیافی کسی قسم کی موجود ہوں ۔ ماں کو ثلث باقی ملتا ہے جبکہ متوفی نے شوہر یا زوجہ اور ماں باپ حقیقی چھوڑے ہوں کیونکہ اس صورت میں شوہر ۱/۲ کا حقدار ہے اور زوجہ ۱/۴ کی اگر ماں کو ۱/۳ دیا جاوے تو باپ کے واسطے یا ۱/۶ یا ۵/۱۲ باقی رہتا ہے حالانکہ عام قاعدہ ہے کہ مذکر کو انثی کی نسبت دوچند حصہ ملتا ہے جبکہ وہ دونو وارث ہوں پس بخیال نقض قاعدہ ماں کا حصہ کم کر دیا گیا یعنے شوہر یا زوجہ کو جیسی کہ صورت ہو حصہ معینہ دیکر باقیماندہ کا ۱/۳ ماں کو دیا جائیگا اور باپ کو ۲/۳ کیونکہ ماں باپ عصبہ بن گئے پس باپ دوچند حصہ کا مستحق ہے ۔ مسٹر بیلی ۔

اور سب صورتوں میں ماں کو ۱/۳ یعنی ثلث کل ملیگا جبکہ اولاد یا اولاد پسری گو کتنی ہی نیچے درجہ کی ہو موجود نہو ۔ اگر شوہر یا زوجہ اور ماں اور جد صحیح متوفی موجود ہو تو بھی ماں کو کل ترکہ کا ثلث ملیگا ۔

۴۲ **دفعہ ۲۵** - جدۂ صحیحہ ایکسدس ⅙ حصہ کی مستحق ہے اگر دو یا زیادہ ہون تو بھی وہ ہی ⅙ بالمساوی اونکو ملیگا - مگر یہ ضرور ہے کہ وہ سب آپسمین ہمدرجہ ہون لیکن دونون قسم کی جدات یعنی پدری و مادری متوفی کی حقیقی مان کی موجودگی مین بالکل ساقط ہوجاتی ہین جدہ

دفعہ ۲۶ - اسیطرح پدری جدات متوفی کے باپ اور جدصحیح کے سامنے بھی بالکل ساقط اور محجوب ہوجائینگے سوائے باپ کے مان یعنی دادی کے (اور نیز اعلیٰ تر ین درجہ کی) جو کہ بواسطہ جد کے واسطہ دار نہو جد کے ساتھ وارث ہوگی -

جدۂ صحیحہ کی شرط اسواسطے کی گئی کہ جدہ فاسدہ ذوالارحام مین داخل ہے اور جدۂ صحیحہ ذوالفروض مین ہے جدہ صحیحہ وہ ہے جو کہ متوفی کے رشتہ کے سلسلہ مین جد فاسد واسطہ دار نہو - اور جد فاسدہ وہ مذکر ہے جو متوفی اور اوس کے درمیان ایک عورت وسطہ دار ہو - مثلاً نانا کی مان یعنے مان کے باپ کی مان چونکہ مان کا باپ جد فاسد ہے پس اوسکی مان بھی جدہ فاسدہ ہے اسیواسطے ذولارحام مین شمار کئے جاتے ہین -

ہمدرجہ کی شرط اسواسطے ہے کہ جدہ قریبہ جدہ بعیدہ کو محروم اور ساقط کردیتی ہے - جدات کی چند قسمین - پدری - مادری - جدہ فاسدہ اور جدۂ ذی قرابتین ہر ایک کی تفصیل اس موقعہ پر ضروری ہے -

پدری جدات - دادی - پڑدادی - سکڑدادی وغیرہ گو کتنے ہی اعلیٰ ہو

پدری جدات - دادی کی ما - پڑدادی کی ما - سکڑدادی کی ما وغیرہ -

ا مثلاً پڑدادا کی ساتھ کیونکہ دادی کا رشتہ دادی کے وسیلہ سے نہین ہے بلکہ وہ دادی کی بہ رو ہے اسی طرح پڑدادی پڑدادا کی جورو ہے پس وہ اوس کے ساتھ وارث ہوگی -

۳۴ مادری جدات ۔ نانی ۔ پڑنانی ۔ سکڑنانی وغیرہ۔ یہ سب صاحب فرض ہیں ۔

جدہ

قاعدہ عربی میں جدہ صحیحہ کی شناخت کا ایک آسان قاعدہ یہ لکھا ہے کہ اگر باپ دو عورتون کے درمیان داخل نہووے تو جدہ صحیحہ ہے ورنہ نہین مثلاً مان کی باپ کی مان وغیرہ جدہ فاسدہ ہین کیونکہ باپ کا لفظ درمیان واقع ہے ۔ اور جد صحیح کی شناخت یہ ہے کہ جد بواسطہ مونث کے متوفی سے واسطہ نرکھتا ہو مثلاً مان کا باپ یا اوسکا باپ وغیرہ اجداد فاسد ہین ۔ دادی کا باپ بہی جد فاسد ہے ۔ عام قاعدہ ہے کہ واسطہ کی موجودگی مین ذی الوسطہ مستحق ترکہ نہین ہوسکتا۔ مثلاً بیٹا اور پوتا پس بیٹے کی موجودگی مین پوتا وارث نہین ہوسکتا اسیطرح باپ کی موجودگی مین باپ کی مان یعنی دادی وغیرہ بہی ساقط ہوجاتی ہین ۔ کیونکہ دادی کا رشتہ بوجہ باپ کے ہے ۔ پس باپ کی موجودگی مین دادی کا کچھہ حق نہین ہے اسیطرح داداکی موجودگی مین داداکی مان بہی ساقط ہونی چاہیئے اور خود دادی داداکی موجودگی مین اور پڑداد پڑدادی کی موجودگی مین اسواسطے ساقط نہین ہوسکتی کہ وہ دادا اور پڑدادا کی جورو ہے چونکہ دادی کا رشتہ دادا سے اور پڑدادی کا پڑدادا سے بوسیلہ دادا اور پڑدادا کے نہین ہے بلکہ وہ خود دونون کی زوجگان ہین اسواسطے وہ اون کے ساتھ وارث ہونگے ۔ لیکن دادا کی موجودگی مین پڑدادی ساقط ہوجایگی کیونکہ دادا کے وسیلہ سے متوفی سے رشتہ رکھتی ہے ۔

یہ قاعدہ (مسقوط جدات کا) اوسصورت مین ہے جبکہ متوفی سے ایک پشت کا فرق ہو ۔ اگر دو پشت کا فرق ہوگا تو دو جدات وارث ہونگی اور اگر تین پشت کا فرق ہوگا تو تین جدات وارث ہونگے ۔

دفعہ ۲۷ - مادری جدہ باپ اور جد کی موجودگی مین ساقط نہین ۴۴
ہوگی اور وہ ہی ۱/۶ باپ یا جد کے ساتھ جیسی کہ صورت ہو اوسکو ملیگا ری جدہ

دفعہ ۲۸ - جسقدر اجداد کا بُعد بڑہتا جائیگا اوسیقدر پدری جدات کی تعداد جو اوسکے ساتھ وارث ہونگی بڑہتی جائیگی فرض کرو کہ جد کا بُعد تین پشت کا ہے تو اس صورت مین تین جدات اوسکے ساتھ وارث ہونگی - مثلاً سکڑ دادا یہان جد کا بُعد تین پشت کا ہے تو تین پدری جدات مساوی درجہ حسب ذیل وارث ہونگی - ۶ × ۳ = ۱۸ سکڑ دادا ۱۵
سکڑ دادی - پڑدادی کی ما - سکڑ دادی کی مان -

باپکی مان کی مان کی مان	باپ کے باپکی مان کی مان	باپکے باپکے باپکی مان	باپکے باپ کے باپ کا باپ
۱۵/۱۸	۱/۱۸	۱/۱۸	۱/۱۸

عینی شرح کنز مین جدات کثیر التعداد متساوی الدرجہ کی شناخت کے واسطے یہ قاعدہ لکھا ہے کہ جسقدر درجہ کی جدات صحیحہ متساوی الدرجہ دریافت کرنی منظور ہون اوسیقدر مان کا لفظ لکھکر اوّل مان کی جگہ باپ کا لفظ لکھدو یہانتک کہ آخر مین صرف ایک مان رہجاے -

دفعہ ۲۹ - جدہ قریبہ (خواہ پدری ہو خواہ مادری) جدہ بعیدہ کو (خواہ پدری ہو خواہ مادری) بالکل محجوب و ساقط کر دے گی گو وہ خود وارث ہو یا نہو -

جد قریبہ پدری خواہ مادری مسقط جدہ درجہ بعیدہ کی ہوگی گو وہ خود محجوب ہو یا وارث ہو - مثلاً

وارث کی مثال

دادی - پڑنانی - یا نانی اور دادی کی مان پس ہر دو مثال مین

۳۵ دادی و نانی چونکہ قریب ہین اسواسطے خود تنہا وہی ترکہ کی مستحق ہے پڑنانی گویا دادی کو مان کا کچھہ حق نہین ہے۔

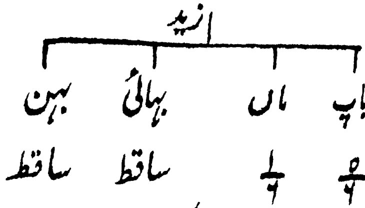
جدہ

محجوب کی مثال

زید

باپ	دادی	پڑنانی
	محجوب	ساقط

اس مثال مین گو کہ دادی بوجہ موجود ہونے پدر متوفی کے محجوب ہے لیکن پڑنانی کو ساقط اور محجوب کردے گی کیونکہ پڑنانی اوس سے درجہ مین دور ہے۔ کُل ترکہ کا وارث صرف باپ ہوگا۔ جسطرح باپ اور دو بھای بہن کی موجودگی مین مان کو $\frac{1}{6}$ ملتا ہی حالانکہ خود بھای بہن باپ کے سامنے ساقط ہو جاتے ہین اسیطرح اس قاعدہ کو بھی سمجھنا چاہئے۔ اگر بھائی بہن نہوتے تو مان کو $\frac{1}{3}$ ملتا۔



دفعہ ۳۰ اگر دو یا زیادہ جدات ہون اور ایک ان مین سے صرف قرابت واحدہ رکھتی ہو جیسی دادی کی مان اور دوسری دو یا زیادہ رشتہ رکھتی ہو جیسی نانی جو کہ اس مثال مین دادا کی مان بھی ہوتی ہے پس وہی $\frac{1}{6}$ ان دونون کو بالمساوی دیا جائیگا۔ قرابت کا کچھہ لحاظ نہوگا۔



اس مثال مین مسماۃ زینب کی زید اور عمر بیٹے پوتے ہین اور فاطمہ بیٹی اور سلیمہ نواسی ہے زینب نے اپنے پوتے عمر کا نکاح سلیمہ سے کردیا اور بکر اوس سے پیدا ہوا کلثوم کی ایک دختر مریم ہے اور اوسکا نکاح زینب کے لڑکے زید سے ہوا اور عمر اوس سے پیدا ہوا پس زینب کے دو قرابت ہین یعنی بکر کے باپ کے باپ کی مان ہے اور نیز بکر کی مان کی مان کی مان ہے۔ اور کلثوم صرف ایک رشتہ رکھتی ہے کیونکہ وہ بکر کے باپ کی مان کی ما ہے پس زینب اور کلثوم کو $\frac{1}{2}$ بالمساوی ملیگا۔

اگر ایک جدہ صرف ایک رشتہ رکھتی ہو اور دوسری جدہ تین وجوہ سے قرابت رکھتی ہو تو بھی وہ ہی $\frac{1}{2}$ دونون کو ملیگا۔ مثلاً۔

باب ۴

عصبات

عصبہ کے لغوی معنی رگ پے عصب اور پٹہ کے ہین اور اس سے رشتہ نسل اور قرابت مراد ہے۔ اصطلاحاً۔ عصبہ کا لفظ اون رشتہ دارون پر حاوی ہے جو ذوالفروض کے حصۂ معینہ دینے کے بعد باقیماندہ کے مستحق ہوتے ہین۔ اور وہ ذوالفروض ایسے ہون جو عصبہ نہین بن سکتے مثلاً جورو۔ خاوند۔ مان جدہ صحیحہ اخیافی بھائی بہن اگر ذوالفروض نہون تو عصبات کل ترکہ کے مستحق ہوتے ہین

دفعہ ۱۳۱۔ عصبات کی دو قسم ہین۔ ۱ عصبہ نسبیہ۔

۳۷

۲- عصبہ سببیہ (۱)

دفعہ ۳۲ - عصبات نسبیہ کی تین اقسام ہین - ۱ عصبہ بنفسہ
۲- عصبہ بغیرہ - ۳- عصبہ مع غیرہ -

دفعہ ۳۳ - عصبہ بنفسہی وہ مذکر نسبی ہوتا ہے جو متوفی سے بذات خود یا بواسطہ کسی مرد کے رشتہ رکھتا ہو - شرح فرائض المجمع

(۱) عصبہ سببیہ کا پہلے بیان ہوچکا ہے دفعہ ۱۱۳ معائینہ کرنی چاہئے -

دفعہ ۳۴ عصبات بنفسہ کی چار قسمین ہین - ۱ جزء میّت یعنے متوفی کی اولاد ذکور - ۲- اصل میّت یعنے متوفی کی آباو اجداد گو سلسلہ متصاعدہ مین کتنی ہی بلند ہون ۳- جزء ابیہ یعنے متوفی کے بھای اور انکی اولاد گو سلسلہ متنزلہ مین کتنی ہی پست ہو -
۴- جزء جدہ - یعنے جد کی اولاد گو وہ جد کتنا ہی بلند ہو -

دفعہ ۳۵ - عصبات مین اول زیادہ تر قریب وارث ہوتا ہی اور پھر اوس سے قریب --

قاعدہ

عصبہ بنفسہ وہ مرد ہے کہ متوفی کی طرف منسوب کرنےمین عورت داخل نہو اور وہ کسی دوسرے کے باعث عصبہ نہین ہوتا بلکہ بذات اور بنفس خود عصبہ ہوتا ہے اسیوجہ سے اوس کو عصبہ بنفسہ کہتے ہین - شریفی -

مذکر کی شرط اسواسطے ہے کہ عورتین عصبہ بغیرہ اور عصبہ مع غیرہ ہوتی ہین عصبہ بنفسہ نہین ہوتی -

جس مرد کے رشتہ کے سلسلہ مین عورت واسطہ دار ہوگی تو وہ مرد عصبہ نہین ہوسکتا مثلاً مان کی اولاد یعنے اخیافی بھای بہن کہ یہ ذوالفروض ہین عصبہ نہین ہوسکتے کیونکہ مان واسطہ دار ہے - مان کا باپ اور لڑکی کا بیٹا ذوالارحام مین داخل ہین عصبات نہین

۳۸ قاعدہ بیٹے۔ پوتے

دفعہ ۳۶ - متوفی کی اولاد ذکور مین زیادہ تر قریب بیٹا سب قسم کے عصبات پر مقدم ہے پہر اوسکے بعد اوسکا بیٹا گو کتنا ہی سلسلہ متنزلہ مین فروتر ہو ✣

اِن اقسام اور درجون مین جو کہ عصبات مین شمار کئے گئے ہین اول وہ وارث مستحق ہے جو کہ سب مین زیادہ تر قریب ہے پہر وہ وارث جو اوس سے قریب ہے وارث ہوگا - یعنے بموجب قرب درجہ کے وارث کو مقدم ترجیح حاصل ہے اس سے یہی مراد فروع متوفی سے ہے یعنے متوفی کے بیٹے سب وارثون مین مرجح حق توریث رکہتے ہین پہر اونکے بیٹے گو سلسلہ متنزلہ مین کتنے ہی نیچے ہو جاوین - سراجی

عصبات مین سب مین مقدم اور زیادہ تر قریب متوفی کا بیٹا ہے پہر پوتا پہر سکڑ پوتا۔ گو کتنا ہی فروتر ہو - فتاوی عالمگیری -

✣ - چارون اقسام مین فروع متوفی یعنے اولاد ذکور متوفی جسمین بیٹا پوتا۔ پڑپوتا - سکڑ پوتا وغیرہ داخل ہین - عصبات مین سب پر مقدم ہین پہر اِن مین جو کوی زیادہ تر قریب ہوگا اول وہی مستحق ہوگا مثلاً بیٹا زیادہ تر قریب ہے لیس اول وہی مستحق ہوگا اور اوسکی موجودگی مین پوتے اور سکڑ پوتے کا کچہہ حق نہین ہے - اسیطرح پوتے کی موجودگی مین پڑپوتے کا کچہہ حق نہین ہے - وقس علے ہذا - عصبات مین ہمیشہ پہلے ترتیب کا خیال رکہنا چاہئے پہر قرب و بعد کا اور پہر قوت قرابت کا لحاظ ہونا چاہئے یہ ہی تین بڑے اصول تقسیم ترکہ کے ہین -

دفعہ ۳۷ - پہر اصول متوفی یعنے باپ پہر جد صحیح (گو سلسلہ

ثم اصلہ ای الاب ثم الجد ای اب الاب وان علی -

سر ولیم جونز نے اپنی کتاب مین لفظ ای جو ماقبل اب الاب کے ہی چہوڑ دیا جس سے اوس کے معنی بالکل غلط طور پہ لکہے ہین - یعنے پہر اوسکی اصل یا اوسکا باپ پہر اوسکا دادا اور اونکی اجداد گو کتنی ہی علی ہون - اس فقرہ مین انکے کا لفظ نہ لکہنا چاہئے تہا کیونکہ سراجی مین ایسے لفظ نہین ہے

متصاعدہ مین کتنا ہی اعلی ہو) موجب قرب درجہ کے وارث ہوتا ہے

اگر قسم اول یعنے متوفی کی اولاد ذکور مین پوتا گو کتنا ہی پست تر ہو موجود نہو تو پہر اصول یعنے قسم دوم کے عصبات وارث ہوتے ہین اصول سے مراد باپ پہر دادا - پہر سکڑدادا گو کتنا ہی اعلی ہو مراد ہے - یہ سب بموجب قرب ودرجہ کے وارث ہونگے یعنے اول باپ اگر باپ نہو تو حقیقی دادا وقس علی ہذا - اگر فروع مین کوی بہی زندہ ہوگا تو اصول محض ذوالفرض رہینگے مثلاً -

زید
بیٹا — سکڑدادا

اگر فروع مین بیٹیان یا پوتیان ہون تو اصول ذوالفرض اور عصبہ بن جاوینگے - جیساکہ پہلے بیان ہوچکا ہی

زید
دختر ۱/۲ = ۳ — دختر پسر ۱/۶ = ۱ — دادا ۱/۶ =

باقی ایک بہی دادا کو بطور عصوبت کے ملیگا -

تو دادا کو ۲ سہام ملے ایک یعنے ۱/۶ بطور فرض کے اور ایک باقی بوجہ عصبیت کے

دفعہ ۳۸ - پہر حقیقی بہای - پہر علاتی بہای - پہر حقیقی بہای کی اولاد ذکور پہر علاتی بہای کی اولاد ذکور پہر اسی ترتیب سے اونکی اولاد †

بہای تین قسم کے ہوتے ہین - حقیقی - علاتی - اخیافی ذوالفروض مین ہین

† سوم درجہ کے عصبات مین جز ابیہ یعنے متوفی کے باپ کی اولاد یا متوفی کے بہای اور بہائیون کی اولاد گو کتنی ہی فروتر ہو) داخل ہے -

---

۹ پہر اصل متوفی یعنے باپ جوکہ متوفی کی یا زیادہ بیٹون کے ساتھ عصبہ ہوجاتا ہے اور نیز ذوالفرض بہی رہتا ہی جیساکہ ہم پہلے بیان کرچکے ہین پہر حقیقی دادا یعنی باپ کا باپ گو کتنا ہی اعلی ہو - نانا ذوالارحام مین داخل ہی کیونکہ وہ جد فاسد ہے - در المختار شامی جزء

داخل ہین اور حقیقی اور علاتی عصبات مین شمار کی گئی ہین۔ پس حقیقی بہای اور علاتی بہای اور حقیقی بہای کی اولاد ذکور اور پہر علاتی بہای کی اولاد ذکور سوم قسم کی عصبات مین داخل ہے۔ اِن سب مین اول قرب درجہ پہر قوۃ قرابت کا لحاظ رکہنا چاہیے۔ قاعدہ یہ ہے کہ اگر ورثا مساوی الدرجہ کے ہون تو اونمین قوۃ قرابت کا لحاظ ہوگا۔ مثلاً حقیقی اور علاتی بہای دونو مساوی الدرجہ ہین لیکن قرابت مین کمی وبیشی ہے یعنے حقیقی کو قوۃ ہے کیونکہ وہ ایک ہے ما اور باپ سے ہے اور علاتی ایک ہی باپ سے ہے لیکن مان دوسری ہے اسواسطے حقیقی بہای کو ترجیح حاصل ہے اگر مساوی الدرجہ نہون تو قرب درجہ کا لحاظ رکہنا چاہیے مثلاً علاتی بہای اور حقیقی بہای کا لڑکا۔ پس علاتی بہای چونکہ زیادہ تر قریب ہے اسواسطے اوسکو ترجیح ہے اور حقیقی بہای کا لڑکا چونکہ اوس سے دور ہے اسواسطے وہ ساقط ہوگا۔ ۴۰ قسم سوم

دفعہ ۳۹ - پہر عم حقیقی - پہر عم علاتی - پہر عم حقیقی کے بیٹے پہر عم علاتی کے بیٹے بترتیب صدر - پہر اِن کے بیٹے اسی ترتیب سے پہر متوفی کے باپ کے اعمام حقیقی پہر علاتی پہر اسی ترتیب سے انکی اولاد - فتاوی سراجیہ✝ - قاعدہ ...فی کے اعمام ...را دن کے بیٹے ...پ کے اعمام ...در اونکے بیٹے

✝ پہر متوفی کے دادا کی اولاد یعنی متوفی کے باپ کی حقیقی بہای پہر علاتی بہای پہر باپ کے حقیقی بہای کے بیٹے پہر باپ کے علاتی بہای کے بیٹے گو کتنے ہی فروتر ہون پہر متوفی کے پردادا کی اولاد یعنی متوفی کے باپ کا عم پہر اوسکا بیٹا - دُرالمختار

متوفی کے اعمام اور اونکے بعد متوفی کے باپ کے اعمام اور پہر متوفی کے دادا کے اعمام مین یہ ہی قاعدہ ملحوظ رکہنا چاہیے یعنے اوّل قرب درجہ پہر قوۃ قرابت کا اعتبار کرنا چاہیے پس متوفی کا عم باپ کے عم اور باپ کا عم دادا کے عم سے بوجہ قرب درجہ کے مقدّم ہے اور یہ ہی قاعدہ اِن اقسام کی اولاد مین مرعی رہیگا شیرلعی

۴۱

قاعدہ دادا کے اعمام اور اونکے بیٹے

دفعہ ۴۰ - پھر دادا کے اعمام پھر اونکی اولاد بترتیب مذکورہ گو کتنی ہی فروتر ہو - درالمختار

اشخاص مذکورہ کے ساتھ درثاے ذیل بھی متعلق سمجھنے چاہئین

قاعدہ پڑدادا کے اعمام اور سکڑدادا کے اعمام -

دفعہ ۴۱ - پھر پڑدادا کے باپ کی اولاد پھر سکڑدادا کے باپ کی اولاد - اور اسیطرح بترتیب صعد -

شرع محمدی کے بموجب ایسے شخص کے (جو بلا وصیت فوت ہوا ہو) متوفے کے پڑدادا کی اولاد ذکور داخل عصبات ہے اور وہ لبسقوط متوفی کی حقیقی بہن کی اولاد کے بشرطیکہ وصیت اوسکے حق مین نکی ہو وارث ہوگی -

عصبات مین نہایت ہی قریب بیٹا ہے پھر پوتا پھر اوس سے فروتر گو کتنے ہی نیچے ہو - پھر باپ - پھر دادا - گو کتنا ہی اعلی ہو - پھر حقیقی بہائی - پھر علاتی بہائی پھر حقیقی بہای کا لڑکا - پھر علاتی بہای کا لڑکا - پھر حقیقی عم - پھر علاتی عم - پھر حقیقی عم کا بیٹا - پھر علاتی عم کا بیٹا - پھر باپ کا حقیقی عم - پھر باپ کا علاتی عم - پھر باپ کے حقیقی عم کا بیٹا - پھر باپ کے علاتی عم کا بیٹا - پھر دادا کا عم - پھر اوسکا بیٹا گو کتنا ہی فروتر ہو - فتاوی عالمگیری -

شریفی اور نیز فتاوی عالمگیری مین دادا کی اعمام اور اوس کے فروع کا ذکر ہے پڑدادا کے اعمام کا کچھہ ذکر نہین ہے لیکن ہمارے فاضل مصنف بابو شاما چرن سرکارنے اپنے لکچر مین دفعہ ۴۱ کتاب ہذا کو بطور ضمیمہ دفعہ ۴۰ کے لکھا ہے جس سے اوسکی وضاحت اور تصریح ہوگئی - مسٹر بیلی کے صفحہ ۶۹۱ مین بھی دادا کے اعمام اور اوس کی اولاد کا ذکر کیا گیا ہے -

عصبات بغیرہ

دفعہ ۴۲ - عصبات بغیرہ وہ چہار عورتین ہین کہ جن کا حصّہ نصف

۴۲ اور دو ثلث ⅔ مقرر ہے - یعنی بیٹیان - پوتیان - حقیقی بہنین - علاتی بہنین - انمین سے ہر ایک اپنے بہای کے ساتھہ عصبہ بنجاتی ہے

عصبہ بغیرہ وہ عصبہ ہے جو باعث دوسرے شخص کے عصبہ بن جاوی اور وہ شخص خود عصبہ بنفسہ ہو اور یہ ذوالفروض ہو مثلاً بیٹا اور بیٹی - پس بیٹا عصبہ بنفسہ ہے اور بیٹی ذوالفروض ہے لیکن اپنے بہای کے ساتہہ عصبہ بن گئی

(لفظ بی بغیرہ مین الصاق کے واسطے آیا ہے اور الصاق ملصق اور ملصق بہ کے درمیان بغیر شرکتہ کے نہین ہوسکتا پس ملصق بہ کا عصبہ ہونا ایک لازمی امر ہے) حاشیہ شریفی -

ان مین سے بیٹیان اپنے حقیقی بہائیون کے ساتہہ عصبہ بن جاتی ہین - اسیطرح پوتیان بہی پوتون کے ساتہہ (گو وہ پوتا فروتر ہو) عصبہ بن جاوینگی - حقیقی بہنین اپنے حقیقی بہائیون کے ساتہہ عصبہ بن جاوینگی - اور اسیطرح علاتی بہنین بہی اپنے بہائیون کے ساتہہ عصبہ بن جاوینگی -

(مصنف نے جو بیٹیان پوتیان وغیرہ جمع کے صیغہ مین لکہی ہین اوس سے واحد اور جمع دونو مراد ہین) - وہ عورتین جو ذوالفرض نہین ہین وہ ہرگز اپنے بہائیون کے ساتہہ عصبہ نہین بن سکتی - مثلاً عمہ اور عم - کہ چچا بالکل اور تنہا وارث ہوگا اور عمہ یعنے باپ کی بہن کو کچہہ نہین ملیگا - اسیطرح دختر عم - دختر برادر وغیرہ ذوالفرض نہین ہین اور نہ وہ عصبہ بن سکتی ہین - شریفی

دفعہ ۳۴ - عصبہ مع غیرہ وہ عورتین ہین جو عورتون کے وسیلہ سے عصبہ بن جاتی ہین - عصبات مع غیرہ

عصبہ مع غیرہ مین لفظ ''مع'' (جسکے معنی ساتھ کے ہین) قران یعنے نزدیکی کیواسطے آیا ہے اور قربت بغیر مشارکت کے ہوسکتی ہے پس اس قاعدہ سے

یہ ضرور ہوا کہ وہ عورت جسکے وسیلہ سے عصبہ بنی خود عصبہ نہو بلکہ ذوالفرض ہو مثلاً حقیقی اور علاتی بہنین بیٹی اور پوتی کے ساتھ عصبہ بن جاتی ہین اور خود بیٹی اور پوتی عصبہ نہین ہین بلکہ ذوالفرض ہین پس اول بیٹی یا پوتی کو جیسی کہ صورت ہے انکا حصہ مقرری دیکر باقیماندہ حقیقی بہن یا علاتی بہنون کو دینا چاہیئے کیونکہ عصبہ باقیماندہ کا مستحق ہوتا ہے - واحد کا طلاق جمع پر بہی جایز ہے - ا- امثلہ ذیل ملاحظہ کرلی چاہیئن -

مسئلہ زید

دختر	دختر	دختر پسر	حقیقی بہن	علاتی بہن
ا	ا	ساقط	ا	ساقط

زید کی پوتی بموجودگی ہر دو دختران ساقط ہی اور علاتی بہن کو حقیقی بہن کی موجودگی مین کچھہ نہین ملیگا - دو نو بیٹیونکا حصہ $\frac{2}{3}$ ہے اور باقیماندہ ایک $\frac{1}{3}$ حقیقی بہن کو عصوبتاً ملیگا - پس جایداد کے ۳ حصہ کرکے ایک حصہ حقیقی بہن کو اور ایک ایک حصہ ہر دو دختران کو ملیگا -

ا زید

دختر	دختر پسر	حقیقی بہن	علاتی بہن	علاتی بہای
۳ = $\frac{1}{2}$	ا = $\frac{1}{6}$	۲ = $\frac{1}{3}$	ساقط	ساقط

تنبیہ - معتق وولاء معتق ومکاتب ومدبر ومدبر المدبر اور ذی رحم کا بیان بوجہ عدم ضرورت کے متروک کیا گیا -

۴۴ حجب نقصان

باب ٥

حجب[*] کے بیان مین

فصل ۱ حجب نقصان کے بیان مین

دفعہ ۴۴ - حجب نقصان سے یہ مراد ہے کہ جو حصّہ کسی وارث کو بوجہ وراثت مل سکتا ہو اوس مین بسبب موجود ہونے کسی اور وارث کے کسیقدر نقصان عاید ہو-

دفعہ ۴۵ - حجب نقصان پانچ اشخاص کے واسطے ہے - شوہر - زوجہ مادر - دختر پسر - ہمشیرہ علاتی -

فصل ۲

حجب حرمان

حجب حرمان کے بیان مین

دفعہ ۴۶ - حجب حرمان اوس صورت مین واقع ہوتا ہے جب وارثون مین منجملہ اسباب عدم قابلیّت مثل غلامی وغیرہ کوی سبب موجود ہو یا کوئی ایسا وارث حایل ہو جس کے نہونے کی صورت مین دعویدار کو ترکہ پہنچ سکتا ہو لیکن وہ اسکے توسط کے باعث ورثہ نہین پا سکتا -

دفعہ ۴۷ - حجب حرمان مین دو فریق ہین -

دفعہ ۴۸ - ایک فریق ایسا ہے کہ اسکو کبھی حجب حرمان نہین ہوتا وہ

[*] حجب بالفتح حاے مہملہ وسکون جیم ہے لغوی معنے اسکے منع کرنیکے ہین اصطلاحی معنی اسکے یہ ہین کہ کسی وارث کو بوجود دوسرے وارث کے اوسکے حصّہ مقررہ سے کلًا یا جزًا منع ہو
فی اصطلاح اہل ہذا العلم منع شخص معین عن میراثہ اما کلہ او بعضہ بوجود شخص اخر - شریفی

چھہ اشخاص ہین پسر۔ پدر۔ شوہر۔ دختر۔ مادر۔ زوجہ
گو کہ بعض صورتون مین حجب نقصان ہو جاتا ہے ۔

دفعہ ۹۴ ۔ دوسرا فریق ایسا ہے کہ حجب حرمان بعض صورتون مین اوسکو عاید ہوتا ہے ۔ وہ سوا ے ان چھہ اشخاص کے ہین خواہ عصبات ہون خواہ ذوالفروض کہ یہ اشخاص کبھی وارث ہوتے ہین اور کبھی محجوب بحجب حرمان ہوتے ہین ۔

اس دفعہ سے دو قاعدہ متعلق ہین ۔ اول یہ کہ اگر کوی شخص سوا ے اولاد مادر کے بالواسطہ متوفی کی طرف منسوب ہو اور ذی الواسطہ بھی موجود ہو تو یہ شخص یعنے ذی الواسطہ وارث نہین ہو سکتا اسکی موجودگی مین (یعنے واسطہ کی موجودگی مین) مثلاً بیٹا اور پوتا متوفی کا موجود ہے پس پوتا بموجودگی پسر متوفی کے وارث نہین ہو سکتا اسیطرح ہر ایک جگہ اس قاعدہ پر عمل کرنا چاہئے ۔

مسئلہ

بیٹا	پڑپوتا	باپ	دادا
۵	م	ا	م

مسئلہ

پڑپوتا	دادا	پڑدادا
۵	ا	م

مسئلہ

پڑپوتا	سگڑپوتا	مان	دادی	پڑدادی
۵	م	ا	م	م

مسئلہ

پڑدادا	سگڑدادا	زوجہ
۳	م	ا

وجہ استثنا اولاد ام کی اس قاعدہ سے یہ ہے (اور اولاد ام سے غرض برادران وہمشیرگان اخیافی ہین) حالانکہ اولاد ام ماکی موجودگی مین ترکہ کے مستحق ہوتی ہے ۔ مثلاً ۔ اگر شخص مدلی بہ

مسئلہ

مادر	برادر	ہمشیرہ اخیافی
ا	۴	ا

۶۴ قاعدہ اول

کل ترکہ کا مستحق ہوتا ہو تو مدلی کو اوسکی موجودگی مین کچھہ استحقاق نہین ہے مثلاً۔

مسئلہ				مسئلہ ۶			
پسر بنیرہ	پدر	پسر	جد	بنیرہ	پسر	زوجہ	
م	ا	۵	م	م	۷	ا	

اگر شخص مدلی بہ کل ترکہ کا مستحق نہو مگر اتحاد سبب پایا جاوے (جیسے ما اور نانی یا باپ اور دادا کے مابین اتحاد سبب ہے) پس اس صورت مین بھی مدلی کا کچھہ استحقاق باقی نہین رہتا۔ مثلاً۔

مسئلہ			مسئلہ ۶		
ما	نانی	پسر	باپ	دادا	پسر بنیرہ
ا	م	۵	ا	م	۵ م

اگر اتحاد سبب نہو اور مدلی بہ بھی جمیع ترکہ کا مستحق نہو پس اس صورت مین مدلی بیشک مستحق ترکہ کا ہوگا۔ مثلاً برادران وہمشیرہ ہاے اخیافی اور مادر متوفی۔

مسئلہ ۳/۹ †

ما در	ہمشیرہ اخیافی	برادر اخیافی	برادر اخیافی
	۲ × ۳ = ۶		۱ × ۳ = ۳
۲	۲	۲	۳

اس مثال مین متوفی کی ما جمیع ترکہ کی مستحق نہین ہے اور مدلی بہی اور اولادِ ام مدلی ہے۔ لیکن چونکہ مدلی و مدلی بہ مین اتحاد سبب نہین ہے اس سبب سے

* مدلی صیغہ اسم مفعول کا ادلا سے ہے اسکے معنی انتساب اور توسل کے ہین اور مدلی بہ وہ شخص ہے کہ اوسکے باعث انتساب حاصل ہو اور مدلی وہ ہے کہ منتسب ہووے دوسرے شخص کیطرف مثلاً دادا نسبت میت کی مدلی ہے اور باپ جو کہ وسطہ اور سبب اس نسبت کا ہے مدلی بہ ہے

† قواعد تصحیح ملاحظہ طلب ہین

مدلی کو استحقاق ارث باقی رہا۔

جو شخص قریب ہے وہ مستحق ہوگا نہ بعید جیسا کہ باب عصبات مین مذکور ہوا پس عصبات مین شخص بعید بموجودگی قریب وارث کے محجوب ہوجاتا ہے خواہ اتحاد سبب ہو یا نہو ۔ مثلاً

مثال اتحاد سبب کی

مسئلہ ۲

دختر	دختر	دختر پسر
ا	ا	م

غیر اتحاد کی مثال

مسئلہ ۱

پدر	برادر
ا	م

اسیطرح ذوالفروض مین بھی جبکہ اتحاد سبب ہو شخص قریب وارث ابعد کو محجوب کردیتا ہے مثلاً

مسئلہ ۶

مادر	دادی	پسر
ا	م	م

مسئلہ ۲

دختر	دختر	دختر پسر
ا	ا	م

مسئلہ ۲

ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ علاتی
ا	ا	م

مسئلہ

برادر اخیافی	پدر	جد
م	ا	م

دفعہ ۵۰۔ شخص محروم دوسرے وارث کو محجوب اور محروم الارث نہین کرسکتا ہے ۔ مثلاً

مسئلہ

شوہر	برادر اخیافی	ہمشیرہ اخیافی	پسر کافر
۳	ا	ا	محروم

دفعہ ۵۱ - شخص محجوب الارث دوسرے وارث کو محجوب اور محروم کرسکتا ہے - مثلاً -

مسئلہ

پدر	نانا	پڑنانی
ا	م	م

نانا چونکہ محجوب الارث بسبب پدر رشتوئی کے ہے اسواسطے اوس نے پڑنانی کو محجوب کردیا

باب ٦

مخارج† فروض کے بیان مین

دفعہ ۵۲ - نصف - ربع - ثمن - ثلثان - ثلث - سدس یہ چھہ حصّے قران مین مذکور ہین ✣

† مخارج جمع مخرج ہے (مراد اس سے مواضع خروج ان فروض ستہ کی ہی اعداد سے) مخرج اوسی عدد کو کہتے ہین جس سے کوی کسر یعنی حصّہ مثلاً نصف یا ثلث یا ربع صحیح نکل سکے

✣ فروض ستہ مذکورہ دو قسم ہین - ۱ نصف و ربع و ثمن - ۲ ثلثان و ثلث اور سدس بنا بر تضعیف و تنصیف کے -

پس جو وقت کہ ایک ایک ان فروض ستہ مین سے کسی مسئلہ مین آجاوے تو اوس کے ہمنام کو اوسکا مخرج جاننا چاہئے - مگر نصف کہ اوسکا ہمنام دو ہے ربع کا ہمنام اربع اور ثلث کا ہمنام ثلثہ اور سدس کا ہمنام ستہ اور ثلثان کا ہمنام ثلث و ثمن کا ہمنام ثمان ہی پس اگر ان فروض مین سے تنہا ایک ایک مسایل مین آوے تو او سصورتین مخرج فروض اوسکا ہمنام ہوگا جیسا کہ مثال سے ظاہر ہوا - اور اگر ایک نوع کے فروض مسایل مین شامل ہون مثلاً ایک وارث ثلث کا اور دوسرا سدس و تیسرا ثلثان کا مستحق ہوا ایک شخص ربع کا اور دوسرا ثمن کا مستحق ہو تو اوسصورتین قاعدہ یہ ہے (کہ مسئلہ بڑی عدد سے کرنا چاہئے) چھوٹے حصّہ کے ہمنام کو مخرج فروض جاننا چاہئے مثلاً نصف اور ربع مین چھوٹا عدد ربع ہی پس جس مسئلہ مین یہ دونو یکجا ہون تو مسئلہ یا مخرج فروض چہار سے کہ ہمنام ربع ہی کرنا چاہئے

ہدایت
[...]قاعدہ استخراج
[...]سہام کے باب
[...]ن سراجی کی
[...]لید محض بعض
[...]ق احباب کے
[...] سے کیگئی ہے
[...]ر نہ میری رائے
[...]ن ناظرین اس
[...]ب کے ان چند
[...]سعلن کو جو طریقہ
[...]خراج حصص
[...] باب مین حسب
[...]عدہ سلف
[...] گئے ہین ہرگز
[...]الہ لفرادین
[...]ف قواعد -
[...]خراج سہام
[...]وحصہ جسمین
[...]نہیں طرز سے
[...]حصص نکالنے
[...] قاعدے بیان
[...] گئے ہین پہلے
[...] دیکہ لین اسمین
[...]کہ اون تو جہ
[...] ناظرین زیادہ
[...]لوظ ہونگے

۱۹

دفعہ ۵۳ - اگر ورثا نصف ترکہ کے مستحق ہون تو مسئلہ دو سے کرنا چاہیئے۔ مثلاً

مسئلہ ۲ — شوہر ا ، ہمشیرہ عینی ا — کیونکہ مخرج نصف دو ہے

دفعہ ۵۴ - اگر وارث ربع کا مستحق ہو تو مسئلہ چہار سے ہوگا۔ مثلاً

مسئلہ ۴ — شوہر ا ، پسر ۳ — مخرج چہار ہے۔

مسئلہ ۸/۴ — شوہر ۲ ، پسر ۳ ، پسر کافر ۳ +

۱×۲ = ۲ ۳×۲ = ٦

مخرج چہار ہے اور بعد دینے حصہ شوہر کے تین باقی رہے مگر تین دونون لڑکون پر بلاکسر تقسیم نہین ہوسکتے اسواسطے حسب قاعدہ تصحیح مسئلہ کو (یعنے ۴) کو عدد رؤس مین (یعنے ۲) مین ضرب دیا حاصل ضرب ۸ ہوئے اوسمین ربع یعنے ۲ سہام شوہر کو پہنچے اور ۳ ہر واحد پسر کو*

مسئلہ ۴ — زوجہ ا ، چچا ۳ ، نواسی م — کیونکہ ذوالارحام ہے

دفعہ ۵۵ - اگر وارث ثمن کا مستحق ہو تو اس صورت مین مسئلہ آٹھ سے ہوگا۔ مثلاً

مسئلہ — زوجہ ، پسر — مخرج آٹھ ہے

دفعہ ۵٦ - اگر وارث صرف ثلث کا مستحق ہو پس چونکہ ہمنام ثلث ثلثہ ہے اسواسطے مخرج فروض تین سے ہی ہوگا۔ مثلاً

مسئلہ — مادر ، برادر عینی

مسئلہ — مادر ، عم ۲

دفعہ ۵۷ - اگر ورثا ثلثان کے مستحق ہون تو بھی مسئلہ تین سے ہوگا۔ مثلاً

مسئلہ — دختر ، دختر ، عم ا

* اس مثال مین چونکہ پسر کافر ہے اسواسطے حسب شرع اسلام محروم ہے اور ترکہ سے اسکو کچھ نہین پہنچتا مگر بموجب قانون انگریزی (جسکا حال ہم مفصل بیان کر چکے ہین) چونکہ تبدیل مذہب کی وجہ سے وارث ترکہ سے محروم نہین ہوسکتا اسواسطے پسر دوم کو گو وہ کافر ہی ہوگیا ہو مگر ترکہ کا مستحق ہوگا۔

۵۰ دفعہ ۵۸ - اگر وارث سدس کا مستحق ہو۔ تو مسئلہ چھہ سے ہوگا

دفعہ ۵۹ - اگر ورثا نصف اور ربع کے مستحق ہون پس مخرج فروض چہار ہوگا۔ مثلاً

مسئلہ ۴

دختر بنت	دختر	شوہر
۱	۲	۱

دفعہ ۶۰ - اگر نصف وثمن کے حقدار ہون پس اس صورت مین مخرج فروض آٹھ ہوگا مثلاً

مسئلہ ۸

دختر بیٹے	دختر	زوجہ
۳	۴	۱

دفعہ ۶۱ - اگر ورثا ثلث اور سدس کے مستحق ہون پس مسئلہ چھہ سے ہوگا۔ مثلاً

مسئلہ ۶ ردائی مسئلہ ۳

ہمشیرہ اخیافی	ہمشیرہ	مادر
۱	۱	۱

دفعہ ۶۲ - اگر دو ثلث اور سدس کے حقدار موجود ہون پس مسئلہ ۶ سے کرنا چاہئے۔ مثلاً

مسئلہ ۶ ردائی ۵

ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ	مادر
۲	۲	۱

دفعہ ۶۳ - اگر ثلث اور دو ثلث کے حقدار ہون پس مسئلہ تین سے کرنا چاہئے مثلاً

مسئلہ / ۶

ہمشیرہ اخیافی	ہمشیرہ اخیافی	ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ عینی
۱	۱	۲	۲

دفعہ ۶۴ - اگر نصف ثلثین اور ثلث اور سدس کے ساتھ یا بعض ان فروض کے ساتھ شامل ہوجاوے تو اس صورت مین بھی مسئلہ چھہ سے کرنا چاہئے*

* اگر نوع اول کے فروض مین سے نصف دوسرے نوع کے فروض کے ساتھ شامل ہوجاوے یعنے چند وارث ایسے ہون کہ ایک کا حصہ نصف ہو اور دوسرے کا سدس یا ثلثان یا ثلث خواہ نوع ثانی کے کل یا بعض فروض کے ساتھ شامل ہو تو اس صورت مین قاعدہ یہ ہے کہ مسئلہ چھہ سے کرنا چاہئے۔

مثلاً مسئلہ تعول الی ۷

ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ عینی	شوہر
۲	۲	۳

مسئلہ ردالی ۵

دختر	مادر
۳	۲

مسئلہ ۶ تعول الی ۹

ہمشیرہ اخیافی ہمشیرہ اخیافی	ہمشیرہ عینی ہمشیرہ عینی	شوہر
۲	۴	۳

مسئلہ ۶ عول ۱۰

ہمشیرہ اخیافی	ہمشیرہ اخیافی	ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ عینی	مادر	شوہر
۱	۱		۴	۱	۳

مسئلہ ۶ عول ۸

مادر	ہمشیرہ عینی دو	شوہر
۱	۴	۳

مسئلہ ۶

مادر	ہمشیرہ اخیافی دو	شوہر
۱	۲	۳

دفعہ ۶۵ - اگر ربع ثلثین اور ثلث اور سدس سے یا بعض ان فروض کے ساتھ شامل ہو جاوے پس اس صورت مین مسئلہ ۱۲ سے کرنا چاہیے - مثلاً۔

مسئلہ ۱۲ عول ۱۷

اختین اخیافی	اختین عینی	مادر	زوجہ
۴	۸	۲	۳

مسئلہ ۱۲

ہمشیرہ عینی	دختر	دختر	زوج
۱	۴	۴	۳

مسئلہ ۱۲ ردالی ۵

برادر اخیافی	زوجہ
۲	۳

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳

اختین عینیہ	مادر	زوجہ
۸	۲	۳

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳

ہمشیرہ اخیافی	ہمشیرہ عینی دو	زوجہ
۴	۶	۳

مسئلہ ۱۲ ردالی ۹

۲ ہمشیرہ اخیافی	مادر	زوجہ
۴	۲	۳

دفعہ ۶۶ - اگر ثمن - ثلثین اور ثلث اور سدس ایک مسئلہ مین جمع ہون یا بعض ان فروض کے حقدار موجود ہون پس اس صورت مین مسئلہ ۲۴ سے کرنا چاہیے - مثلاً -

۵۲

۱ مسئلہ ۲۲ ردالی ۲۳

زوجہ	دختر	دختر	مادر
۳	۸	۸	۴

ثمن وثلثین وثلث اور سدس کے حقدار ایک مسئلہ مین جمع ہونے ناممکن ہین گوکہ ابن مسعود کی رائے کے موافق کہ اونکے نزدیک شخص محروم بھی اور وارثون کو محجوب کرتا ہے ممکن ہے مگر دیگر علما جنکے قول پر فتوی دیا جاتا ہے اس قول کو تسلیم نہین کرتے -

مسئلہ ۲۴ عول ۳۱ یہ مثال ازروی ابن مسعود کے لکھی گئی ہے

زوجہ	پسر کافر محروم	مادر	ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ اخیافی	ہمشیرہ اخیافی
۳		۴	۸	۸	۴	۴

مثال اول دفعہ ہذا مین قاعدہ رد پر عمل کرنا چاہئے پس یہ مسئلہ اسطرح ہوگا

مسئلہ ۴۰/۸

باب رد معاینہ کرنا چاہئے

زوجہ	دختر	دختر	مادر
۵	۲۸	۳۵/۲۸	

نقشہ مخارج فروض

[illegible]	نصف — مخارج	نصف — امثلہ	ربع — مخارج	ربع — امثلہ	ثمن — مخارج	ثمن — امثلہ
دو ثلث او ثلث اور سدس	۶	شوہر و مادر دو خواہر حقیقی و دو خواہر اخیافی	۱۲	زوجہ مادر دو خواہر حقیقی دو خواہر اخیافی	۲۴	ممتنع بالاتفاق ہر دو فریق مگر ابن مسعود کی رائے کے مطابق ہوسکتا ہے مگر عمل نہین ہوگا
دو ثلث اور ثلث	۶	شوہر دو ہمشیرہ عینی اور دو ہمشیرہ اخیافی	۱۲	زوجہ دو ہمشیرہ عینی اور دو ہمشیرہ اخیافی	۲۴	ممتنع بالاتفاق مگر نزد ابن مسعود ہوسکتا ہے ابن کافر زوجہ اختین عینیہ اور ہمشیرہ اخیافی دو
دو ثلث اور سدس	۶	شوہر یا ہمشیرہ عینی دو	۱۲	زوجہ مادر دو خواہر عینی	۲۴	زوجہ و مادر
ثلث اور سدس	۶	شوہر ہمشیرہ اخیافی دو اور جدہ صحیحہ	۱۲	زوجہ و جدہ اور دو ہمشیرہ اخیافی	۲۴	ممتنع
ثلثان	۶	شوہر دو ہمشیرہ عینی	۱۲	زوجہ ہمشیرہ عینی دو	۲۴	زوجہ دختر صلبیہ
ثلث	۶	شوہر ہمشیرہ اخیافی دو	۱۲	زوجہ مادر	۲۴	ممنوع
سدس	۶	مادر و دختر	۱۲	زوجہ برادر اخیافی	۲۴	زوجہ - مادر پدر و پسر بالاتفاق

۴۳

اس جدول سے مخارج کسور ہر فرض نوع اول اور نوع دوم کا
جدا جدا اور مشترک معلوم ہو سکتا ہے

نقشہ مخارج فروض

	نصف	ربع	ثمن	ثلثان	ثلث	سدس
نصف	شوہر و ہمشیرہ عینی					
ربع	زوجہ و ہمشیرہ عینی	ناممکن				
ثمن	زوجہ و دختر	ممتنع	ممتنع			
ثلثان	شوہر و دو ہمشیرہ عینی	شوہر و دو دختران	زوجہ و دو دختران	ممتنع		
ثلث	زوج و مادر	زوجہ و مادر	ممتنع	دو ہمشیرہ عینی و دو ہمشیرہ اخیافی	مادر و دو ہمشیرہ اخیافی	
سدس	مادر و دختر	زوجہ و ہمشیرہ اخیافی	زوجہ و مادر و پسر	مادر و دو دختران	مادر و برادر اخیافی	مادر پدر و پسر

باب ۷

دربیان عول*

دفعہ ۶۷ اگر منجملہ چند ذوی الفروض کے ہر شخص حصۂ معین کا مستحق ہو اور ترکہ کو حصص مطلوبہ مین تقسیم کرنے کے بعد معلوم ہو کہ کل

*عول کے لغوی معنی جور اور نقصان اور زیادت اور غلبہ کرنیکے ہین اور اصطلاحی معنے ہین زیادتی ایک جزو کی اجزاے مخرج سے کہ کافی فروض مجتمعہ کو نہو اوسی مخرج پر یعنی جب مخرج مین فروض مجتمعہ کی وفا سے کمی پائی جاے پس اوسی مخرج پر ایک عدد زیادہ کرین کہ فروض مجتمعہ کو وفا کرے اور ایک وارث کے حصہ مین نقصان نہ آوے بلکہ بحسب حصہ رسدی تمام ورثا کے حصص مین کمی ہو جاے پس چھہ کا عول ۷-۸-۹-۱۰ تک جاتا ہے امثلہ ذیل کا معاینہ کرنا چاہئے - مثلاً -

مسئلہ ۶ عول ۷

شوہر	ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ عینی
۳	۲	۲

مسئلہ ۶ عول ۷

شوہر	ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ اخیافی
۳	۳	۱

ورثا کے واسطے سہام کافی نہین ہین تو عدد تقسیم مین افزایش کیجاتی ہے اور اس افزایش کو عول کہتے ہین -

دفعہ ۶۸ - اگر ترکہ کو چھہ حصّون مین تقسیم کرنا منظور ہو اور اسطرح تقسیم کرنے سے جایداد حصّہ دارون کو بلا کسر نہ پہنچ سکے پس چاہئے کہ بجائے چھہ حصّون کے ۷ یا ۸ یا ۹ یا ۱۰ سے جیسی کہ صورت ہو مخرج فروض مقرر کرلین - (ہر ایک صورت کی مثال کا معاینہ کرنا چاہئے) **

دفعہ ۶۹ - اگر ترکہ کو بارہ+ حصّون مین تقسیم کرنا منظور ہو اور اسطرح تقسیم کرنے سے جایداد حصّہ دارون مین بلا کسر نہ پہنچ سکتی ہو تو بجائے بارہ حصّون کے ۱۳ یا ۱۵ یا ۱۷ ہو سکتے ہین -

** مسئلہ ۶ عول ۸

شوہر	ہمشیرہ ہمشیرہ عینی	مادر
۳	۴	۱

مسئلہ ۶ عول ۸

شوہر	ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ ہمشیرہ اخیافی
۳	۳	۲

مسئلہ ۶ عول ۹

شوہر	ہمشیرہ ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ ہمشیرہ اخیافی
۳	۴	۲

مسئلہ ۶ عول ۹

شوہر	ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ ہمشیرہ اخیافی	مادر
۳	۳	۲	۱

مسئلہ ۶ عول ۱۰

شوہر	ہمشیرہ ہمشیرہ علاتی	مادر	ہمشیرہ ہمشیرہ اخیافی
۳	۴	۱	۲

مسئلہ ۶ عول ۱۰

شوہر	ہمشیرہ ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ ہمشیرہ اخیافی	مادر
۳	۴	۲	۱

+ یعنے بارہ کا عول ۱۳ یا ۱۵ یا ۱۷ تک ہو سکتا ہے مثلاً-

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳

زوجہ	ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ اخیافی
۳	۴	۴	۲

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳

زوجہ	ہمشیرہ ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ ہمشیرہ اخیافی
۳	۸	۴

مسئلہ ۱۲ عول ۱۷

زوجہ	ہمشیرہ ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ اخیافی ہمشیرہ اخیافی	مادر
۳	۸	۴	۲

دفعہ ۷۰ - اگر ترکہ کو ۲۴ حصّون مین تقسیم کرنا منظور ہو اور اس طرح تقسیم کرنے سے جایداد حصّہ دارون کو بلا کسر نہ پہنچتی ہو تو بجاے ۲۴ حصّون کے ۲۷ تک بڑہا سکتے ہین مثلاً مسئلہ ۲۴ عول ۲۷

زوجہ دختر دختر - پدر - مادر
۳ ۸ ۸ ۴ ۴

باب ۸

اعداد متماثل اور متداخل کے بیان مین

دفعہ ۷۱ - اعداد متماثل[*] اون دو عددون سے مراد ہے جو باہم مساوی ہون مثلاً ۶ و ۶ و ۳ و ۳

دفعہ ۷۲ - اعداد متداخل[+] اون دو عددون سے مراد ہے کہ کثیر عدد قلیل عدد پر پورا تقسیم ہوجاے مثلاً ۲ و ۶ و دو داخل ہے چہہ مین اسواسطے دو کو اعداد متداخل کہتے ہین -

---

+ نسبت چہار قسم ہے - تماثل - تداخل - توافق - تباین
جب ایک عدد کو دوسرے عدد کے ساتھ نسبت کرین پس اگر وہ عدد عین عدد منسوب الیہ ہو مثلاً تین کو جب تین سے نسبت کرین تو منسوب الیہ عین منسوب ہی اور منسوب عین منسوب الیہ پس اسصورت مین ہر ایک عدد مماثل ایک دوسرے کے ہی اور اس نسبت کو نسبت تماثل کہتے ہین -

+ اگر ایک عدد دوسرے عدد کی نسبت عین وہ عدد نہو پس ضرور ہے کہ ایک عدد ان مین سے کم اور دوسرا زیادہ ہوگا پس اگر اقل العددین اکثر عدد کو فنا کرے دو بار یا زیادہ اور کچھ باقی نہ رہے تو اوسکو محاسبین کی اصطلاح مین متداخل اور اس نسبت کو نسبت تداخل کہتے ہین مثلاً تین اور چہہ اور چودہ ۱۴ اور بارہ ۱۲ -

۵۶ **دفعہ ۴۷** — اعداد متوافق† اون دو عددون سے مراد ہے جنکی تقسیم عدد ثالث سے ہو سکے مثلاً ۸ و ۲۰ عدد ۴ دونوں اعداد کو بلا کسر تقسیم کر سکتا ہے —

+ اگر اقل عدد عدد کثیر کو فنا نکر سکے تو اوس صورت مین دیکھنا چاہئے کہ اگر سوائے عدد واحد کے اور کوی عدد عاد دونوں کا ہو سکتا ہی یا نہین اگر تیسرا عدد دونوں اعداد کا افنا کرنیوالا ہو پس اون دونوں کو متوافق کہتے ہین اور نسبت افنای ثالثی ہر دو عدد کی توافق† کہلاتی ہے مثلا چار و چھہ کہ عدد دو دونوں اعداد کو فنا کرتا ہی یہ دونوں عدد متوافق کہلاینگے اور اِن کے درمیان جو نسبت ہے اوسکو نسبت توافق بالنصف کہین گے اسیطرح سے آٹھ اور بیس کہ رقم چہار دونو کو فنا کرتی ہے اِس توافق کو متوافق ساتھ ایک کسور تسعہ کے کہتے ہین مثلاً متوافق بالنصف یا بالربع یا بالخمس یا بالسدس یا بالسبعہ یا بالثمن یا بالتسعہ

† توافق دو قسم ہے اول اگر عدد ثالث کہ عاد ہر دو اعداد ہے مغایر اقل العددین کے ہے پس اوسکو توافق حقیقی کہتے ہین — دوم اگر عدد ثالث عاد اعم مغایر اور متحد اقل العددین کا ہووین مثلاً چہار اور آٹھ کہ اِنمین تیسرے اور چہار کو عاد دونو اعداد کا فرض کرین پس چہار مغایر اور متحد اقل العددین ہے اِس صورت مین ایسے توافق کو توافق بالمعنی الاعم کہتے ہین چونکہ اِس قسم کے توافق مین تداخل بہی داخل ہے اِس سبب سے تداخل سے توافق حکمی بہی مراد لیتے ہین اور اسی سبب سے بصورت ثلث سہام اور کثرت سدس کے علماے فرائض تداخل کو توافق شمار کر لیتے ہین اور قلت ردس اور کثرت سہام کی صورت مین تداخل کو اعداد متماثل مین محسوب کر کر تماثل حکمی کہتے ہین —

اگر توافق مین اعداد عادۂ دو نوع کے یا زیادہ پاے جاویں اوس صورت مین اکثر اعداد عادہ کو اعتبار کرتے ہین مثلاً ۸ و ۲۰ کہ رقم چہار ہے دونوں کی عاد ہو سکتی ہے

اور نیز رقم دو بھی عاد ہوسکتی ہے مگر رقم چہار قابل لحاظ ہے اور اسیطرح ۱۲ و ۱۸ - تماثل کے دریافت کرنے مین کچھ دقت نہین ہے لیکن تداخل اور توافق اور تباین کی شناخت مین کسیقدر تامل پایا جاتا ہی اس سبب سے اوسکا بھی قاعدہ بیان کیا جاتا ہے - قاعدہ -

چاہیئے کہ عدد اقل کو مقسوم علیہ اور عدد کثیر کو مقسوم قرار دیکر تقسیم کرین اگر تقسیم بلا کسر ایکدفعہ مین یا کئی مراتب مین ہو جاوے پس اوس صورت مین دونو عدد کو متداخل سمجھنا چاہیئے -

اگر اقل عاد عدد کثیر کو فنا نکر سکے بلکہ رقم کثیرہ مین کچھ رقم فوق الواحد باقی رہے پھر اوس باقی کو مقسوم علیہ کر کر اور مقسوم علیہ سابق کو مقسوم بنا کر تقسیم کرین اور اسیطرح عمل کرتے جاوین جبتک عمل ختم ہو جاوے اگر اس طریقہ سے ایک دوسرے کو فنا کرتا جاوے پس اون مین توافق پایا جائیگا اور عدد آخر کہ فنا کرنے والا ہووہ ہی مخرج وفق ہوگا مثلاً ۸ و ۱۴

۸) ۱۴ (۱
۸
۶) ۸ (۱
۶
۲) ۶ (۳
۶

پس اس مثال مین رقم دو مخرج نصف ہے کہ جزو وفق ۴ اور ۷ ہے -

اگر انتہاے عمل مین مقسوم علیہ ۲ ہو پس اون مین توافق بالنصف ہوگا اگر تین توافق بالثلث اگر چہار توافق بالربع اگر پانچ ہو توافق بالخمس اگر چھہ ہو توافق بالسدس اگر سات ہو توافق بالسبع اگر آٹھ ہو توافق بالثمن اگر نو ہو توافق بالتسع اگر دس ہو توافق بالعشر اور اگر گیارہ ہو توافق باحد عشر کہلائیگا اور علی ہذا القیاس

اگر انتہاے عمل مین احد العددین سے ایک باقی رہے پس اون اعداد مین تباین ہے مثلاً ۵ و ۹ - فتاوی المیراث وشریفی -

۵۸ دفعہ ۷۴ - اعداد متباین* اون دو عددون سے مراد ہے جنکی تقسیم عدد ثالث سے نہو سکے - مثلاً ۵ و ۹

باب ۹

تصحیح† مسایل کے بیان مین

دفعہ ۷۵ - تقسیم کے واسطے سات قاعدہ معین ہین منجملہ اُن کے تین پہلے قاعدون مین یہ لحاظ کیا جاتا ہے کہ سہام اور رؤس مین یعنی وارثون کے عدد کو تعداد حصص سے کیا نسبت ہے اور باقی چار قاعدون مین اس طور پر عمل کیا جاتا ہے کہ پہلے وارثون کے ہر فریق کی تعداد اور سہام مین مناسبت دیکھی جاتی ہے اور پھر ادن کی تعداد مین -

دفعہ ۷۶ - اگر بعد مقابلہ حصص اور اون وارثون کی تعداد بالکل مساوی ہو پس اس صورت مین کچھ ضرب کی ضرورت نہین ہے

* اگر سوائے رقم ایک کے اور کوئی عدد دونون کی عاد نہو سکتی ہو اون دونون عددون کو متباین اور اس نسبت کو نسبت تباین کہتے ہین مثلاً - تین و چار -

† تصحیح مراد حصول ایسے قلیل عدد سے ہی جس سے کم عدد مین سہام جملہ مسئلہ بلا کسر تقسیم نہو سکتے ہون اور اسکے واسطے سات قاعدہ مقرر ہین -

قاعدہ اول یہ ہے کہ درمیان عدد رؤس اور سہام کے نسبت تماثل یا تداخل جسکو تماثل حکمی کہتے ہین پائی جاوے پس اس صورت مین تقسیم بلا کسر ہو جاویگی اور سہام ہی رؤس پر بلا کسر منقسم ہو جاوینگے - مثال تماثل حقیقی کی یہ ہے -

مثال تماثل حکمی کہ مراد تداخل سے ہے

مسئلہ ۲ شوہر - ہمشیرہ حقیقی

مسئلہ ۴ شوہر دختر دختر دختر
۱ ۱

دفعہ ۷۷ - اگر تعداد ورثا اور حصص کے مقابلہ سے یہ امر ظاہر ہو کہ ترکہ بغیر کسر کے ایک فریق پر منجملہ دیگر ورثا تقسیم نہین ہو سکتا لیکن سہام اور روس مین موافقت پای جاتی ہے پس اس صورت مین وفق عدد روس فریق کو جسمین کسر پای جاے اصل مسئلہ مین ضرب دینا چاہے اور اگر اوس مین عول ہوا ہو تو عول مین ضرب دینی چاہئے *

* اگر تماثل اور تداخل جملہ روس اور سہام مین نپایا جاے مگر ایک فریق کا سہام (منجملہ دیگر فریق کے) اوسی فریق پر بلا کسر تقسیم ہو سکتا ہو اور دوسرے فریق کے سہام اون پر بلا کسر تقسیم ہو سکتے ہون اور عدد سہام اور روس فریق منکسرۃ السہام - مین تداخل حقیقی یا توافق حقیقی پایا جاے پس اس صورت مین قاعدہ یہ ہے کہ وفق عدد روس کو اصل مسئلہ مین اگر اوس مسئلہ مین عول نہوا ہو اور اگر عول ہوا ہو تو اوس عول مین ضرب کر کر تصحیح کرین -

مثال اول تداخل کی کہ اوسمین توافق حکمی پایا جاتا ہے اور مسئلہ عول کا نہین ہے

مسئلہ / ۱۸

پدر	مادر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر
	۳	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱

ابوین مستحق سدس مین اور بارہ دختران مستحق دو ثلث کے ہین مسئلہ چھہ سے کر کر باپ کو سدس اور ماکو سدس ترکہ دیا باقی ۴ سکہ دو ثلث ہین بارہ دختران کو دیدے لیکن ۴ سہام بارہ دختران کے فریق مین بلا کسر تقسیم نہین ہو سکتے مگر توافق بالنسبۃ حکمی پایا جاتا ہے اس سبب سے وفق دختران کو ۳ × ۶ = ۱۸ اصل مسئلہ مین ضرب دیکر ۱۸ سے تصحیح کی ابوین کو تین تین سہام پہنچے اور دختران کو بارہ یعنے ہر واحد کو ایک ایک سہام -

مثال عول کی

مسئلہ ۱۲ عول ۱۵ / ۳۰

شوہر	پدر	مادر	دختران ۱۶
۶	۴	۴	۱۶

۱۶ دختران اور ۸ سہام مین توافق حکمی بالثمن ہے پس تصحیح ۳۰ سے ہوگی کیونکہ ۱۶ کا ثمن ۲ ہے اور ۲ کو ۱۵ مین ضرب دیا تو تیس ہوے۔

* اصل مسئلہ ... [illegible]

مثال توافق حقیقی کی

مسئلہ ۶ / ۳۰

پدر	مادر	دختران ۱۰
۱/۵	۱/۵	۴/۲۰

۱۰ دختران مین اور ۴ سہام مین توافق بالنصف ہے پس وفق رؤس دختران ۵ ہے ۵ ضرب ۶ جو کہ اصل مسئلہ ہے ۵ × ۶ = ۳۰ حاصل ہوے ۳۰ سے تصحیح کر کر ابوین کو یعنے ہر واحد کو پانچ سہام اور دختران کو ۲۰ ہر واحد کو ۲ سہام پہنچی۔

مثال توافق حقیقی کی جسمین کہ عول واقع ہو

مسئلہ ۱۲ عول ۱۵ / ۴۵

شوہر	پدر	مادر	دختران ۶
۳/۹	۲/۶	۲/۶	۸/۲۴

شوہر مستحق ربع ہے والدین مستحق سدس ہین اور چھہ دختران مستحق دو ثلث کے پس مسئلہ ۱۲ سے کر کر ۱۵ کا عول ہوا اور ۶ دختران کی رؤس اور ۸ سہام مین توافق بالنصف ہے پس ۳ × ۱۵ = ۴۵ تصحیح ۴۵ سے کر کر ہر ایک کو حسب قاعدہ سہام بلا کسر پہنچے

۶۱ **دفعہ ۷۸** ۔ اگر تعداد ورثا اور سہام کے مقابلہ سے یہ بات ظاہر ہو کہ منجملہ دیگر ورثا کے ایک فریق اپنا حصہ بغیر کسر کے نہین پا سکتا اور انکی تعداد اور سہام مین تباین کی نسبت پائی جاتی ہے پس اس صورت مین اُس فریق کی کل تعداد کو جسمین کسر واقع ہوی اصل مسئلہ مین ضرب دیکر ہر ایک وارث کو پورا پورا ترکہ دینا چاہئے اور اگر مسئلہ مین عول ہوا ہو پس عول مین ضرب دینا چاہئے +

+ اگر مابین رؤس اور سہام ایک فریق کے تباین پایا جاوے پس واسطے تصحیح کے جملہ عدد رؤس کو اصل مسئلہ مین اگر عایلہ نہو اور اگر عایلہ ہو تو عول مین ضرب دینا چاہئے ۔

مثال مسئلہ غیر عایلہ کی

مسئلہ ۶ / ۱۸

شوہر	جدہ	خواہران اخیافی ستہ
۳/۶	۱/۳	۲/۶

تین رؤس خواہران اخیافی پر ۱ سہام بلاکسر تقسیم نہین ہو سکتے اور تین اور ۲ مین تباین کی نسبت ہے اسواسطے ۳ × ۶ = ۱۸ تصحیح ۱۸ سے کرکے بحسب قاعدہ ہر ایک کو بلاکسر سہام پہنچانے چاہین ۔

مثال دوسری مسئلہ عول کی

مسئلہ ۶ / ۳۰				مسئلہ ۲ / ۱۰	
دختران ۵	مادر	پدر		خواہران عینیہ ۵	شوہر
۲/۳	۱/۶	۱/۶		۱/۲	۱/۲

اس مثال سے قاعدہ رد متعلق ہے گو کہ چھہ سے مسئلہ کرکر، کا عول کیا جاے

مسئلہ ۶ عول ۷ / ۳۵

شوہر	خواہران عینیہ ۵
۳/۶	۴/۶

دفعہ ۷۹ - اگر مختلف فریقون کے مقابلہ کے بعد یہ امر ظاہر ہو ۶۲
کہ ایک یا زیادہ فریقون* کے سہام مین کسر واقع ہوی ہے پس
اول یہ امر دیکھنا چاہیئے کہ ہر فریق اور اوسکے سہام مین کیا نسبت
ہے پہر موافق اوسکے اصل مسئلہ مین اگر تباین ہو تو کل کو اور اگر توفق
ہو تو وفق کو ضرب دیکر تصحیح کرنی چاہیئے -

* ایک فریق سے زیادہ خواہ دو ہون یا زیادہ ہون پس اگر سہام ہر ایک فریق کا اون مین سے اون کے روس پر بلا کسر تقسیم نہو سکے تو پہر اگر درمیان اعداد روس ایک فریق اور اعداد روس دوسرے فریق کے تماثل کی نسبت پای جاوے تو اعداد متماثلہ مین سے ایک کو اصل مسئلہ مین اگر غیر عایلہ ہے ورنہ عول مین اگر عایلہ ہے ضرب دینی چاہیئے -

تماثل روس درمیان روس دو قسم ہے

اول یہ کہ اعداد روس ہر ایک فریق کے دوسرے کے ہم مثل ہو مثلاً ۳ و ۳ وچہار و چہار - اسیطرح سے چہار خواہران عینی مستحق ثلثین ترکہ کے ہین اور چہار خواہران اخیافی مستحق ثلث ترکہ کے ہین مسئلہ ۱۲

خواہر اخیافی ۴ - خواہر اخیافی ۴

$\frac{2}{4}$ $\frac{1}{4}$

مسئلہ تین سے کر کر تصحیح ۱۲ سے کی کیونکہ روس خواہران مین تماثل ہے پس
۴ × ۳ = ۱۲ -

اسیطرح سے شوہر مستحق نصف کا ہے اور تین خواہران اعیانی ثلثین کی مستحق ہین اور تین خواہران اخیافی مستحق ایک ثلث ترکہ کی مسئلہ چھ سے کر کر عول ۹ کا ہوا - مثلاً

مسئلہ عول ۹ / ۲۷

شوہر	خواہر اعیانی ۳	خواہران اخیافی ۳
۳/۹	۴/۱۲	۲/۹

۳ × ۹ = ۲۷

مثال دوم

اگر اعداد روس بعینہ اون فریق کے متماثل ہون لیکن برعایت قواعد مذکورہ دفعہ ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ بعض روس کہ اپنے سہام سے توافق رکہتے ہین پس انکا وفق دوسرے فریق کے عین اعداد روس سے تماثل رکہتا ہو مثلاً چہہ خواہران عینی اور تین خواہران اخیافی مسئلہ تین سے ہوگا۔

مسئلہ ۳ / ۹

۶ خواہر اعیانی	خواہر اخیافی ۳
۲/۶	۱/۳

چہہ اور تین مین گو کہ تداخل ہے لیکن درمیان روس خواہران سنہ اور انکے سہام کے توافق حکمی بالنصف ہے اور نصف روس یعنے ۳ با عین روس ثلثہ خواہران اخیافیہ کے تماثل رکہتا ہے پس ۳ × ۳ = ۹

عول کی مثال

مسئلہ عول ۷ / ۲۱

خواہران عینی ۶	جدات ۳	ہمشیرہ اخیافی ۳
۴/۱۲	۱/۳	۲/۶

خواہران کی تعداد اور سہام مین توافق بالنصف ہے پس ہر فریق مین تماثل ہے اسواسطے ۳ × ۷ = ۲۱ -

۶۴ **دفعہ ۸۰** - اگر وارثون کے مختلف فریقون کے مقابلہ سے ظاہر ہو کہ ایک یا زیادہ فریقون کے حصہ مین کسر واقع ہے اور وہ سب یا بعض آپس مین متداخل ہین پس اس صورت مین قاعدہ یہ ہے کہ کثیر عدد ورثا کو اصل مسئلہ سے ضرب دیکر سب وارثون پر بلا کسر تقسیم کر دینا چاہیئے*

* اگر بعض اعداد رؤس متعددہ منکسرۃ السہام اعداد رؤس بعض فریقون سے نسبت تداخل رکھتے ہون پس اس صورت مین کثیر عدد ورثا کو اصل مسئلہ مین اگر عایلہ نہو اور اگر عایلہ ہو تو معول مین ضرب دیکر تصحیح کرنی چاہیئے - مثلاً -

مسئلہ ۱۲ ۱۴۴

۱۲ اعمام	۳ جدہ	زوجہ زوجہ زوجہ زوجہ
۸۴/۷	۲۴/۲	۳۶/۳

اس مثال مین ترکہ کو ۱۲ پر تقسیم کر کر اول ہر فریق کی تعداد اور اونکے سہام مین مناسبت دیکھنی چاہیئے مثلاً چار زوجگان کا حصہ ایک ربع ہے مگر ۱۲ کا ربع تین ہے اور عدد اور زوجگان کی تعداد مین نسبت تباین ہے (اگر تباین نہوتی اور نسبت توافق پائی جاتی تو اول انکا وفق لیتے) تین جدات کا حصہ سدس ہے مگر ۱۲ کا سدس ۲ ہوتا ہے پس یہان بھی تباین ہے اور اسیطرح ۷ سہام بارہ اعمام پر بلا کسر تقسیم نہین ہو سکتے اور رؤس اور سہام مین نسبت تباین کی ہے پس اب فریقون کی تعداد مین مناسبت دیکھنی چاہیئے یعنے یہ دیکھنا چاہیئے کہ ایک فریق کی کل تعداد کو دوسرے فریق کی کل تعداد سے کیا نسبت ہے اگر تداخل ہو تو عدد کثیر کو اصل عدد تقسیم کے ساتھ حسب ذیل یعنے ۱۲ × ۱۲ = ۱۴۴ ضرب دیا جائے اور زوجگان کو ایک ربع ۳۶ یعنے ہر واحد کو ۹ اور جدات کو ۲۴ اور اعمام کو

۸۴ یعنے ہر واحد کو ، سہام پہنچین گے یہ بھی واضح رہے کہ عدد ۳ و ۴ ۱۲ مین داخل ہے اور ۱۲ سب سے کثیر رقم ہے ۔ ۸۵

مثال دوسری عول کی

مسئلہ ۱۲ عول ۱۵/ ۱۸۰

۴ زوجہ	۳ خواہران عینی	۱۲ - اخوات اخیافی
۳/۳۶	۸/۹۶	۴/۴۸

مسئلہ ۱۲ سے کر کر ۱۵ کا عول ہوا ۔ ۱۲ جو اکثر اعداد ہے اور ۴ و ۳ اوسمین داخل ہین اوسکو عول مین ضرب دیکر ۱۲ × ۱۵ = ۱۸۰ سے تصحیح کی گئی ۔

مثال دوسری عول کی

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳/ ۱۵۶

۴ زوجہ	۳ خواہران عینی	۲۴ جدہ
۳/۳۶	۸/۹۶	۲/۲۴

کیونکہ ۲۴ اور ۲ مین توافق بالنصف ہے اسواسطے ۱۲ × ۱۳ = ۱۵۶
عول تصحیح

دفعہ ۸۱ - اگر وارثون کے مختلف فریقون کے مقابلہ کرنے سے یہ امر ظاہر ہو کہ ایک یا زیادہ فریقون کے حصۂ مین کسر واقع ہوی ہے اور بعض فریق آپسمین متوافق ہین اس صورت مین قاعدہ یہ ہے کہ ایک فریق کے اعداد کا وفق دوسرے فریق کی کُل تعداد ر دس سے ضرب دینا چاہئے حاصلضرب کو تیسرے عدد مین اگر متوافق نہون تو کُل مین اور اگر متوافق ہون تو وفق مین ضرب دینا چاہئے پھر اس حاصلضرب کو چوتھے فریق کے وفق یا کُل مین اگر وفق نہین بن سکتا ہو ضرب دینا چاہئے اور حاصلضرب کو اصل مسئلہ مین اگر چار فریق سے زیادہ ہون تو

۶۶

حسب قاعدہ عمل کرنا چاہئے۔

اگر بعض اعداد رؤس متعددہ منکسرۃ السہام بعض فریقون سے توافق کی نسبت رکھتے ہون یا زیادہ فریقون سے توافق کی نسبت رکھتے ہون اس صورتمین وفق اعداد رؤس احد المتوافقین کو اعداد رؤس آخر فریق کی کل مین ضرب دین اور پہر حاصلضرب کو وفق اعداد رؤس ثالثہ سے ضرب دین اگر حاصلضرب اور فریق ثالث مین توافق ہو اگر توافق نہو تو حاصلضرب کو کل اعداد رؤس فریق ثالث مین ضرب دین اور اسی طرح عمل کرتے جایئں پہر اوس حاصلضرب آخر کو اصل مسئلہ مین اگر عایلہ نہو ورنہ عول مین ضرب دین۔

مثال

مسئلہ ۴۳۲۰/۲۴

۴ زوجہ	۱۸ دختران	۱۵ جدات	۶ اعمام
۳ / ۵۴۰	۱۶ / ۲۸۸۰	۴ / ۷۲۰	۱ / ۱۸۰

اعداد رؤس دختران اور سہام مین توافق بالنصف ہی اسواسطے دختران کا وفق ۹ ہوا۔ رؤس زوجہ چہار اور رؤس عم چہہ مین توافق بالنصف ہی پس وفق اعمام کو کہ تین ہین ۴ مین ضرب دیا ۳ × ۴ = ۱۲ ہوے ۱۲ اور ۹ مین توافق بالثلث ہی اسواسطے ۱۲ × ۳ = ۳۶ ہوے اب ۳۶ اور ۱۵ مین نسبت دیکہی تو اسمین بہی توافق بالثلث سے ۱۲ ۳۶/۳ ۱۵(۵ ۱۵/۳

۳۶ / ۰۰ ۱۵ / ۰۰

اسواسطے ۱۲ × ۱۵ = ۱۸۰ اکل فریق کے مقابلہ کے بعد حاصل ہوا اب اسکو اصل مسئلہ مین یعنی ۲۴ مین ضرب دیکر تصحیح کرنی چاہئے ۱۸۰ × ۲۴ = ۴۳۲۰

سہام زوجہ	مضروب	حاصل	سہام دختران		
۳ × ۱۸۰		۵۴۰	۱۶ ×	۱۸۰ =	۲۸۸۰

۴ × ۱۸۰ = ۷۲۰ حصہ جدات ۱ × ۱۸۰ = ۱۸۰ حصہ اعمام

مثال عول کی

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳ / ۴۶۸

۹ جدہ	۶ خواہران عینی	۴ زوجہ
۲/۷۲	۸/۲۸۸	۳/۱۰۸

ردس خواہران اور سہام مین توافق بالنصف ہو اسواسطے ۳ دفق دختران اور ۹ مین تداخل ہے اس واسطے ۹ × ۴ = ۳۶ × ۱۳ = ۴۶۸ سے تصحیح مسئلہ ہوی -

دفعہ ۸۲ - اگر وارثون کے مختلف فریقون کے مقابلہ سے جنمین کہ کسر واقع ہے مباینۃ پای جاے پس اس صورت مین قاعدہ یہ ہے کہ اعداد وارثون کا مقابلہ باہم کیا جاے درصورت تباین کے کل کے ساتھ اور بحالت متوافق ہونے کے وفق کے ساتھ ضرب دینا چاہئے پھر اسکو تیسرے فریق مین اگر وفق ہوتا ہو تو وفق مین ورنہ کل مین ضرب دیکر اصل مسئلہ مین ضرب دینی چاہئے -+

+ اگر درمیان اعداد ردس متعددہ منکسرۃ السہام کے خواہ بعض خواہ کل فریقون مین ایک دوسرے کا مقابلہ کرنیکے بعد تباین پایا جاے پس اوس صورت مین اول ہر فریق کے ردس اور سہام مین نسبت کا لحاظ کر کے بحسب اسکے تباین کی صورت مین جملہ اعداد ردس احدالفریق کو دوسرے فریق کے کل مین ضرب کر کر حاصلضرب کو تیسرے فریق کے کل اعداد مین اسیطرح سے وفق کا خیال کر کر ضرب دیتے جاو یہانتک کہ ردس ختم ہو جاہین پھر اوس حاصلضرب کو اصل مسئلہ مین اگر عایلہ ہنو اگر عایلہ ہو تو عول مین ضرب دیکر حاصلضرب کو تصحیح مسئلہ سمجھین اور ہر فریق کو پورے پورے

۶۸ سہام تقسیم کر دینے چاہئین مثلاً

مسئلہ ۲۴ مثال مسئلہ غیر عایلہ

دو زوجہ	۶ جدہ	۱۰ دختران	۷ اعمام
۳	۴	۱۶	۱

۲ زوجگان اور ۶ جدات اور ۱۰ دختران اور ۷ اعمام ہین پس اس صورت مین حسب قاعدہ ترکہ ۲۴ سے تقسیم ہوگا مگر پہلے یہ ضرور ہے کہ وارثون اور اُن کے سہام کی تعداد مین بلحاظ ہر فریق کے مناسبت دیکھی جاے صورت مذکورہ مین دو زوجگان کا حصّہ ایک ثمن یعنے تین سہام ہوتے ہین اور عدد تین اور ۲ مین نسبت تباین ہے اسواسطے کُل عدد یعنے ۲ کو جدات کے وفق مین یعنے ۳ کے ساتھ ضرب دیا کیونکہ چھہ جدّات کا حصّہ سدس ہے اور ۲۴ کا سدس ۴ ہے اور ۴ و ۶ مین توافق بالنصف ہے پس اعداد جدات کا وفق ۳ × ۲ (عدد زوجگان) ساوی ہوے ۲ × ۳ = ۶ - دس دختران کا حصّہ دو ثلث ہے یعنے ۱۶ اور ۱۶ و ۱۰ مین توافق بالنصف ہی لہذا نصف روس دختران یعنے ۵ × ۶ = ۳۰ اور ۷ اعمام کے واسطے ایک باقی رہا ہے اور ۷ مین اور ایک مین تباین ہے لہذا کُل عدد روس کو یعنی ۷ × ۳۰ = ۲۱۰ - اب اسکو اصل عدد تقسیم مین ضرب دینا چاہئے ۲۱۰ × ۲۴ = ۵۰۴۰ پھر کُل ورثا کو حسب قاعدہ ترکہ تقسیم کر کر پورا پورا حصّہ دینا چاہئے —

مثال عول کی

مسئلہ ۶ عول ۷ / ۷۳۵

۷ خواہران عینی	۵ خواہران اخیافی	۳ جدہ
۴ / ۴۲۰	۲ / ۲۱۰	۱ / ۱۰۵

۱۹

۷ × ۵ × ۳ = ۱۰۵ اور ۱۰۵ × ۷ = ۷۳۵

باب ۱۰

ہر فریق کے حصص کے دریافت کرنیمین

دفعہ ۸۳ ۔ جب کُل تعداد اون حصّون کی جنپر ترکے کو تقسیم کرنا منظور ہو معلوم ہو جاے تو طریقہ دریافت کرنے حصص وارثون کے ہر فریق کا یہ ہے کہ جو حصص اونکے واسطے ابتداء قرار پاے ہون اُنکو اوس عدد کے ساتھ ضرب دینا چاہیئے جسکے ساتھ اصل حصص کی تعداد مجموعی کو ضرب دیا ہو۔

* تصحیح کا قاعدہ بشرح وبسط بیان کرکر قاعدہ دریافت سہم ہر فریق کا بیان کیا جاتا ہے اگر تصحیح کے بعد یہ امر منظور ہو کہ ہر فریق کا حصّہ تصحیح سے کسقدر ہوتا ہے پس اس صورت مین یہ قاعدہ ہے کہ جو کچھہ کہ ہر فریق کو اصل مسئلہ سے اور عول کی صورت مین عول سے پہنچا ہو اوسکو اوس مضروب مین (جو کہ واسطے تصحیح مسئلہ کے اصل مسئلہ مین یا عول مین ضرب کیا ہو) ضرب دینا چاہیئے حاصلضرب حصّہ اوس فریق کا ہوگا۔ اس قاعدہ کیواسطے ایک آسان تمثیل لکھی جاتی ہے۔

مسئلہ ۶ / ۱۸۰

۵ دختران	۳ جدات	۳ عم
۱۲۰	۳۰	۳۰

اس مثال مین ترکہ چھہ حصّون مین تقسیم کرنا چاہیئے منجملہ اون کے ۴ یعنے دو ثُلث

۷۰ ۵ دختران کو دینا چاہیئے لیکن ۵ ۰ ۴ مین تباین ہے اور تین جدات اور ایک سدس مین یعنے ایک سہام مین بھی تباین ہے اور ۵ دختران کی ردس اور تین جدات کی ردس مین بھی تباین ہے لہذا ۵ × ۳ = ۱۵ ہوے۔

اور ۲ اعمام اور ایک سدس مین بھی تباین ہے اسواسطے ۵ کل تعداد ردس دختران کو کل تعداد جدات مین ضرب دیکر حاصلضرب کو تعداد ردس اعمام مین ضرب دینا چاہیئے ۵ × ۳ × ۲ = ۳۰ - اس ضرب سے ۳۰ حاصل ہوے اب اسکو اصل مسئلہ مین ضرب دیا ۳۰ × ۶ = ۱۸۰ تو ۱۸۰ ہوے اصل مسئلہ سے ۵ دختران کا حصّہ ۴ تہا اب ۴ کو ۳۰ مین ضرب دیا ۴ × ۳۰ = ۱۲۰ یہ دختران کا حصّہ ترکہ مین سے منجملہ ۱۸۰ سہام کے ہوا اور تین جدات کو اصل مسئلہ سے ایک ملا تہا اب اسکو ۳۰ مین ضرب دیا تو تیس رہے ۱ × ۳۰ = ۳۰ یہ حصّہ جدات کا ہے۔ ۲ اعمام کو اصل مسئلہ سے ایک پہنچا تہا جب اسکو ۳۰ مین ضرب دیا تو وہ بھی ۳۰ رہے ۱ × ۳۰ = ۳۰ یہ اعمام کا حصہ ہوا۔

پس اس مثال ۳۰ جو بعد ضرب ردس ہر فریق کے حاصل ہوا ہے اور اس کو اصل مسئلہ مین ضرب دیکر تصحیح کی ہے اسکو مضروب اور تعداد مجموعی ورثا سے تعبیر کی گئی ہے ہر جگہ جب حصّہ ایک فریق کا نکالنا منظور ہو تو اوسکے حصّہ کو جو اصل مسئلہ سے یا عول سے پہنچا اوسکو اوسکے مضروب سے ضرب دیکر اوسکا حصّہ دریافت کر لینا چاہیئے جیسا کہ اس مثال سے واضح ہوا

باب ۱۱

ہر وارث کے حصّہ کے دریافت کرنے مین

دفعہ ۸۴ - اگر دریافت کرنا ہر وارث کے حصّہ کا منجملہ مختلف فریقون کے جُدا جُدا منظور ہو تو یہ دیکہنا چاہیئے کہ ہر فریق کی تعداد کو

۱۷ اون سہام کی تعداد کے ساتھ جو ہر فریق کے واسطے آخر کار قرار دیئے جایئن کتنی مرتبہ ضرب دیجا سکتی ہے مثلاً ۔ مثال گذشتہ مین ۵ دختران کا حصہ ۱۲۰ ہے اور انکی تعداد ۵ ہے جب ۵ × ۲۴ = ۱۲۰ ہے تو ہر ایک دختر کا حصہ ۲۴ ہوا*۔

* ہر فریق کی تعداد کو اون سہام پر جو اوس فریق کے واسطے آخر کار قرار دیئے جایئن تقسیم کرنے سے جو کچھہ کہ حاصل ہوا اسکو حصہ ہر فرد وارث کا سمجھنا چاہیئے۔ $\frac{۱۲۰}{۵} = \frac{۲۴}{۱}$

قاعدہ سوم

یہ بھی قاعدہ ہے کہ کل فریقون کے روس کو حسب قاعدہ ماسبق ضرب دے کر حاصلضرب کو ہر فریق کی تعداد پر تقسیم کر دو اور خارج قسمت کو اوس ہی فریق کے اوس حصہ مین جو اوسکو پہلی دفعہ دیا تہا ضرب دیدو حاصلضرب اوس فریق کے ہر ایک فرد وارث کا حصہ ہو گا مثلاً ۔

مسئلہ ۴۰/۵۰

۲ زوجہ	۶ جدات	۱۰ دختران	۷ عم
$\frac{۳}{۲۴}$	$\frac{۴}{۲۴}$	$\frac{۱۶}{۲۴}$	$\frac{۱}{۲۴}$
$\frac{۳}{۶۳۰}$	$\frac{۴}{۸۴۰}$	$\frac{۱۶}{۳۳۶۰}$	$\frac{۱}{۲۱۰}$

۲ × ۳ × ۵ × ۷ = ۲۱۰ ۔ یہ تعداد ہر فریق کے ضرب کرنے سے حاصل ہوئی
اوس زوجہ وفق جدات وفق دختران اوس اعمام حاصلضرب

اب ہر ایک زوجہ کا حصہ دریافت کرنا منظور ہے تو $\frac{۲۱۰}{۲}$ (تعداد زوجہ) $= \frac{۱۰۵}{۱} \times ۳ = \frac{۳۱۵}{۱}$ (سہام زوجہ) (تعداد زوجگان کے حصہ)

۲۱۰ کو ۲ پر یعنے تعداد روس پر تقسیم کر کر خارج قسمت کو اسی فریق کے یعنے زوجگان کے اولی حصہ مین جو پہلے دفعہ ملا تہا یعنے ۳ سہام مین ضرب دیا حاصلضرب یعنے ۳۱۵ ہر ایک زوجہ کا حصہ ہوا۔

جدات کی تعداد یعنے ۶ کو ۲۱۰ پر تقسیم کیا اور حاصل قسمت یعنے ۳۵ کو اول حصہ کے ساتھ

ضرب دیا ۲۱/۱ = ۳۵/۱ × ۴ = ۱۴۰ پس ۱۴۰ سہام ہر ایک جدہ کا حصہ ہے ۱۰ دختران کا حصہ بہی دریافت اسیطرح کر لو۔

۲۱/۱ = ۲۱/۱ × ۱۶ = ۳۳۶ یہ سہام ہر ایک دختر کو پہنچے۔ اعمام کا حصہ بہی اسیطرح دریافت کر لو

۲۱/۱ = ۳۰/۱ × ۳۰ × ۱ = ۳۰ یہ ہر ایک عم کا حصہ ہے۔

باب ۱۲

تقسیم ترکہ کے بیان مین

فصل اوّل

دفعہ ۸۵ – جو کچہہ کہ اوپر بیان ہوا ہے وہ درباب تنقیح ادن حصص کے ہی جو مختلف وارثون کو ملنی چاہین لیکن بعد تنقیح تعداد ادن سہام کی جنپر ترکہ کو تقسیم کرنا منظور رہو مقدار ترکہ اور تعداد حصہ دارون مین مطابقت کلی کم پائی جاتی ہے یعنے جب یہ دریافت ہوجاے کہ ترکہ کو پچاس یا ستّر حصّون پر تقسیم کرنا منظور ہے تو مقدار ترکہ کی مالیّت بجنسہ مساوی پچاس یا ستّر اشرفی یا روپیہ کی ہو لیس واسطے دریافت کرنے صحیح مقدار سہام مختلف فریقون اور وارثون اور قرضخواہون کے اور نیز تعداد ترکہ جو ہر ایک شخص کو ترکہ سے ملنی چاہیئے قواعد ذیل ضبط کیئے جاتے ہین –

اگر متوفی اشرفی اور روپیہ یا جایداد منقولہ غیر منقولہ خواہ موروثی خواہ مکسوبہ چہوڑ مرے تو بعد تصحیح مسئلہ کے ادن روپیون کو کیونکر تقسیم کرین لہذا چند قواعد ذیل مین ضبط کئی جاتے ہین اور یہ بہی واضح رہے کہ جایداد کا تخمینہ روپیہ سے کر کر اوسکو بہی ایک مقدار روپیہ کے بعد تخمینہ کے مان لین خواہ جایداد کو فروخت کر کر وارثون کو وہ روپیہ جو اونکے حصہ کا ہو دیدین خواہ جایداد کے حصہ کر کے ہر ایک وارث کو اوسکا دخیل کرا دیں

دفعہ ۸۶ - جب تعداد سہام کی جنپر ترکہ کو تقسیم کرنا ضرور ہو اور نیز ہر فریق کے حصص کی تعداد معلوم ہو جاوے تو تعداد سہام کا مقابلہ مقدار ترکہ کے ساتھ کیا جاوے اگر ان دونوں مین تماثل ہو تو کچھہ ضرب کرنیکی حاجت نہین ہے -

اگر مال متروکہ مقسم کے ساتھ (کہ مسئلہ اوس سے تصحیح ہوا ہو) تماثل حقیقی یا حکمی رکھتا ہو پس اوسکی تقسیم اسطرح کرنی چاہیئے کہ اگر مال متروکہ ۱۸ روپیہ یا ۳۶ روپے ہون اور تصحیح بہی ۱۸ سے ہوی ہو تو ضرب دینے کی کچھہ ضرورت نہین -

دفعہ ۸۷ - اگر دونوں کی تعداد مین نسبت تباین پای جاوے تو ہر فریق کے حصہ کو جو بعد تصحیح اونکو پہنچے ہون کل تعداد ترکہ مین ضرب دیکر حاصلضرب کو تصحیح پر تقسیم کردو خارج قسمت ہر فریق کا حصہ ہوگا

یعنے تصحیح و ترکہ مین

مثال

مسئلہ ۶ عول ۸ ترکہ ۲۵ روپیہ

شوہر	ما	ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ عینی
۳	۱	۴	

حصہ شوہر × تعداد ترکہ ÷ تصحیح

۳ × ۲۵ ÷ ۸ = $\frac{۷۵}{۸}$ ۹ = ۶ / ر ۹ شوہر کا حصہ

۱ × ۲۵ ÷ ۸ = $\frac{۱}{۸}$ ۳ = ۲ / ر ۳ مادر کا حصہ

۴ × ۲۵ ÷ ۸ = $\frac{۴}{۸}$ ۱۲ = $\frac{۱}{۲}$ ۱۲ = ۸ / ر ۱۲ ہر دو ہمشیرہ کا حصہ

مثال دوسری

مسئلہ ۶ ترکہ ۱۹ روپیہ

دادا	دختر	دختر	دادی
۱	۴		۱

۱ × ۱۹ ÷ ۶ = $\frac{۱}{۶}$ ۳ = ۲ / ر ۳ ۸ پای دادا کا حصہ

۱ × ۱۹ ÷ ۶ = $\frac{۱}{۶}$ ۳ = ۲ / ر ۳ ۸ پای دادی کا حصہ

۴ × ۱۹ ÷ ۶ = $\frac{۴}{۶}$ ۱۲ = ۱۰ / ر ۱۲ ۸ پای دختران کا حصہ

دفعہ ۸۸ - اگر مال متروکہ اور تصحیح مین توافق ہو تو وارثون کے ہر فریق کے سہام کو ترکہ کے وفق مین ضرب دیکر حاصلضرب کو تصحیح کے وفق پر تقسیم کردو خارج قسمت اوس فریق کا حصّہ ہوگا۔

مثال یہ ہے

مسئلہ ۶ عول ۸ — ۵۰ ترکہ

شوہر	ما	ہمشیرہ عینی ہمشیرہ عینی
۳	۱	۴

۳ × ۲۵ ÷ ۴ = ۱۸ ۳/۴ = ۱۸؍۱۲ شوہر کا حصّہ

۱ × ۲۵ ÷ ۴ = ۶ ۱/۴ = ۶؍۴ ما کا حصّہ

۴ × ۲۵ ÷ ۴ = ۲۵ ۲۵؍ ہر دو ہمشیرگان کا حصّہ

دوسری مثال

مسئلہ ۶ عول ۹ — ۳۰ ترکہ

شوہر	۴ خواہران عینی	۲ خواہران اخیافی
۳	۴	۲

۳ × ۱۰ ÷ ۳ = ۱۰ = ۱۰؍ حصّہ شوہر

۴ × ۱۰ ÷ ۳ = ۱۳ ۱/۳ ۱۳؍۵؍۴ پائی حصّہ ۴ خواہران عینی

۲ × ۱۰ ÷ ۳ = ۶ ۲/۳ ۶؍۱۰؍۸ پائی حصّہ دو خواہران اخیافی

دفعہ ۸۹ - اگر نسبت تداخل ترکہ اور تصحیح مین پائی جاوے تو قاعدہ مذکورہ دفعہ ۱۲۸ پر عمل کرنا چاہئے۔

تداخل کی مثال

مسئلہ ۶ عول ۸ — ۲۴ ترکہ

شوہر	مادر	ہمشیرہ عینی ہمشیرہ عینی
۳	۱	۴

۳ × ۲۴ ÷ ۸ = ۹ ۹؍ حصّہ شوہر

۱ × ۲۴ ÷ ۸ = ۳ ۳؍ حصّہ مادر

۴ × ۲۴ ÷ ۸ = ۱۲ ۱۲؍ حصّہ ہمشیرگان

باب ۱۳ - کسر ترکہ کے بیان مین

دفعہ ۹۰ - اگر ترکہ مین عدد صحیح مع الکسر ہو تو یہ قاعدہ ہے کہ ترکہ کے صحیح عدد کو کسر کے مخرج مین ضرب دیکر حاصلضرب کے ساتھ تعداد کسر کو جمع کردو اور حاصل جمع کو تعداد ترکہ جانو پھر تصحیح کو مخرج کسر مین ضرب دیکر حاصلضرب کو مخرج فروض یا مسئلہ جانو۔

مثال یہ ہے

مسئلہ ۶ عول ۸ ترکہ عہ ۵ ر ۵ ۴ پای = ۲۵ ۱/۳

شوہر ۳ مادر ۱ ہمشیرہ علّی ہمشیرہ عینی ۴

عدد صحیح ترکہ ۲۵ × مخرج کسر ۳ + تعداد کسر ۱ = تعداد ترکہ ۷۶ مخارج فروض ۸ × مخرج کسر ۳ = تعداد مخرج فروض ۲۴

۳ × ۷۶ ÷ ۲۴ = ۹ ۱/۲ لعہ ۸ حصہ شوہر

۱ × ۷۶ ÷ ۲۴ = ۳ ۱/۶ سے ۳ ر ۲ ۸ پای حصہ مادر

۴ × ۷۶ ÷ ۲۴ = ۱۲ ۲/۳ عہ ۱۲ ر ۱۰ ۸ پای حصہ ہر دو ہمشیرگان -

کل ۲۵ ۱/۳ کل عہ ۲۵ ر ۵ ۴ پای

باب ۱۴

قرضخواہان کو ترکہ سے کیونکر دیا جاوے

دفعہ ۹۱ - اگر ترکہ قرضخواہون مین تقسیم کرنا منظور ہو تو قاعدہ یہ ہے کہ اگر بعد تجہیز و تکفین متوفی کے ترکہ کافی ہو تو ہر ایک قرضخواہ کو کامل روپیہ ادا کرنا چاہئے ۔

دفعہ ۹۲ - اگر ترکہ مکتفی نہو تو ہر ایک قرضخواہ کے دین کو بمنزلہ سہام تصور کرکر مجموعہ دین کو بمنزلہ تصحیح سمجھنا چاہئے بعد ازان بموجب

۷۶ قاعدہ گزشتہ ہر ایک قرضخواہ کو اسکا حصّہ دینا چاہیئے۔
اگر ترکہ اور تصحیح مین توافق ہو پس قاعدہ یہ ہی کہ اوّل ہر قرضخواہ کی تعداد روپیہ کو دفق ترکہ مین ضرب دیکر دفق تصحیح پر تقسیم کرنا چاہیئے خارج قسمت اوس قرضخواہ کا حصّہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۵ — ۹ روپیہ

بکر غریم	خالد غریم
۱۰	۵

۱۰ × ۳ ÷ ۵ = ۳ ہے ۔ر خالد کو

اور اگر بماینت پای جاے پس چاہیئے کہ کل حصّہ کو ترکہ مین ضرب دیکر کل تصحیح پر تقسیم کرنا چاہیئے۔ مثلاً

مسئلہ ۱۵ — ۱۳ ترکہ

بکر	خالد
۱۰	۵

۱۰ × ۱۳ ÷ ۱۵ = ۸ ۱۰/۱۵ ہے ۸ر ۱۰ پای حصّہ بکر
۵ × ۱۳ ÷ ۱۵ = ۴ ۵/۱۵ للعہ ۴ پای حصّہ خالد

اگر تداخل ہو پس قاعدہ مینہ توافق پر عمل کرنا چاہیئے مثلاً۔

مسئلہ ۱۵ — ۳ روپیہ

بکر	خالد
۱۰	۵

۱۰ × ۱ ÷ ۳ = ۳ ۱/۳ ہے ۵ر ۴ پای حصّہ بکر
۵ × ۱ ÷ ۳ = ۱ ۲/۳ عہ ۱۰ر پای حصّہ خالد

واضح ہو کہ بماینہ و موافقت اور تداخل مین ایک ہی قاعدہ ہے لیکن بنظر آسانی توافق کی حالت مین دفق کا لحاظ رکھتے ہین۔

باب ۱۵

تخارج ورثہ کے بیان مین

تخارج ورثہ — **دفعہ ۹۳** اگر منجملہ وارثون کے کوی وارث کچھ معاوضہ لیکر جزو وارث سے

* تخارج خروج سے مشتق ہے اور اسکے معنے نکلنے کے ہین اور اصطلاحی معنے اسکے اس فن مین

دست بردار ہونا قبول کرے تو یہ امر برضامندی دیگر ورثا جایز ہے لیکن اسکے حصّہ کو تقسیم مین شمار کرنا چاہیئے ۔ ۷

+ یہ ہین کہ کسی شخص نے منجملہ دیگر اشخاص کے کسی شے معین کے عوض مین مال متروکہ متوفی سے دست برداری اختیار کی اور یہ کہا کہ فلان شے کو مال متروکہ مین سے مجھکو دیدو یا میرے واسطے چھوڑ دو اور باقی ترکہ تم سب آپسمین تقسیم کرلو پس اس طرح کا مصالحہ بتراضی جایز ہے ۔ رکن اس مصالحہ کا ایجاب وقبول ہے ۔

+ تخارج ورثہ کے باب مین یہ قاعدہ ہے کہ اول تصحیح مسئلہ کی بدستور معمولی کرکے ہر ایک کے سہام اوس سے علیحدہ کرنے چاہین پہر اوس شخص کا حصّہ جس نے کہ شے معینہ پر اپنے حصّہ سے دست برداری اختیار کی تصحیح مسئلہ سے منہا کر باقی ورثا کو ترکہ تقسیم کر دینا چاہیئے ۔ مثلاً

		مسئلہ ۶	ہندہ
عم	شوہر	مادر	شوہر نے اپنا حصّہ یعنے نصف ترکہ سے
۱	۳	۲	

بعوض مہر اپنی زوجہ کے دست برداری چاہی اور دیگر ورثا نے اس امر کو منظور کیا اور وارثون سے علیحدہ ہوگیا پس باقی ترکہ یعنے ۳ سہام مین سے جو بعد منہا کرنے حصّہ شوہر کے باقی رہے ہین ماکو ۲ سہام اور عم کو ایک سہام دیدینا چاہیئے ۔ اگر اس مثال مین عم کسی شے پر مصالحہ کرکر اپنے حصّہ سے دست برداری اختیار کری تو اوسکی صورت اسطرح ہوگی ۔ مثلاً

مسئلہ ۶			ہندہ	۵	ہندہ
شوہر	عم	مادر		شوہر	مادر
۳	۱	۲		۳	۲

اولاً مسئلہ بطریق معمولی لکھکر پہر تصحیح سے اوسکا حصّہ جو بتراضی باہمی اوس نے ترکہ سے دست برداری چاہی ہے علیحدہ کرکر باقی ترکہ تصحیح سے دیگر ورثا پر بحسب سابق یعنی حصّہ جو

پہلے پہنچا تہا وہی حصہ ہر ایک کو دیدینا چاہیئے ۷۸

مسئلہ ۶

ماں	عم	شوہر
۲	۱	۳

اگر ماں مصالحہ کرے تو اسطرح لکہنا چاہیئے

مسئلہ ہندہ

عم	شوہر
۱	۳

مسئلہ ۱۲ ہندہ

پسر	پدر	شوہر
۷	۲	۳

اگر شوہر مصالحہ کرے

مسئلہ ۹

پدر	پسر
۲	۷

اگر پدر مصالحہ کرے

مسئلہ

پسر	شوہر
۷	۳

اگر پسر مصالحہ کرے

مسئلہ

پدر	شوہر
۲	۳

مسئلہ ۱۲

مادر	پسر	شوہر
۲	۷	۳

مسئلہ اگر پسر مصالحہ کرے

مادر	شوہر
۲	۳

مسئلہ اگر بہائی مصالحہ کرین

مادر	برادر عینی	برادر عینی	شوہر
۱		۲	۳

مسئلہ

مادر	شوہر
۱	۳

باب ۱۶

رَدّ کے بیان مین

دفعہ ۹۴ - درصورت نہونے عصبات کے جو حصہ ذوی الفروض کے دینے کے بعد باقی رہتا ہے وہ پہر ذوالفروض پر بحسب تعادیر ہر ایک کے عود کرتا ہے -

* رد کے لغوی معنے ہین باز گردانیدن یعنے پہرانا کسی شے کا ہے اور اصطلاحی معنے اسکے یہ ہین کہ باقی ترکہ کو اوسکے مستحقین پہر کر دیدین اور رد مقدم عول ہے کیونکہ عول مین

دفعہ ۹۵ - اگر صرف ایک ہی قسم کے حصّہ دار ہون اور غیر مستحقین رد یعنی شوہر اور زوجہ نہون پس اس صورت مین قاعدہ یہ ہے کہ جسقدر انکے روس ہون اوسیقدر انکا مخرج فروض قرار دینا چاہیے+

ذوالفروض کے سہام مین کمی کی جاتی ہے اور اصل مسئلہ مین اضافہ اور رد مین ذوالفروض کے سہام مین بیشی ہوتی ہے اور اصل مسئلہ مین کمی یا یہ کہو کہ عول مین سہام مخرج پر زیادہ ہوجاتے ہین اور رد مین مخرج سہام سے زیادہ ہوتا ہے -

+ ایک ہی قسم کے حصّہ دارون سے یہ مراد ہے کہ صرف ایک ہی جنس کے ہون مثلاً بیٹیان یا بہنین یا پوتیان یا جدات صحیحہ اور اسیطرح سے - پس بیٹیان ایک علیحدہ جنس ہین اور ہمشیرگان ایک علیحدہ یہ نہو کہ بیٹیان اور بہنین ایک مسئلہ مین جمع ہون اور اگر دو قسم کے ورثا جمع ہون تو اوس سے دوسرا قاعدہ متعلق ہے

مسئلہ ۲

دختر	دختر
۱	۱

مسئلہ ۳

دختر	دختر	دختر
۱	۱	۱

مسئلہ ۲

ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ عینی
۱	۱

مسئلہ ۴

ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ علاتی
۳	۱

یہ مثال اس قاعدہ سے متعلق نہین ہے

دفعہ ۹۶ - اگر دو یا تین جنس کے حصّہ دار مستحقین رد موجود ہون اور اشخاص غیر مستحقین رد نہون تو قاعدہ یہ ہے کہ مخرج فروض کی تعداد بموجب (تعداد) ورثا کے سہام کے کرنی چاہیئے -

اگر ورثا دو سُدس کے مستحق ہون پس مسئلہ بھی دو سے کر کر ہر ایک وارث کو ایک ایک سہام دیدو مثلاً

مسئلہ ۲

دادی	ہمشیرہ اخیافی
۱	۱

مسئلہ ۲

دادی	نانی
۱	۱

اگر ورثا ثلث اور سدس کے مستحق ہون تو مسئلہ تین سے کرنا چاہیئے مثلاً -

مسئلہ ۳ — ما ۱ | برادر اخیافی | ہمشیرہ اخیافی ۲ ۸۰

مسئلہ ۳/۹ — ما $\frac{1}{3}$ | برادر اخیافی | ہمشیرہ اخیافی $\frac{2}{3}$ | برادر اخیافی

مسئلہ ۳ — دادی ۱ | ہمشیرہ اخیافی ۱ | ہمشیرہ اخیافی ۱

مسئلہ ۳ — نانی | برادر اخیافی ۱ | برادر اخیافی ۱

اگر ورثا نصف اور سدس کے مستحق ہون تو مخرج فروض یعنی مسئلہ ۴ سے کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۴ — دختر ۳ | دختر پسر ۱

مسئلہ ۴ — دختر ۳ | مادر ۱

مسئلہ ۴/۸ — دختر $\frac{3}{6}$ | دختر پسر $\frac{1}{2}$

مسئلہ ۴ — دختر پسر | دختر ۱ | ہمشیرہ علاتی ۱ کیونکہ ہمشیرہ علاتی عصبہ ہے

اگر ورثا دو ثلث اور سدس کے حقدار ہون تو مسئلہ پانچ سے کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۵ — دختر ۲ | دختر ۲ | مادر ۱

مسئلہ ۵ — نانی ۱ | دختر ۳ | دختر پسر ۱

مسئلہ ۵ — ہمشیرہ عینی ۳ | ہمشیرہ اخیافی ۱ | ہمشیرہ اخیافی ۱

مسئلہ ۵ — ہمشیرہ عینی ۳ | ما ۲ اگر ورثا ثلث اور نصف کے مستحق ہون

دفعہ ۹۷ - اگر ورثا صرف ایک قسم کے بشمول غیر مستحقین رد کے موجود ہون پس اس صورت مین قاعدہ یہ ہے کہ اوّل غیر مستحقین رد کو اقل مخارج سے حصہ دینا چاہیئے اور باقی کو اس مخرج مین سے مستحقین رد کو جو ایک جنس کے ہین دینا چاہیئے اگر باقی بلا کسر مستحقین رد پر تقسیم نہوسکتا ہو پس ان کے رؤس کو اقل مخارج مین ضرب دیکر اور تصحیح کرکے پورا پورا حصہ ہر ایک کو دیدینا چاہیئے۔

اس دفعہ مین جو قید ایک جنس کی ہے اوس سے یہ غرض ہے کہ اگر ایک جنس کے ورثا

۸۱ ہونگے تو مابقی کے بہی وہ ہی مستحق ہونگے یا انہین پر عود کریگا اور وہ آپس مین بالمساوی حصّہ پائینگے کیونکہ ایک جنس کے ہین پس قاعدہ یہ ہے کہ اگر مابقی مخرج اقل مخارج سے جو بعد دینے غیر مستحقین رد کے (جو کہ شوہر اور بیوی ہین) رہے وہ مستحقین رد پر تقسیم کر دینا چاہیئے اگر مسئلہ مستقیم ہوجاے بہتر اور اگر موافق پایا جاے تو وفق مین ورنہ بصورت مباینۃ کل مین ضرب دیکر مسئلہ کی صحت کرنی چاہیئے اور پہر بلا کسر ہر ایک وارث کو اوسکا حصّہ دیدینا چاہیئے۔ مثلاً۔

مسئلہ

شوہر	دختر	دختر	دختر
۱	۱	۱	۱

مسئلہ ۸

شوہر	۶ دختر
¼	¾ ۶

مسئلہ ۸ / ۴۰

زوجہ	۵ دختر
⅛	۳۵ ۷

مسئلہ ۸

زوجہ	ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ عینی
¼	¾ ۶	

اقل مخارج سے یہ مُراد ہے کہ ترکہ کو حتی الامکان ایسے کمتر عدد مین تقسیم کرنا چاہیئے جسمین شخص غیر مستحق رد اپنا حصّہ پاسکے۔

تشریح زاید

اگر ایک جنس کے ورثا بشمول غیر مستحقین رد موجود ہون پس اصل مسئلہ اقل مخارج سے کر کر حصّہ غیر مستحق رد کا اول دیکر اگر مابقی اہل رد کے رؤس سے تماثل حقیقی رکہتا ہو اور مستقیم ہوجاوے تو بہتر مثلاً مسئلہ شوہر ۳ دختر اور اگر باقی اہل رد کے رؤس پر بلا کسر تقسیم نہو سکتا ہو لیکن توافق حقیقی یا حکمی پایا جاے اوس صورت مین وفق رؤس کو مخرج اقل مین ضرب دیکر حاصلضرب کو تصحیح سمجہین۔ مسئلہ ۸ شوہر ¼ ۶ دختران ¾ ۶ اور اگر توافق نہ رکہتا ہو پس اوس صورت مین کُل عدد رؤس کو مخرج اقل مین ضرب دیکر حاصلضرب سے تصحیح کرلین مثلاً۔

مسئلہ ۴ / ۲۰

شوہر	۵ دختران
¼	۱۵ ۳

۸۲ **دفعہ ۹۸** - اگر ورثا دو قسم کے بشمول غیر مستحقین رد کے موجود ہون تو قاعدہ یہ ہے کہ اول غیر مستحق رد کو اقل مخارج سے ترکہ دینا چاہیے اور مابقیہ اگر مستحقین رد پر بلا کسر تقسیم ہو جاوے تو فبہا کیونکہ باقی بحسب اِن کے سہام کے انہی کا حق ہے پس جسکو ایک حصّہ پہنچتا ہو اوسکو ایک اور جسکو ۲ حصّے پہنچتے ہون اوسکو دو حصّہ دینے چاہین ورنہ مسئلہ مستحقین رد کو اقل مخارج مین ضرب دیکر تصحیح کرنی چاہیے*-

* اگر دو جنس کے ورثا بشمول غیر مستحق رد کے موجود ہون پس اوّل حصّہ غیر مستحق رد کا اقل مخارج سے دینا چاہیے اور اہل رد کا حصّہ جمع کرکر (جسقدر اون کو چاہیے یعنے ثلث یا سدس وغیرہ) پس جو کچھہ کہ باقی بعد دینے حصّہ غیر مستحق رد کے ہو اوسکو اوس مسئلہ پر (یعنے اون حصص مجتمعہ پر جو مستحقین نے اہل رد کا حصّہ جمع کیا ہی) تقسیم کرین اگر یہ قسمت بقیہ مذکورہ کی مسئلہ مسطورہ پر صحیح اور درست ہو بہتر مثلاً

مسئلہ ۴

۲ دختران اخیافی	جدہ	زوجہ
۲	۱	۱

اصل مسئلہ ۱۲ سے کرنا چاہیے تہا لیکن مسئلہ ردیہ ہے اسواسطے اقل مخارج مین ۴ سے کیا ایک یعنے ربع زوجہ کو دیا تین باقی رہے اور تین سہام جدہ و اخوات کے حصص سے متوافق ہین پس ضرب کی ضرورت نہین ہے کیونکہ سہام جدہ سدس ہے پس ایک جدہ کا حصّہ ہوا اور ۲ اخت اخیافی کا حصّہ ثلث ہی پس جب اِن دونون کا حصّہ جمع کیا تو تین ہوے اور یہان تین ہی باقی ہین یہ ہی ایک صورت ہی کہ رد مین مسئلہ مستقیم ہو جاتا ہے اس کے سوا اور کوی صورت نہین جسمین مابقیہ دو جنس کے جدات پر مستقیم ہو- اور اگر یہ صورت ہو مثلاً

مسئلہ ۴ ۴۸ فی

۲ اخوات اخیافی	۴ جدات	زوجہ
۲	۴	۱

رد س جدات / نتیجہ / تصحیح

۲ × ۳ × ۴ = ۴۸

۸۳

حصّہ زوجہ روس کی ضرب سے ۔

۱ × ۱۲ = ۱۲ حصّہ زوجہ

۱ × ۱۲ = ۱۲ حصّہ جدات یعنے ہر واحد ۳

۲ × ۱۲ = ۲۴ حصّہ ہمشیرگان یعنے ہر واحد ۴

اس مثال مین غیر مستحق رد زوجہ ہے اور اسکا حصّہ ترکہ سے اس صورت مین ایک ربع ہے پس مسئلہ چار سے کرنا چاہیئے ۔ پس زوجہ کو ربع دیکر تین حصّہ جدات اور ہمشیرگان اخیافی کیواسطے باقی رہتے ہین لیکن جدات کا حصّہ سدس اور ہمشیرگان اخیافی کا ایک ثلث ہے تاکہ وہ اپنا اپنا حصّہ پاوین یہ ضرور ہے کہ ترکہ بالقیہ ۲ حصون مین تقسیم کیا جاے مگر اس عدد کا ثلث اور سدس تین ہوتے ہین یعنے اوس عدد کے مساوی ہے جس سے اون مین ترکہ کو تقسیم کرنا منظور ہے لہذا منجملہ ان تین حصّون کے ہمشیرگان اخیافی کو ۲ حصّہ اور ایک حصّہ جدات کو اس صورت مین مستحقین رد کو صرف انکا حصّہ جو بطور فرض ان کے واسطے مقرر تھا دیا گیا لیکن چونکہ ۲ - اور ۱ جدات اور ہمشیرگان پر بلاکسر تقسیم نہین ہوسکتے پس واسطے دریافت کرنے اس امر کے کہ باقی ترکہ کو کتنے حصّون مین تقسیم کرنا چاہیئے

ہم نے حسب قاعدہ گذشتہ عمل کیا یعنے پہلے حصّہ دارون اور سہام کی تعداد مین مناسبت دیکھی ۔ چونکہ جدات کی روس اور سہام مین تباین کی نسبت پائی جاتی ہے لہذا اکل تعداد روس کو ہمشیرگان کے وفق مین ضرب دیکر اقل مخارج سے ضرب دیا اور تصحیح مسئلہ کر کر زوجہ کو ۱۲ حصّہ دیئے اور جدات کو ۱۲ یعنے ہر واحد کو ۳ حصّہ پہنچین گے اور ۱۲ کو ۴ کے ساتھ وہی نسبت ہے جو ایک کو ۴ کے ساتھ اور ہمشیرگان اخیافی کو ۲۴

اگر اشخاص مستحقین رد کے سہام مطابق اس عدد کے نہون جو بعد سہام حصّہ غیر مستحق رد کے باقی رہے یعنے ان پر تقسیم نہین ہوسکتی ہون پس اسصورت مین مسئلہ من یرد علیہ کو

(یعنے مستحقین رد کے سہام جو از روے فرض انکو دینے چاہئین) اقل مخارج مین ضرب ۸۴
دیگر تصحیح کر لی چاہیئے مثلاً
مسئلہ ۵/۴ ۱۴۴۰
۴ زوجہ ۹ دختران ۶ جدات
۵ × ۸ = ۴۰ $\frac{۵}{۱۸۰}$ $\frac{۲۸}{۲۸}$ ($\frac{۳۶}{۱۲۶۰}$) $\frac{۷}{۶}$
۲ × ۶ × ۳ = ۳۶ و ۳۶ × ۴۰ = ۱۴۴۰
۵ × ۳۶ = ۱۸۰ حصۂ زوجگان یعنے ہر واحد ۴۵
۲۸ × ۳۶ = ۱۰۰۸ حصۂ دختران یعنے ہر واحد ۱۱۲
۷ × ۳۶ = $\frac{۲۵۲}{۱۴۴۰}$ حصۂ جدات یعنے ہر واحد ۴۲

بحالت ہونے ۹ دختران و ۴ زوجہ اور ۶ جدات کے ترکہ کو اوّل آٹھ حصون مین تقسیم کرنا چاہیئے کیونکہ آٹھ ایسی رقم ہے بلحاظ جسکے زوجہ اپنا حصّہ پا سکتی ہے اور پانچ ایسی رقم ہے بلحاظ جس کے دختران اور جدات کو انکا حصّہ مل سکتا ہے (کیونکہ ثلثین اور سدس دونون کا حصّہ ہے پس جب سدس سے ثلثین اور سدس کو لیا تو پانچ ہوے پس یہ پانچ مستحقین رد کا مسئلہ کہلاتا ہے) پس بعد دینے حصّۂ زوجگان کے دختران اور جدات کیواسطے ۷ حصّے باقی رہتے ہین لیکن جدات کا حصّہ سدس اور دخترون کا دو ثلث ہی اور تاکہ وہ اپنے اپنے حصّہ پا سکین یہ ضرور ہے کہ جایداد کا ان مین تقسیم کرنا منظور ہوا سکے چہہ حصّے کئے جائین لیکن چہہ کا سدس اور ثلث ساوی پانچ کے ہے اور عدد پانچ یعنے مسئلہ مستحقین رد کا اس عدد کے مطابق نہین ہے جس سے جایداد مذکور کو تقسیم کرنا منظور ہے پس اس صورت مین مستحقین رد کے سہام کو اقل مخارج مین ضرب دیکر حصص پر ایک کی تقسیم کر دینی چاہیئے لہذا ۵ × ۸ = ۴۰ منجملہ ان ۴۰ حصّون کے زوجہ کو بحسب قاعدہ ۵ دیئے جاینگے اور دخترون کو ۲۸ کیونکہ سہام مستحقین رد کے جو ان کے مسئلہ سے پہنچیگا مابقیہ حصّہ غیر مستحق رد کے ساتھ ضرب دینا چاہیئے ۴ × ۷ = ۲۸ اس صورت مین دخترون کا اور جدات کا

مسئلہ ۵ سے کیا تھا کیونکہ دختروں کو دو ثلث یعنے ۴ اور جدات کو ایک سدس پہنچا ہے پس رقم ۵ مسئلہ دختر اور جدات ہے۔

چونکہ رقم ۵ (یا ۵ سہام) اور ۲۸ اور ۷ ہر ایک فریق پر بلا کسر تقسیم نہین ہو سکے اس سبب سے پھر تصحیح کی ضرورت ہوی پس ۴ زوجگان کا حصہ پانچ ہے پس سہام اور رؤس مین تباین ہے اور جدات کی سہام اور رؤس مین بھی تباین ہے لیکن ان دونون مین توافق بالنصف ہی لہذا ۴ × ۳ = ۱۲ - جب دختران کے رؤس اور سہام کا مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ ان مین بھی تباین ہے لیکن ۱۲ و ۹ مین توافق بالثلث ہے اسواسطے ۱۲ × ۳ = ۳۶ یہ عدد رؤس کی ضرب سے حاصل ہوے اب اسکو مسئلہ مین یعنے ۴۰ مین ضرب دیکر تقسیم کرنی چاہئے ۳۶ × ۴۰ = ۱۴۴۰

باب ۱۷

مناسخہ کے بیان مین

دفعہ ۹۹ - اگر کوی شخص چند وارث چھوڑ کر وفات پاے اور ان مین سے بعض وارث قبل تقسیم ترکہ کے فوت ہو جاینن تو جو حصہ ترکہ سے اشخاص زندہ کو پہنچتا ہے اسکو مناسخہ کہتے ہین ؎

؎ مناسخہ کے لغوی معنے نقل اور تحویل کے ہین اور تقسیم ترکہ سے پہلے وارثون کے حصص جو بسبب انکی وفات کے اون کے وارثون پر منتقل ہوتے ہین اوسکو اصطلاح علم فرایض مناسخہ کہتے ہین مثلاً زید چند وارث چھوڑکر فوت ہو گیا اور ان مین سے ایک وارث قبل تقسیم ترکہ کے فوت ہو گیا پس بسبب اسکی وفات کے اسکا حصہ اوسکے وارثون پر منتقل ہو گا لیکن ابھی نوبت تقسیم ترکہ کی نہین پہنچی تھی کہ کوی شخص متوفی ثانی کے وارثون مین سے بھی چند وارث چھوڑ کر فوت ہوا اور اسکا ترکہ اسکے

۸۱ وارثون پر منتقل ہوا اسیطرح سے اِن وارثون مین سے بہی ایک شخص فوت ہو گیا اسصورت
مین ہر ایک کا حصّہ ایک دوسرے پر منتقل ہوتا جاتا ہے پس ایسے انتقال حصّہ کو مناسخہ
کہتے ہین -

دفعہ ۱۰۰ - اگر ورثا متوفی ثانی بعینہ وہی وارث ہون جو متوفی اول کے تہے اور باقی ورثا کے حصص کے درمیان تغیر و تبدل واقع نہو تو اس صورت مین ترکہ کو صرف ایک بار تقسیم کرنا چاہیئے اور متوفی دوم کو معدوم سمجہنا چاہیئے۔†

مثلاً ہندہ دو پسر اور تین دختر چہوڑ کر مرگئی پہر ان مین سے ایک لڑکی گزر گئی لیکن دو بہای اور دو بہنون کے سوا اوسکا اور کوی وارث نہین ہے پس کل ترکہ کو اسکے دو بہای اور بہنون مین للذکر مثل حظ الانثیین† دیدینا چاہیئے اور دوبارہ تقسیم کی ضرورت نہین ہے -

مسئلہ ۶ — ہندہ

پسر	پسر	دختر	دختر	دختر
۲	۲	۱	۱	معدوم

اگر باقی وارثون مین تقسیم ترکہ مین اختلاف پیدا ہو مثلاً -

مسئلہ ۱۵ — زید

پسر پہلی زوجہ سے بکر	دختر	دختر ہندہ	دختر حمیدہ	یہ تینون دوسری زوجہ سے ہین-
۶	۳	۳	۱	

مسئلہ ۳	تباین	حمیدہ فی یدہ ۱
برادر علاتی بکر ۱	ہمشیرہ عینی ۱	ہمشیرہ عینی ۱

زید مرگیا اور ایک لڑکا ایک زوجہ سے اور تین دختر دوسری بیوی سے چہوڑین ان مین سے ایک لڑکی گزر گئی ایک بہای علاتی اور دو بہنین عینی چہوڑیں پس صورتِ متوفی اوّل کا مسئلہ پانچ سے کرکر دو سہام لڑکے کو اور ایک ایک سہام ہر دختر کو جسکو

† یعنے ہر مرد مساوی دو عورت کے ہے -

دیئے پہر حمیدہ فوت ہوگئی اوسکا ایک سہام اوسکے بہای بہنون پر بلا کسر تقسیم نہین ہوسکتا کسواسطے کہ انکا مسئلہ تین سے ہوتا ہے اور تین ۳ تین اور ایک مین تباین ہے اسواسطے ۳ × ۵ = ۱۵ اسے تصحیح کیگئی

دفعہ ۱۰۱ - اگر باقی وارثون مین تقسیم ترکہ مین اختلاف واقع ہو پس جو شخص کہ اوّل فوت ہوا ہوا وسکا ترکہ اون وارثون مین تقسیم کرنا چاہیئے جو اسکی وفات کے وقت زندہ ہون اور حسب قواعد سابقہ اونکو اپنا اپنا حصّہ دیدینا چاہیئے پہر دوسرے شخص متوفی کی نسبت ہی یہی قاعدہ ملحوظ ہونا چاہیئے مگر تین امور کا لحاظ ضرور چاہیئے اوّل متوفی دوم کو جو کہ ترکہ پہلے وارث سے ازروے وراثت پہنچا ہے (اور اسکو عربی مین ما فی الید کہتے ہین) اس مین اور تصحیح ثانی مین کونسی نسبت پائی جاتی ہے پس اگر نسبت تماثل ہو تو کچہ ضرب دینے کی حاجت نہین اور اگر نسبت توافق پای جاے تو وفق تصحیح ثانی کو کُل مقدار تصحیح اوّل سے ضرب دیکر ہر ایک وارث کو اوسکا حصّہ دیدینا چاہیئے اور اگر تباین ہو تو کُل تصحیح ثانی کو کُل مقدار تصحیح اول مین ضرب دینا چاہیئے پس حاصلضرب مخرج فروض ہر دو مسایل ہوگا اسیطرح متوفی ثالث مین اسی قاعدہ پر عمل کرنا چاہیئے

دفعہ ۱۰۲ - ہر ایک وارث کے سہام کو تصحیح سے دریافت کرنے کے واسطے یہ قاعدہ مقرر ہے کہ متوفی اول کے ورثا کو جو سہام پہنچے ہون اسکو متوفی دوم کی کُل تصحیح مین بشرطیکہ تباین ہو ضرب دینا چاہیئے اور اگر نسبت توافق پایا جاے تو تصحیح ثانی کے وفق مین ضرب دینا چاہیئے اور جو سہام متوفی ثانی کے ورثا کو اوس مسئلہ کی تصحیح سے پہنچے ہون اونکو کُل مقدار مین بشرطیکہ تباین ہو ورنہ وفق مین ضرب دینا چاہیئے اور توافق بحکم

۸۸ تداخل ہے ۔

مثال مناسخہ

۱۲۸/۳۲/۱۶

مسئلہ ۲ ہندہ

شوہر زید	دختر پہلے خاوند سے کریمہ	مادر عظیمہ
۱/۴	۹ ۳/۱۲	۳/۱۲

مسئلہ ۴ تماثل زید مافی الیدہم

زوجہ	پدر عمر	مادر رحیمہ
۱/۴	۲/۴ ۱۶	۱/۴ ۸

مسئلہ ۶ توافق بالثلث کریمہ ۹

دختر رقیبہ	پسر خالد	پسر عبداللہ	جدہ عظیمہ
۱/۳ ۱۲	۲/۶ ۲۴	۲/۶ ۲۴	۱/۳

مسئلہ ۲ تباین عظیمہ ۹

شوہر عبدالرحمن	برادر عبدالرحیم	برادر عبدالکریم
۱/۲ ۱۸	۱/۴	۱/۴

اسلبع ۱۲۸

الاحیاء

حلیمہ	عمر	رحیمہ	رقیبہ	خالد	عبداللہ	عبدالرحمن	عبدالرحیم	عبدالکریم
۸	۱۶	۸	۱۲	۲۴	۲۴	۱۸	۹	۹

اس مسئلہ مین ہندہ نامی ایک عورت مرگئی اسکے وارث اسکی ما اور شوہر اور ایک دختر جو پہلے خاوند سے ہتی اور سکے ترکہ کی ہوی منجملہ ان کے شوہر نے ایک زوجہ اور ماباپ چہوڑکر قبل تقسیم ترکہ کے وفات پای اسیطرح کریمہ بہی ایک لڑکی اور دو پسر اور ایک نانی چہوڑکر قبل تقسیم ترکہ کے فوت ہوی پہر عظیمہ بہی ایک شوہر اور دو بہای چہوڑکر مرگئی اب ترکہ متوفی مابین اشخاص زندہ کس قاعدہ سے تقسیم نا

کرانا چاہئے اور ہر ایک وارث کو کتنے سہام ترکہ سے دینے چاہئین ۔

واضح ہو کہ مثال مذکورہ مین بسبب اجتماع ربع ونصف اور سدس کے مسئلہ ۱۲ سے کرنا چاہئے تھا لیکن چونکہ مسئلہ رد کا ہے اسواسطے اقل مخارج سے جو چہار ہین مسئلہ کیا شوہر کو ایک ربع دیکر تین باقی رہے اور نصف اور سدس کا مخرج چھہ ہی چھہ مین سے دختر کو تین سہام اور ماں کو ایک سدس یعنی ایک مجموعہ چہار سہام ہوے مابقیہ تین سہام اور چہار مین نسبت تباین ہے اسواسطے ۴ × ۴ = ۱۶ سے تصحیح مسئلہ کی گئی ۔

حصہ شوہر	۴	=	۱	×	۴
حصہ دختر	۹	=	۳ یعنی	×	۳
حصہ مادر	۳	=	۱	×	۳

یعنی زید شوہر کا مافی الیدہم یعنی سہام ہے اور اسکی جورو اور ماں باپ اسکے ترکہ کے مستحق ہین اس صورت مین اقل مخارج جس سے غیر مستحق رد کا حصہ پورا پورا نکل سکتا ہے ۴ ہے منجملہ اسکے زوجہ کو ایک سہام اور ماں کو ایک سہام اور باقی باپ کو یعنے ۲ سہام پہنچے کیونکہ وہ محض عصبہ ہے تصحیح مسئلہ ثانی اور اسکے مافی الید مین تماثل ہے لہذا کچھہ ضرب دینے کی ضرورت نہین ۔ کریمہ یعنی دختر زندہ کا مافی الید ۹ ہی اور اسکے دو لڑکے اور ایک لڑکی اور ایک نانی وارث ہین مجموعہ سہام ان کے چھہ ہین لہذا مسئلہ ۶ سے کیا نانی کو ایک سدس اور ہر دو پسران کو ۲ سہام اور دختر کو ایک سہام پہنچا تصحیح اور مافی الید کریمہ مین نسبت توافق ہے اسواسطے حسب قاعدہ مسطورہ تصحیح کے وفق کو جو ۲ ہین تصحیح اول مین یعنی ۱۶ مین ضرب دیا ۔

۱۶ × ۲ = ۳۲ (وفق تصحیح مسئلہ ثالث) پس اب حسب قاعدہ مسطورہ دفعہ ۱۰۲ اول بطن مین جو صرف ماں زندہ ہے اور اسکے سہام تین ہین اسکو ۲ یعنے وفق تصحیح مسئلہ ثالث مین ضرب دیا ۳ × ۲ = ۶ ماں کو دیئے دوسرے بطن مین زوجہ کے ایک سہام کو

۹۰ ۲ مین ضرب دیا تو دو ہی رہے ۲ × ۱ = ۲ پس دو کو مدلکہنکر اول حصہ کے نیچے لکہدیا (اسطرح ۲/۱) پہر عمر اور رحیمہ کے سہام کو ۲ مین ضرب دیکر ہر ایک سہام اوسکے نیچے لکہدیئے -

بطن ثالث کے ورثا کے سہام کو مافی الید کے وفق یعنے ۳ مین ضرب دیکر ۱ × ۳ = ۳ دختر کو دیئے - ۲ × ۳ = ۶ پسر کو ۲ × ۳ = ۶ دوسری پسر کو ۱ × ۳ = ۳ نانی کو -

عظیمہ کا مافی الید ۹ ہے کیونکہ اوسکو ۶ سہام تو اول بطن مین پہنچے تہے اور ۳ سہام تیسرے بطن مین پس مجموعہ سہام ۹ ہوے اسکے وارث صرف ایک شوہر اور ۲ بہای ہین پس مسئلہ ۴ سے کیا نصف حصہ اسکے شوہر کو دیا اور ایک ایک سہام ہر ایک بہای کو لیکن مخرج تقسیم و مافی الید مین تباین ہے کیونکہ ۴ و ۹ مین بجز تباین کے اور کوی نسبت نہین ہے اسواسطے کل تصحیح کو مسئلہ اول کی کل تصحیح سے یعنے (۴ × ۳۲ = ۱۲۸) ضرب دیکر تصحیح مسئلہ کی اور انہین سے ہر ایک وارث کو اسطرح سے سہام تقسیم کئے کہ دوسرے بطن مین ۲ × ۴ = ۸ حصہ حلیمہ کا اور ۲ × ۴ = ۸ حصہ عمر کا - ۲ × ۴ = ۸ حصہ رحیمہ کا اوسکو دیا گیا ہے -

تیسرے بطن مین ۳ × ۴ = ۱۲ حصہ رقیبہ کا -

۶ × ۴ = ۲۴ حصہ خالد کا - ۶ × ۴ = ۲۴ حصہ عبداللہ کا

عظیمہ کا مافی الید ۹ ہے اور مسئلہ اور مافی الید مین تباین ہے اسواسطے شوہر یعنے عبدالرحمن کا حصہ کل مافی الید مین ضرب دیا ۲ × ۹ = ۱۸ ہوے - اسیطرح عبدالکریم و عبدالرحیم کا حصہ یعنے ہر واحد کا ۹ ہے -

اب جسقدر اشخاص زندہ ہین اونکو ایک علیحدہ مقام پر لکہکر ہر ایک کا نام اور حصص جو اونکو پہنچے تہے لکہکر جمع کرنے چاہین چنانچہ اس مثال مین الاحیاء کا

٭ مافی الید یعنی وہ حصہ جو اوسکو ترکہ سے حسب قاعدہ پہنچا ہو -

لفظ جسکے معنے زندہ کے ہین لکہکر ہر ایک وارث زندہ کا حصہ اوسکے نیچے لکہنا
پس مجموعہ سہام ۱۲۰ ہوے بموجب اسکے ہر ایک وارث کو ترکہ سے حصہ ملیگا

باب ۱۸

فرایض لکہنے کا قدیمی طریقہ

شکل مد متوفی

مسئلہ زید ترکہ ۷
زوجہ ۱ پسر ۳
باقی کیفیت مناسخہ کی مثالون مین معلوم کرنی چاہیے

دفعہ ۱۰۳ - متوفی کی ایک مد اسطرح کھینچنی چاہیے کہ اوس کے وارثون کے نام اوسکے نیچے بترتیب یعنی اول ذوالفروض بعد اس کے عصبات لکہنے چاہیئن اور اوس مد کے اوّل سرے پر مسئلہ کا لفظ لکہکر جسقدر کہ مخرج فروض ہوتا ہو یعنے ۶ و ۱۲ و ۲۴ یا جیسی کہ صورت ہو اوسکو مسئلہ کے سین کے اوپر لکہئے اور پہر اگر تصحیح کی ضرورت ہو (مسئلہ ۱۲ ۲۴) تو مسئلہ کے پاس ایک ٹہڑا خط / جو کہ اصل مین لفظ تصحیح سے کہینچکر اوسکے اوپر اعداد لکہنے چاہیئن اور دوسرے سرے پر متوفی کا نام اور تعداد ترکہ یا حصہ جو اوس نے اپنے مورث سے پایا ہو پہر اگر تصحیح اور مسئلہ مین تباین ہو تو فیمابین لفظ مسئلہ اور مافی الید کے لفظ تباین لکہنا چاہیے ورنہ جیسی کہ صورت ہو خواہ توافق بالنصف یا بالربع یا بالثمن وغیرہ اور جب ضرب کرنے سے تغیر واقع ہو تو اوس صورت مین وارث کے سہام کے نیچے ایک خط کہینچکر جو حصہ کہ حاصل ضرب ہو اوسکو پہنچا ہوا اوسکے نیچے لکہدینا چاہیے اور اگر ایک بطن مین جو وارث مرتا جاے اوسکے سہام کے نیچے ایک خط قوسی لکہدینا چاہیے کیونکہ پہر اوسکے سہام کی ضرب نہین ہوتی اور بعد تمام ہونے بطن کے مد احیاء کی کہینچکر اوسکے نیچے

۹۲

اشخاص زندہ کا نام اور ہر ایک کا حصہ جو کچھ کہ اوسکو جمیع بطون سے ملا ہو لکھکر کل کو جمع کرنا چاہئے پھر جمیع حصص ہر ایک وارث کو جمع کرکر المبلغ کی لفظ احیا کے اوپر کہنچکر اوس تعداد کو المبلغ کی مد پر لکھ دینے چاہئے اگر یہ مجموعی رقم اور مسئلہ مورث اعلی جو بعد چند در چند ضرب کے حاصل ہو مساوی ہے تو مسئلہ صحیح ورنہ کسی بطون مین غلطی واقع ہوگی اوسکو پھر درست کرلین۔

مناسخہ کی ایک اور مثال معہ حل تمام وضاحت درج کتاب کیجاتی ہے امید ہے کہ ناظرین کو طریق استخراج سہام مین اوس سے زیادہ آسانی ہوگی۔

مثال ۲

مسمی بکر دو فرزند ایک باعث اور دوسرا مبعوث اور دو دختر ایک ہندہ اور دوسری شائستہ چہوڑکر مرگیا اور پہر وہ چارون بہی اس ترتیب سے مرگیئن کہ پہلے ہندہ بڑی بیٹی ایک ابن الابن مفقود الخبر چہوڑکر مری اور بعد اوسکے باعث بیٹا لاولد مرا پہر بعد اوسکے مبعوث دوسرا بیٹا آٹھ نفر اولاد چہوڑکر مرا پانچ بیٹے اور تین بیٹیان اور پہر شائستہ دختر بکر مذکور کی لاولد مری بعد ازان اولاد مبعوث سے کہ آٹھ نفر ذکور و اناث تہے چار بیٹے اور دو دختران فوت ہوگیئن اس ترتیب سے کہ اول مسمی زید بڑا بیٹا لاولد مرا اور پہر عمر دوسرا بیٹا لاولد مرگیا اور پہر محمود تیسرا بیٹا ایک ابن اور دو دختر چہوڑکر مرگیا بعد چندے وہ ابن بہی اسکا مرگیا پہر بعد پسر محمود تیسرے بیٹے کی مسماۃ شریفہ دختر مبعوث کی ایک ابن اور ایک دختر چہوڑکر مرگئی بعد ازان مسمی موصوف چوتہا بیٹا مبعوث کا ایک ابن اور ایک دختر چہوڑکر مرگیا بعد چندے وہ ابن بہی اسکا مرگیا پہر بعد پسر چوتہے بیٹے کے مسماۃ کریمہ دختر مبعوث کے لاولد مری بعد اوسکے امامن بیٹی محمود ایک دختر چہوڑکر مری اور بعد اوسکے مسمی قاسم بیٹا شریف کا ایک پسر چہوڑکر مرگیا اب اولاد مبعوث سے ایک ابن مسمی شکور اور ایک دختر مسماۃ

حمیدہ اور اولاد اولاد مذکورہ بالا زندہ اور موجود ہیں اور مال متوفی اول کا آجتک تقسیم نہیں ہوا تو پس تقسیم مال مورثہ کی باہم از روے شرع شریف اس طرح ہونی چاہیے

۸/۱۲۸/۲۳۱۳/۲/۵۰۲/۲۸۰/۲۲۳/۲/۸۴۲/۵۰۴/۰۵۰۵

مسئلہ ۶ — بکر +

ابن باعث	ابن مبعوث	بنت ہندہ	بنت شالیتہ
۲	۲/۶	۱	۱۳/۳۹

مسئلہ — ہندہ ۱ مافی الید

ابن الابن لو زندہ ہوتا	اخ باعث	اخ مبعوث	اخت شالیتہ
۲۴/۸ — ۲۱۲/۴ — ۹/۱۰/۴ — ۸/۴۲/۴ — ۱۲/۷	۲	۲	۱

تباین

مسئلہ ۳ — باعث ۲

اخ مبعوث	اخت شالیتہ
۲/۴	۱/۲/۶

تباین

مسئلہ ۱۳ — مبعوث ۱۰

ابن زید	ابن عمر	ابن محمود	ابن موصوف	ابن مشکور	بنت حمیدہ	بنت کریمہ	بنت شریفہ	اخت شالیتہ
۲/۲۰	۲/۲۰	۲/۲۰/۶۰	۲/۲۰/۶۰/۲۴۰/۷۲۰	۲/۲۰/۶۰/۲۴۰/۷۲۰/۲۱۶۰/۴۳۲۰	۱/۱۰/۳۰/۱۲۰/۳۶۰/۱۰۸۰/۲۱۶۰	۱/۱۰/۳۰/۱۲۰/۳۶۰/۱۰۸۰	۱/۱۰/۳۰/۱۲۰/۳۶۰	۱

توافق بالخمس

مسئلہ خمسہ ۱ — شالیتہ ۶۵ خمسہ ۱۳

ابن الاخ زید	ابن الاخ عمر	ابن الاخ محمود	ابن الاخ موصوف	ابن الاخ مشکور	بنت الاخ حمیدہ	بنت الاخ کریمہ	بنت الاخ شریفہ
۱/۱۳	۱/۱۳	۱/۱۳/۳۹	۱/۱۳/۳۹/۱۵۶/۴۶۸	۱/۱۳/۳۹/۱۵۶/۴۶۸/۱۴۰۴/۲۸۰۸	۱	۱	۱

+ ابن کے معنی پسر اور بنت کے معنے دختر اور ابن الاخ کے معنی بھائی کا لڑکا اور بنت الاخ کے معنی بھتیجی کے ہیں۔ اور اخت ہمشیرہ کو اور ابن الابن پوتے اور اخ بھائی کو کہتے ہیں

۹۴

مسئلہ ۱۱/۱ — توافق احد عشر — زید ۳۳/۳

اخ	اخ	اخ	اخ	اخت	اخت	اخت
عمر	محمود	موصوف	شکور	حمیدہ	کریمہ	شریفہ
۲/۹	۲/۶/۱۸	۲/۶/۱۸/۷۲/۲۱۶	۲/۶/۱۸/۷۲/۲۱۶/[illegible]	۱/۳/۹/۳۶/۱۰۸/۳۲۴/۶۴۸	۱/۳/۹/۳۶/۱۰۸/۳۲۴	۱/۳/۹/۳۶/۱۰۸

مسئلہ ۹/۳ — توافق بالثلث — عمر ۳۹/۱۳

اخ	اخ	اخ	اخت	اخت	اخت
محمود	موصوف	شکور	حمیدہ	کریمہ	شریفہ
۲/۲۶	۲/۲۶/۱۰۴/۳۱۲	۲/۲۶/۱۰۴/۳۱۲/۹۳۶/۱۸۷۲	۱/۱۳/۵۲/۱۵۶/۴۶۸/۹۳۱	۱/۱۳/۵۲/۱۵۶/۴۶۸	۱/۱۳/۵۲/۱۵۶

مسئلہ — تباین — محمود ۱۴۳

ابن	بنت	بنت
احمد	امامن	عزیزن
۲/۲۸۶	۱/۱۴۳/۴۲۹/۱۲۸۷	۱/۱۴۳/۴۲۹/۱۲۸۷/۲۰۵۴

مسئلہ ۳/۶/۳ — توافق بالنصف — احمد مافی الید ۲۸۶/۱۴۳

اخت	اخت	عم	عم	عمہ	عمہ	عمہ
امامن	عزیزن	موصوف	شکور	کریمہ	شریفہ	حمیدہ
۱/۲/۲۹۹/۸۵۸	۱/۲/۲۸۶/۸۵۸/۱۷۱۶	۱/۱۴۳	۱/۱۴۳/۴۲۹/۸۵۸	محروم	محروم	محروم

مسئلہ ۳/۱ — توافق بالثلث — شریفہ ۶۲۴/۲۰۸

ابن	بنت	اخ	اخ	اخت	اخت
قاسم	قنیہن	موصوف	شکور	کریمہ	حمیدہ
۲/۴۱۶/۱۲۴۸/۲۴۹۶	۱/۲۰۸/۶۲۴/۱۲۴۸	محروم	محروم	محروم	محروم

مسئلہ — موصوف ۱۸۵۹

ابن قاسم ۲۴۹۶/[illegible] — بنت کریمہ ۱۲۴۸ ۲۰۹/[illegible] — اخ شکور محروم — اخت حمیدہ محروم — اخت کریمہ [illegible]

مسئلہ ۲/۱ — توافق بالنصف — ہاشم ۳۷۱۸۰ / ۱۸۵۹

عمہ	عمہ	عم	اخت
کریمہ	حمیدہ	مشکور	کریمن
محروم	محروم	۱۸۵۹ / ۳۷۱۸	۱۸۵۹ / ۳۷۱۸

مسئلہ ۳ — توافق بالثلث — کریمہ ۱۸۶۲ ۶۲۴۴

اخت ... — بنت ... [illegible]

مسئلہ ۳ — امامن ۲۱۴۰

اخت	بنت
عشتین	...
۲۱۴۰	۲/۱

مسئلہ — ہاشم ۲۴۹۶

...	ابن
...	پنجبش
...	۲۴۹۶

المبلغ ۵۰۵۴۴

الاحیاء

نورخان	شکور	حمیدہ	عزیزن	ذبیرن	کریمن	ہندہ	پنجبش
۸۴۲۴	۱۷۳۶۸	۴۹۹۲	۶۴۳۵	۱۲۴۸	۷۴۳۶	۲۱۴۵	۲۴۹۶

قواعد استخراج سہام بقاعدہ انگریزی

باب ۱۹

قواعد تقسیم ترکہ کے بیان مین

دفعہ ۱۰۴ - گرنڈی صاحب مصنف شرع محمدی اپنی کتاب شرع محمدی مین لکہتی ہین کہ قواعد تقسیم ترکہ کی نسبت جو میگناٹن صاحب نے اپنی کتاب مین لکہا اوسکی نسبت بہت کچھہ اعتراض ہو سکتا ہے کیونکہ مصنف موصوف نے جملہ قواعد اور امثلہ کو اوسی پیچیدہ اور قدیمی طریقہ سے جوکہ علماء عرب نے اپنی کتاب سراجی - شریفی - ہدایہ وغیرہ مین لکہی ہین بیان اور حل کیا ہے - اور صرف انہین قواعد کا ترجمہ ہی کیا ہے حالانکہ وہ ہی نتیجہ ایک سادہ

اور آسان طریقہ حساب انگریزی سے حاصل ہوسکتا تہا۔ انگریزی قواعد کو آسانی اور سادگی بین عرب کے قواعد پر بہت کچہہ ترجیح ہے۔ الغرض ہم یہ خیال کر سکتے ہین کہ میگناٹن صاحب نے مسلمانون کے طریقہ کی پیروی شاید اس وجہ سے کی تہی کہ وہ اپنی کتاب مسلمانون کے واسطے لکھ رہے تھے جو کہ عادی اور مانوس اوسی قدیمی طریقے کے ہین اور اوس زمانہ بین اونکو اونکے ہی عُلما کے طریقہ سے آگاہ اور واقف کرنا مفید سمجہا گیا تہا اونکے علما ہمارے حساب کے طریقہ سے اوس سے بہی زیادہ حیران اور دق ہو جاتے ہین جسطرح کہ ہم اون کے قواعد سے تشویش اور پیچیدگی مین پڑتے ہین۔

چونکہ کتاب شرع ہندوستانی مقننون مین زیادہ تر پہیلی ہوی ہے اسواسطے (گرڈی صاحب لکھتے ہین کہ) ہم بہی اونکو انگریزی طریقہ سے حیران کرنیکی بنسبت جسکو وہ لوگ نیا اور دشوار جانتے ہوے ہین اون کے ہی قواعد کا بیان کرنا مصلحت جانتے ہین بدین نظر ہم بہی میگناٹن صاحب کی پیروی کرتے ہین۔ جو اشخاص کہ انگریزی طریقہ سے عمل کرینگے اونکو عرب کے قواعد کی پیروی کرنے کی کچہہ حاجت نہین ہے بیشک ایک زمانہ آئیگا جبکہ تعلیم ہندوستان کے باشندون مین بخوبی اور کافی طور پر پہیلی ہوی ہوگی کہ جس سے وہ انگریزی طریقہ سے واقف ہونگے۔ جب وہ زمانہ آئیگا تب اُن قواعد کو بدل ڈالنا اور انگریزی طریقہ کو اختیار کرنا ضروری ہوگا۔ گرڈی

* جسطرح ہمارے ملک مین آنے ۔ پائی ۔ گنڈے ۔ کوڑی ۔ کسرات ہوتے ہین اسیطرح عرب مین کسرات نہین ہین علماء عرب نے صرف ضرب سے کام لیا جس سے ہر ایک وارث کا حصّہ بلا کسر دریافت ہوجاتا ہے مثلا ایک شخص ماں ۔ باپ اور تین بیٹیاں چہوڑ کر مرگیا ماں باپ ۳ دختر زید تو جائیداد کو اول چہہ حصّون مین تقسیم کرنا چاہیے کیونکہ عرب نے قاعدہ مقرر کر رکھا ہے کہ جب

۱۷ ⅙ و ⅙ و ⅔ کے حصہ دار موجود ہون تو مخرج چھہ قرار دینا چاہئے۔ مان کو ⅙ یا ۱ سہام باپ کو ایک چھٹا یا ۱ سہام اور تین بیٹون کو ⅔ یعنی ۴ سہام دینے چاہئین۔ چونکہ عرب مین کسرات نہین ہین اور ۴ سہام تین بیٹیون پر بلا کسر تقسیم نہین ہوسکتے پس بموجب قاعدہ عرب کے مخرج کو اعداد رؤس سے جنمین کسر واقع ہوتی ہے ضرب دینا چاہئے ۶ × ۳ = ۱۸ کے ہوے اب ۱۸ کو مخرج حصص جانکر (عربی مین اس طرح کے عمل کو تصحیح کہتے ہین) وہ ہی ایک چھٹا یعنے ۳ سہام مان کو اور تین سہام باپ کو اور ⅔ یعنے ۱۲ سہام بیٹیونکو دینگے۔ مان کا حصہ ۳ - باپ کا حصہ ۳ - ہر بیٹی کا حصہ ۴ ہمارے ملک کے قاعدہ کے بموجب جب کہ عدد صحیح پورا تقسیم نہو سکے تو اوسکو کسرات مین لانا چاہئے۔ مثلاً فرض کرو کہ متوفی کے پاس صرف ایکروپیہ ہے اور اس روپیہ کے مستحق بحصص جداگانہ مان باپ اور تین بیٹیان ہین - اس صورت مین ایک روپیہ ساوی ۱۶ آنے کے ہے پس ۶ آنے کا ⅙ یا ۸-۲ مان کو اور ۸-۲ باپ کو اور ⅔ یعنے ۸-۱۰ تین بیٹیون کو پہنچے -

مان کا حصہ ۱/۶ یا ۸-۲
باپ کا حصہ ۱/۶ یا ۸-۲
بیٹیون کا حصہ ۲/۳ یا ۸-۱۰
کل ۱۶ آنے یا ایک روپیہ

ہر بیٹی کو ۵؍۱۰ - آنہ دینے چاہئین -

چونکہ عرب مین نہ قاعدہ نہ اور کوی آسان قاعدہ کسرات کا ہے اسواسطے علماء عرب مخرج کو تعداد ورثا مین جنمین کسر واقع ہو ضرب دیکر عدد سالم ہر ایک وارث کے دریافت کر لیتے ہین لیکن جبکہ اول حاصلضرب سے باندازہ حصص صحیح ورثا بعدد سالم دریافت نہو سکے تو پھر اوسی حاصلضرب کو ان ورثا کے رؤس سے جنمین کسر واقع ہوتی ہے ضرب دیکر تصحیح کر لیتے ہین یہ عمل برابر جاری رہتا ہے تاوقتیکہ ہر ایک وارث کا حصہ بلا کسر دریافت ہوجاوے - لیکن پیشتر اس سے کہ یہ عمل جاری کیا جاوے - فروض - افنا فروض یا حصص تناسب حصص - تناسب رؤس حصص - اعداد تماثل - متداخل - متوافق

۹۸ متباین - قواعد مخرج فروض - عول ورد - جملہ قواعد تصحیح کے - اور ہر ایک قاعدہ کی مختلف صورتین سمجھنی چاہئین - اور بطون متعددہ کا حصّہ دریافت کرنے کے واسطے قواعد مناسخہ پر کامل دستگاہ ہونی چاہئے تاکہ عرب کے طریقہ سے قواعد استخراج سہام سے واقفیت ہو - یہ جملہ قواعد سراجی شریفی مین موجود ہین - اور انگریزی واردو کے مصنفون نے عرب کے قواعد کو جو تقسیم ترکہ کے باب مین ہین بالاجمال بیان کیا ہے اس سبب سے طلباء کو دو دقتین پیدا ہوگئین ایک تو خود قواعد عرب کے پیچیدہ تھے دوسرا اونکا اختصار اور بھی پریشانی اور دقت کا باعث ہوا - اسی وجہ سے ہر ایک شخص ان قواعد کا ابتک شاکی ہے لیکن اس زمانہ کے مصنف میکنو رلا لکچرار صاحب نے اون قواعد کو اور اصول کو حسب طریقہ عرب کے نہایت شرح اور بسط سے شریفی سے انگریزی مین ترجمہ کیا ہے ان جملہ قواعد کے ترجمہ اور تشریح کرنے مین اس لائق مصنف نے بہت کچھہ محنت اور جانفشانی کی ہے - کتاب کا ایک بڑا حصّہ ان قواعد کے بیانات سے پُر ہے - اس فاضل مصنف کے خیالات بھی میگناٹن و گریڈی صاحب کے موافق ہین انہون نے ہر ایک امر کو بجنسہ عرب کے قواعد کے موافق بیان کیا ہے کسی امر کو گو وہ قانون انگریزی سے منسوخ بھی ہوا ہے ترمیم نہین کیا - اسی وجہ سے کتاب کی ضخامت بہت زیادہ ہوگئی - چونکہ انگریزی حساب کے مقابلہ مین یہ جملہ قواعد بالکل بیکار ہین اسواسطے مین اپنے ناظرین کو انگریزی حساب کے طریقہ کیطرف متوجہ کرنے مین کوشش کرتا ہون - پس اب بقول گریڈی صاحب وہ وقت آگیا ہے کہ پُرانے قواعد کو بدل کر انگریزی طریقہ اختیار کرین - اسواسطے ہم اون قواعد کو انگریزی طریقہ سے بیان کرتے ہین اور سہولت کے واسطے مختلف قسم کی چند مثالین معہ حل لکھتے ہین -

---

قاعدہ

دفعہ ۱۰۵ - ایل برلنگ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۶ مین لکھتے ہین کہ جب مختلف اقسام کے فریق ہون اور ہر ایک قسم مین بھی کئی وارث ہون تو تقسیم ترکہ کیواسطے اس قاعدہ پر عمل کرنا چاہیئے

دفعہ ۱۰۶ - ایک سطر مین کسرات حصص اون شخاص کے لکھو جو مستحق ترکہ ہین پھر ان کسرات کو تعداد ورثا یابندہ حصص سے علیحدہ علیحدہ تقسیم کرو تاکہ ہر ایک وارث کا حصّہ جُداگانہ معلوم ہو جاوے پھر ذواضعاف اقل ان کسرات کے نسب نماؤن کا اوس کل حصص کی تعداد کو ظاہر کریگا جنمین کل جایداد تقسیم کرنی چاہیئے -

مثال ۱

فرض کرو کہ باپ اور ایک جورو اور دس لڑکیان ایک متوفی کے ترکہ کی وارث ہین - ہر ایک فریق کا حصّہ جُداگانہ یہ ہے - $\frac{۱}{۸}$ زوجہ کا حصّہ $\frac{۲}{۳}$ بیٹیون کا حصّہ ہے اور باپ کا $\frac{۵}{۲۴}$ حصّہ ہے (کیونکہ باپ عصبہ ہے اور عصبہ باقیماندہ کا مستحق ہوتا ہے جب $\frac{۱}{۸}$ و $\frac{۲}{۳}$ کو جمع کیا تو $\frac{۵}{۲۴}$ باقی رہا -) ان تینون فریق مین صرف آخیر فریق یعنے بیٹیون کی تعداد ۱۰ ہے اسلئے $\frac{۲}{۳}$ کو دس پر تقسیم کیا $\frac{۲}{۳} \div ۱۰ = \frac{۲}{۳۰} = \frac{۱}{۱۵}$

ہر ایک وارث کا حصّہ یہ ہوا - $\frac{۱}{۱۵}$ و $\frac{۱}{۸}$ و $\frac{۵}{۲۴}$

انکے نسب نماؤن کا ذواضعاف اقل اسطرح لیا -

۳) ۱۵ و ۸ و ۲۴ -
۸) ۵ - ۸ - ۸
۱ - ۱ - ۵

انکا ذواضعاف اقل ہوا $۳ \times ۸ \times ۵ = ۱۲۰$

کل جایداد کو ۱۲۰ حصص مین تقسیم کرکے ورثا مین اسطرح تقسیم کردو -

---

۲۵ یا ۱۲۰/۲۵ باپ کا حصہ ہے ۱۰۰
۱۵ یا ۱۲۰/۱۵ جورو کا حصہ ہے
۸۰ یا ۱۲۰/۸۰ دس لڑکیون کا حصہ اور ہر ایک لڑکے کا حصہ ۸ سہام ہے

صورت عمل
حصہ زوجہ ۱۵ = ۱/۸ ۱۲۰ کا
حصہ دختران ۸۰ = ۲/۳ ۱۲۰ کا
حصہ پدر ۲۵/۱۲۰

۱۲۰

دوسری مثال

فرض کرو کہ دو جورو چھہ جدات دس لڑکیان ۷ اعمام وارث ہین۔ ہر ایک فریق کے حصص مختلف یہ ہین۔ زوجہ جدات دختران اعمام
۱/۸ ۱/۶ ۲/۳ ۱/۲۴ (اعمام عصبہ ہین اور باقیماندہ کے مستحق

اسیواسطے بقاعدہ کسور ۱/۸ و ۱/۶ - ۲/۳ کو جمع کیا تو ۲۳/۲۴ ہوے پس ۲۴/۲۴ - ۲۳/۲۴ = ۱/۲۴ کے -

ہر ایک فریق کے رو سے ان کسرات کو تقسیم کیا تو یہ حاصل ہوا -

زوجہ	جدہ	دختر	عم
۱/۱۶	۱/۳۶	۱/۱۵	۱/۱۶۸

کل نسب نماؤن کا ذو اضعاف اقل لیا ۱۶۸ - ۱۵ - ۳۶ - ۱۶ | ۴

۳| ۴۲ - ۱۵ - ۹ - ۴
۲| ۱۴ - ۵ - ۳ - ۴
۷ ۵ ۳ ۲

ذو اضعاف اقل ہے ۷ × ۵ × ۳ × ۲ × ۲ × ۳ × ۲ × ۴ = ۵۰۴۰

جایداد کے ۵۰۴۰ حصہ کرنے چاہین اور ہر ایک فریق کے ہر ایک وارث کا حصہ ذیل ہے

جورو کا حصہ	جدہ کا حصہ	دختر کا حصہ	عم کا حصہ
۳۱۵	۱۴۰	۳۳۶	۳۰

دو جورو کا حصہ ۶۳۰
چھہ جدات کا حصہ ۸۴۰
دس لڑکیون کا حصہ ۳۳۶۰
۷ اعمام کا حصہ ۲۱۰
کل ۵۰۴۰

ذو اضعاف اقل کا بیان

جب ایک عدد کئی عددون پر پورا تقسیم ہو سکے تو اس عدد کو ان عددون کا ذو اضعاف

کہتے ہین جیسے ۱۴۴ ذو اضعاف ۳ و ۹ و ۱۸ و ۲۴ کا ہے -
جو عدد کئی عددون پر پورا تقسیم ہوسکے اور اوس سے چہوٹا کوئی عدد ایسا نہو
کہ ان عددون پر پورا تقسیم ہوتا ہو تو اوس عدد کو ان عددون کا ذو اضعاف اقل
کہتے ہین چنانچہ ۷۲ ذو اضعاف اقل ۳ - ۹ - ۸ و ۲۴ کا ہے -

کئی رقمون کا ذو اضعاف اقل دریافت کرنیکا آسان قاعدہ

کسی تعداد کا ذو اضعاف اقل نکالنا یعنے ایسی تعداد جس سے کل ورثا کے حصص بلا کسر دریافت ہوجاتے ہین - ایک سطر مین اون کسرات کو لکھو جنکا ذو اضعاف اقل تمکو دریافت کرنا منظور ہے اور ہر ایک اعداد کے آگے ایک خط فاصلہ کے واسطے کہینچکر سب کے نیچے ایک خط عرضی کہینچدو پہر دیکہو کہ کل اعداد یا انمین سے اکثر اعداد کس عاد مشترک پر تقسیم ہوسکتے ہین اسکو سطر مذکور کے بائین طرف لکہو اور ہر عدد کو عاد مذکور پر تقسیم کرکے اسکے خارج قسمت کو نیچے لکہے جاو جو عدد کہ متباین ہو اسے بغیر تقسیم کے نیچے اتار لو - بعد اسکے جو سطر حاصل ہووے اسپر بہی یہی عمل کرو - اور اسی قاعدہ کو جاری رکہو یہانتک کہ آخر سطر مین دو عدد متوافق بہی باقی نہ رہین پہر جو عدد کہ عاد نکلے ہین انہین اور آخر کی سطر کے عددون کو آپسمین ضرب دو حاصلضرب ذو اضعاف اقل ہوگا مثال - ۱۸ - ۲۸ - ۳۰ - ۴۲ کا ذو اضعاف اقل دریافت کرو

۲	۴۲	۳۰	۲۸	۱۸
۳	۲۱	۱۵	۱۴	۹
۷	۷	۵	۱۴	۳
	۱	۵	۲	۳

۲ × ۳ × ۷ × ۱ × ۵ × ۲ × ۳ = ۱۲۶۰

عمل کی وجہ

۱۸ = ۲ × ۳ × ۳ اور ۲۸ = ۲ × ۲ × ۷ اور ۳۰ = ۲ × ۳ × ۵

اور ۴۲ = ۲ × ۳ × ۷ ∴ ذو اضعاف اقل ۱۸ و ۴۲ کا = (۲ × ۳ × ۳)

× (۲ × ۲ × ۷) ÷ ۲ = ۲ × ۳ × ۳ × ۲ × ۷ ∴ ذو اضعاف اقل

۱۸ و ۲۸ و ۳۰ کا = ۲ × ۳ × ۳ × ۲ × ۷ × ۵

اسیطرح ذواضعاف اقل ۱۸ - ۲۸ - ۳۰ - ۴۲ کا = ۲ × ۳ × ۳ × ۲ × ۷ × ۵ = ۱۲۶۰ -

عاد کا بیان

جو عدد دوسرے عدد کو پورا تقسیم کردے اسے اسکا عاد کہتے ہین چنانچہ ۲ عاد ہے ۶ کا جو عدد دوسرے عدد پر پورا تقسیم نہو سکے اُسے اسکا ضعف کہتے ہین جیسا ۶ ۲ کا ضعف ہے -

عاد مشترک

عاد مشترک وہ عدد ہے کہ کئی عددون کو پورا تقسیم کردے جیسے ۱۸ و ۲۷ و ۳۶ کا عاد مشترک ۳ و ۹ ہے -

عاد اعظم

عاد اعظم وہ عدد ہے کہ کئی عددونکو پورا تقسیم کردے اور اوس سے کوی اور بڑا عدد انہین پورا تقسیم نہ کرے جیسے ۱۸ و ۲۷ و ۳۶ کا عاد اعظم ۹ ہے -

تیسری مثال

ترکہ متوفی کے اشخاص ذیل وارث ہین

میت

۱۶ اعمام	۱۵ اجدات	۱۸ دختران	۴ زوجہ
$\frac{1}{24}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{8}$

ضرب دیکر یہ کسرات حاصل ہوی

۱۸ دختران   ۴ زوجہ   ۱۵ اجدات   ۱۶ اعمام

$18 \times \frac{2}{3}$ $4 \times \frac{1}{8}$ $15 \times \frac{1}{6}$ $16 \times \frac{1}{24} = \frac{1}{27}$ و $\frac{1}{32}$ و $\frac{1}{90}$ و $\frac{1}{384}$

ذو اضعاف اقل ان کسرات کا لیا

۲۷ و ۳۲ و ۹۰ و ۳۸۴ ر ۳
۹ - ۳۲ - ۳۰ - ۱۲۸ ر ۲
۹ - ۱۶ - ۱۵ - ۶۴ ر ۲
۹ - ۸ - ۱۵ - ۳۲ ر ۳
۳ - ۸ - ۵ - ۳۲ ر ۸
۳ ۱ ۵ ۴

۳ × ۲ × ۲ × ۳ × ۸ × ۴ × ۵ × ۱ × ۳۲

- ۱۷۲۸۰ -

۶۴۰ یا ۱۷۲۸۰ / ۲۷ حصہ دختران کا — ۱۱۵۲۰ یا ہر دختر ۶۴۰

۵۴۰ یا ۱۷۲۸۰ / ۳۲ حصہ زوجگان — ۲۱۶۰ یا ہر زوجہ ۵۴۰

۱۹۲ یا ۱۷۲۸۰ / ۹۰ حصہ جدات — ۲۸۸۰ یا ہر جدہ ۱۹۲۰

۴۵ یا ۱۷۲۸۰ / ۳۸۴ حصہ اعمام میزان کل $\frac{۷۲۰}{۱۷۲۸۰}$ یا ہر عم ۴۵

یا اسطرح عمل کرو ۱۷۲۸۰ کا $\frac{۲}{۳}$ = ۱۱۵۲۰ ÷ ۱۸ = ۶۴۰ حصہ ہر دختر

۱۷۲۸۰ کا $\frac{۱}{۸}$ = ۲۱۶۰ ÷ ۴ = ۵۴۰ حصہ ہر زوجہ

۱۷۲۸۰ کا $\frac{۱}{۶}$ = ۲۸۸۰ ÷ ۱۵ = ۱۹۲ حصہ ہر واحد جدات

۱۷۲۸۰ کا $\frac{۱}{۲۴}$ = $\frac{۷۲۰}{۱۷۲۸۰}$ ÷ ۱۶ = ۴۵ حصہ ہر ایک عم کا

یہ مثالین صرف ایک بطن کی تہین اگر بطون متعددہ ہون یعنے دس پشت کا ترکہ تقسیم کرنا ہو تو اسطرح عمل کرنا چاہیئے اور اسی کو مناسخہ کہتے ہین -

مناسخہ کی مثالین

امام بخش مورث اعلی فوت ہوا اوس نے دو بیٹے مسمیان فیض بخش و رحمت علے اور دو دختران مسماتان زینبا و صبیا چھوڑین بعدہ رحمت علی پسر مورث اعلے نے انتقال کیا ایک بیٹا کلن اور ایک بیٹی الله بندی چھوڑی بعد ازان صبیا نے وفات پای شوہر ظہور علی کے دو بیٹے امیر علی و محمد علی اور ایک بیٹی سکینہ چھوڑی ازان بعد ظہور علے نے رحلت کی یہی وارث مذکورہ بالا عقب بین رہی - سن بعد زینبا نے انتقال کیا فیض بخش بھای اور ایک نواسہ عنایت ہی اور دو نواسیان مسماتان ہندہ اور

۱۰۴ حمیدہ اوسکے پیچھے زندہ رہین ما بعد ان کے فیض بخش مرگیا ایک بہتیجا کلن اور بہتیجی اللہ بندی
اور دو بہانجے امیر علی اور محمد علی اور ایک بہانجی سکینہ چہوڑی۔ پہر اللہ بندی نے
انتقال کیا ایک بیٹا احمد رہا۔ پہر کلن نے انتقال کیا ایک بیٹی افضل النساء چہوڑی
بعد ہین ان کے افضل النسا نے وفات پای عبد اللہ خاوند اور دو باپ کی پہوپی
کے بیٹے امیر علی و محمد علی اور باپ کی پہوپی کی ایک بیٹی سکینہ چہوڑی پہر ان کے
بعد محمد علی فوت ہو گیا زوجہ بسم اللہ اور دو بیٹے فیاض الحسن و مظہر الحسن رہے۔

اب مورث اعلی کا ترکہ ان سب ورثا پر بقاعدہ شرع اسطرح تقسیم ہوگا۔

فیض بخش $\frac{1}{12}$ رحمت علی $\frac{5}{12}$ زیبا $\frac{1}{4}$ حبیبا $\frac{1}{6}$

رحمت علی کا حصہ $\frac{1}{3}$ ہے $\frac{5}{12} \times \frac{1}{3} = 9$

کلن $\frac{4}{9}$
اللہ بندی $\frac{1}{9}$

جبیبا مرگئی اوسکا حصہ $\frac{1}{6}$ ہے $\frac{1}{6} \times \frac{1}{4} = \frac{1}{24}$

ظہور علی $\frac{1}{24}$
امیر علی $\frac{1}{20}$
محمد علی $\frac{1}{20}$
سکینہ $\frac{1}{40}$

ظہور علی $\frac{1}{24} \times \frac{1}{25} = \frac{1}{120}$

امیر علی $\frac{2}{5} = \frac{1}{60}$
محمد علی $\frac{2}{5} = \frac{1}{60}$
سکینہ $\frac{1}{5} = \frac{1}{120}$

زیبا $\frac{1}{6}$

فیض بخش $\frac{1}{6}$

فیض بخش $\frac{1}{4} + \frac{1}{12} = \frac{1}{3}$

کلن $\frac{1}{2}$

اللہ بندی $\frac{1}{9}$

احمد $\frac{1}{9}$

کلن $\frac{4}{9} + \frac{1}{2} = \frac{17}{18}$

افضل النساء $\frac{17}{18}$

افضل النساء $\frac{17}{18}$ کا $\frac{1}{2} = \frac{17}{36}$

عبد اللہ $\frac{17}{36}$
احمد $\frac{17}{36}$

۱۵

محمد علی $\frac{1}{24} + \frac{1}{40} = \frac{1}{15}$

بسم اللہ $\frac{1}{120}$

فیاض الحسن $\frac{7}{240}$ وجہ عمل $\frac{1}{15}$ کا $\frac{1}{8}$ = $\frac{1}{120}$

منظر الحسن $\frac{7}{240}$ وجہ عمل $\frac{1}{15} - \frac{1}{120} = \frac{7}{120}$

منظر الحسن	فیض الحسن	بسم اللہ	عبداللہ	احمد	سکینہ	امیر علی
$\frac{7}{240}$	$\frac{7}{240}$	$\frac{1}{120}$	$\frac{13}{36}$	$\frac{1}{9}$	۰ $\frac{1}{40}$	$\frac{1}{20}$
				$\frac{13}{36}$	$\frac{1}{120}$	$\frac{1}{60}$
				$\frac{17}{36}$	$\frac{1}{30}$	$\frac{1}{15}$

$\frac{1}{15} + \frac{1}{30} + \frac{17}{36} + \frac{13}{36} + \frac{1}{120} + \frac{7}{240} + \frac{7}{240}$ الکا ذو اضعاف اقل ۷۲۰

$\frac{48 + 24 + 340 + 260 + 6 + 21 + 21}{720} = \frac{720}{720}$

مثال ۲

مسمی بکر دو فرزند ایک باعث اور دوسرا مبعوث اور دو دختر ایک ہندہ اور دوسری شائستہ چھوڑ کر مرگیا اور پھر وہ چاروں بھی اس تفصیل سے مرگئیں پہلے ہندہ صرف اپنے پوتے نور خان کو چھوڑ کر مرگئی (مگر نور خان مفقود الخبر ہے) پھر اسکے باعث لاولد مرا۔ دوسرا بیٹا مبعوث آٹھ نفر اولاد یعنی ۵ بیٹے زید عمر۔ محمود۔ موصوف۔ مشکور۔ اور تین بیٹیاں۔ حمیدہ۔ کریمہ۔ شریفہ چھوڑ کر مرگیا۔ پھر شائستہ بکر کی بیٹی بھی لاولد مری۔ بعد ازاں اولاد مبعوث میں سے چار بیٹے اور دو بیٹیاں اسی ترتیب سے فوت ہوگئے۔ اول زید لاولد مرا۔ پھر عمر بھی دوسرا بیٹا لاولد مرا۔ پھر تیسرا بیٹا محمود۔ ایک بیٹا احمد اور دو بیٹیاں امامن و عزیزن چھوڑ کر مرگیا بعد چندے احمد بھی مرگیا پھر بعد ازاں مبعوث کی بیٹی مسماۃ شریفہ اپنا بیٹا قاسم اور ایک بیٹی وزیرن چھوڑ کر مرگئی۔ موصوف چوتھا بیٹا مبعوث کا ایک ہاشم اور ایک بیٹی کریمن چھوڑ کر مرگیا۔ بعد چندے ہاشم بھی مرگیا پھر مبعوث کی

بیٹی کریمہ لاولد مری بعد اوسکے امامن محمود کی بیٹی ایک بیٹی ہندہ چھوڑکر مرگئی بعد ۱۰۶
اوسکے قاسم اپنا بیٹا امیر حسن نامی چھوڑکر فوت ہوگیا۔

اشخاص زندہ کا حصّہ بقاعدہ شرع حسب ذیل ہے

بکر فوت ہوا دو لڑکے اور دو لڑکیان چھوڑین

باعث $\frac{1}{3}$
مبعوث $\frac{1}{3}$
ہندہ $\frac{1}{6}$
شائستہ $\frac{1}{6}$

ہندہ $\frac{1}{6}$

پوتا نورخان مفقود الخبر $\frac{1}{6}$

بہائی	باعث	محروم	کیونکہ پوتے کے سامنے بہائی ساقط ہوجاتے ہین
بہائی	مبعوث	محروم	
بہن	شائستہ	محروم	

باعث $\frac{1}{3} \times 3 = \frac{1}{9}$

بہائی مبعوث $\frac{2}{9}$
بہن شائستہ $\frac{1}{9}$

مبعوث $\frac{1}{3} + \frac{2}{9} = \frac{5}{9}$، $\frac{5}{13 \times 9} = \frac{5}{117}$

پسران:
زید — $\frac{10}{117}$
عمر — $\frac{10}{117}$
محمود — $\frac{10}{117}$
منظور — $\frac{10}{117}$
مشکور — $\frac{10}{117}$

دختران:
حمیدہ — $\frac{5}{117}$
کریمہ — $\frac{5}{117}$
شریفہ — $\frac{5}{117}$

بہن] شائستہ — ساقط

۱۰۷ شائستہ ۱/۶ + ۱/۹ = ۵/۱۸ ، ۵/۱۸ کا ۱/۵ = ۱/۱۸

برادران	زید	۱/۱۸
	عمر	۱/۱۸
	محمود	۱/۱۸
	موصوف	۱/۱۸
	مشکور	۱/۱۸
ہمشیرگان	حمیدہ، کریمہ، شریفہ	ساقط ہین

زید ۱۱/۷۸

۱/۱۱۷ + ۱/۱۸ = ۳۳/۲۳۴ = ۱۱/۷۸

۱۱/۷۸ کا ۱/۱۱ = ۱/۷۸

برادران				ہمشیرگان		
عمر	محمود	موصوف	مشکور	حمیدہ	کریمہ	شریفہ
۲/۷۸	۲/۷۸	۲/۷۸	۲/۷۸	۱/۷۸	۱/۷۸	۱/۷۸

عمر ۱/۹

۱/۱۸ + ۲/۱۱۷ + ۱/۳۹ = ۳۹/۲۳۴

۱/۶ و ۱/۶ کا ۱/۹ = ۱/۵۴

برادران			ہمشیرگان		
محمود	موصوف	مشکور	حمیدہ	کریمہ	شریفہ
۲/۵۴	۲/۵۴	۲/۵۴	۱/۵۴	۱/۵۴	۱/۵۴

محمود

۲/۱۱۷ + ۱/۱۸ و ۲/۷۸ + ۲/۵۴ = ۱۲۳/۱۴۰۴ = ۱۱/۵۴ ، ۱۱/۵۴ کا ۱/۴ = ۱۱/۲۱۶

پسر	دختران	
احمد	امامن	عزیزن
۱۱/۱۰۸	۱۱/۲۱۶	۱۱/۲۱۶

احمد

۱۱/۱۰۸ کا ۱/۶ = ۱۱/۶۴۸

ہمشیرگان		اعمام		عمات
امامن	عزیزن	موصوف	مشکور	کریمہ، شریفہ، حمیدہ
۲۲/۶۴۸	۲۲/۶۴۸	۱۱/۶۴۸	۱۱/۶۴۸	ساقط

شریفہ

۵/۱۱۷ + ۱/۷۸ + ۱/۵۴ = ۲۴/۷۰۲ = ۴/۱۱۷ ، ۴/۱۱۷ و ۴/۲۷ کا ۱/۳ = ۲/۸۱

۳۵۱ ، ۲۷

پسر	دختر	
قاسم	وزیرن	موصوف، مشکور، کریمہ، حمیدہ — ساقط
۴/۸۱	۲/۸۱	

موصوف $\frac{10}{117}$ و $\frac{1}{18}$ و $\frac{2}{78}$ و $\frac{2}{54}$ و $\frac{11}{648}$ = $\frac{1859}{8424}$

$\frac{1859}{8424}$ کا $\frac{1}{3}$ = $\frac{1859}{25272}$

پسر	دختر	بھائی	ہمشیرگان
ہاشم	کریمن	مشکور	حمیدہ۔ کریمہ
$\frac{1859}{12636}$	$\frac{1859}{25272}$	ساقط	

کریمہ $\frac{5}{117}$ و $\frac{1}{78}$ و $\frac{1}{54}$ = $\frac{52}{702}$ = و $\frac{2}{27}$ کا $\frac{1}{3}$ = $\frac{2}{81}$

بھائی	بہن
مشکور	حمیدہ
$\frac{4}{81}$	$\frac{2}{81}$

امن $\frac{11}{216}$ و $\frac{22}{648}$ = $\frac{55}{648}$ و $\frac{55}{648}$ کا $\frac{1}{2}$ = $\frac{55}{1296}$

دختر	بہن
سہلہ	عزیزن
$\frac{55}{1296}$	$\frac{55}{1296}$

قاسم $\frac{4}{81}$

پسر	بہن
پیربخش	وزیرن
$\frac{4}{81}$	ساقط

مناسخہ کی تیسری مثال

زید فوت ہوا دو لڑکے عمرو بکر اور دو بیٹیاں رحیمن و کریمن اور ایک بیوہ ہندہ چھوڑی

بیوہ	ہندہ	$\frac{1}{8}$ = ۶	($\frac{8}{8} - \frac{1}{8} = \frac{7}{8} \times \frac{1}{6} = \frac{7}{48}$)
پسر	عمر	$\frac{14}{48}$ = ۱۴	
پسر	بکر	$\frac{14}{48}$ = ۱۴	
دختر	رحیمن	$\frac{7}{48}$ = ۷	
دختر	کریمن	$\frac{7}{48}$ = ۷	

ہندہ $\frac{6}{48} \times \frac{1}{6} = \frac{1}{48}$ ($\frac{1}{8} - \frac{1}{48} = \frac{5}{48}$)

ماں	زینب	$\frac{1}{48}$ = ۶
پسر	عمر	$\frac{5}{144}$
پسر	بکر	$\frac{5}{144}$
دختر	رحیمن	$\frac{5}{288}$
دختر	کریمن	$\frac{5}{288}$

$\frac{5}{48}$ کا $\frac{1}{6}$ = $\frac{5}{288}$

$\frac{5}{48}$ کا $\frac{2}{6}$ = $\frac{5}{144}$

۰۹ رحیمن $\frac{1}{48}$ و $\frac{5}{288} = \frac{5+42}{288} = \frac{47}{288}$ کا $\frac{1}{2} = \frac{47}{576}$

$\frac{47}{576}$ کا $\frac{1}{5} = \frac{47}{2880}$

$\frac{47}{576}$ کا $\frac{2}{5} = \frac{94}{2880} = \frac{47}{1440}$

شوہر	خالد	$\frac{47}{576}$
پسر	عمر	$\frac{47}{1440}$
پسر	بکر	$\frac{47}{1440}$
بہن	کریمن	$\frac{47}{2880}$

عمر $\frac{7}{24}$ و $\frac{5}{144}$ و $\frac{47}{1440} = \frac{517}{1440}$

بکر $\frac{7}{24}$ و $\frac{5}{144}$ و $\frac{47}{1440} = \frac{517}{1440}$

کریمن $\frac{7}{48}$ و $\frac{5}{288}$ و $\frac{47}{2880} = \frac{517}{2880}$

زینب $\frac{1}{48} = \frac{1}{48}$

خالد $\frac{47}{576}$ $\frac{47}{576}$

مناسخہ کی چوتھی مثال

یہ مثال شریفی میں بھی لکھی ہوئی ہے

شوہر	زید	$\frac{1}{4}$
دختر	کریمہ	$\frac{9}{16}$
ماں	عظیمہ	$\frac{3}{16}$

زید $\frac{1}{4}$ کا $\frac{1}{4} = \frac{1}{16}$ $(\frac{1}{4}-\frac{1}{16}=\frac{4}{16}-\frac{1}{16}=\frac{3}{16})$

$\frac{3}{16}$ کا $\frac{1}{3} = \frac{1}{16}$ و $\frac{3}{16}$ کا $\frac{2}{3} = \frac{1}{8}$

حلیمہ	زوجہ	$\frac{1}{16}$
عمر	باپ	$\frac{1}{8}$
رحیمہ	ماں	$\frac{1}{16}$

کریمہ $\frac{9}{16}$ کا $\frac{1}{6} = \frac{3}{32}$ و $\frac{15}{32}$ کا $\frac{2}{5} = \frac{3}{16}$

عظیمہ	جدہ	$\frac{3}{32}$
خالد	پسر	$\frac{3}{16}$
عبداللہ	پسر	$\frac{3}{16}$
رقیہ	دختر	$\frac{3}{32}$

عظیمہ ۳/۱۶ و ۳/۳۲ = ۹/۳۲ کا ۱/۲ = ۹/۶۴

عبدالرحمن	شوہر	۹/۶۴
عبدالرحیم	برادر	۹/۱۲۸
عبدالکریم	برادر	۹/۱۲۸

عبدالکریم	عبدالرحیم	عبدالرحمن	رقیبہ	عبداللہ	خالد	رحیمہ	عمر	حلیمہ
۱/۱۶	۱/۸	۱/۱۶	۳/۱۶	۳/۱۶	۳/۳۲	۹/۶۴	۹/۱۲۸	۹/۱۲۸

ذوضعاف ۱۲۸ ہوا -

حلیمہ	عمر	رحیمہ	خالد	عبداللہ	رقیبہ	عبدالرحمن	عبدالرحیم	عبدالکریم
۸ +	۱۶ +	۸ +	۲۴ +	۲۴ +	۱۲ +	۱۱۸ +	۹ +	۹

(۸ + ۱۶ + ۸ + ۲۴ + ۲۴ + ۱۲ + ۱۱۸ + ۹ + ۹) / ۱۲۸ = ۱۲۸/۱۲۸

ایل برلنگ صاحب نے صرف قاعدہ مختصر اور دو مثال لکھکر اکتفا کی لیکن مناسخہ کی مثالون اور مسایل عول ورد کو نہین حل کیا اور نہ کوئی اونکی صورت لکھی جسکی وجہ سے طالب علمون کو اوس قسم کے مسایل کے حل کرنے مین دقت واقع ہوتی تہی اسواسطے چند مثال مناسخہ کی اور عول ورد کا قاعدہ معہ حل امثلہ بیان کیا جاتا ہے -

مُصنّف موصوف اپنے قاعدہ مین لکھتے ہین کہ "ذوضعاف اقل اون کسرات کے نسب نماؤن کا اوس کل حصص کی تعداد کو ظاہر کریگا جسمین کل جایداد تقسیم کرنی چاہیئے" - صرف اسقدر بیان مسایل عول ورد مین مکتفی نہین ہوسکتا کیونکہ مسایل عول مین ذواضعاف اقل سے تعداد حصص وارثون کی بڑھ جاتی ہے اور مسایل رد مین کم ہوجاتی ہے پہر اگر بموجب ذواضعاف اقل کے جایداد تقسیم کیجاوے جیساکہ فاضل مُصنّف لکہتا ہے - تو زیادہ یا کم حصہ کس صرف مین آوے اور وارثون کو ناحق زیان پہنچے - ہم ایک مختصر قاعدہ بیان کرتے ہین امید ہے کہ تفہیم مسایل عول ورد مین

زیادہ سہولت ہو۔ ۱

دفعہ ۱۰۷ – مسایل عول ور دبین اول کسرات حصص اون اشخاص کی لکہو جو مستحق ترکہ ہین پہر اون کسرات کو تعداد ورثا یا بندہ حصص سے علیحدہ علیحدہ تقسیم کر دو (بشرطیکہ ایک فریق بین کئی وارث ہون اگر ایک فریق بین صرف ایک ہی وارث ہو تو تقسیم کرنے کی کچہہ حاجت نہین) پہر ان کسرات کو بقاعدہ کسور جمع کر کے ہر ایک فریق کے ہر ایک وارث کا حصہ دریافت کر لو۔ امثلہ ذیل معاینہ کرنی چاہئین

(عول کی مثالین*)

۱ - خاوند کا حصہ $\frac{1}{2}$ مقرری ہے $\frac{1}{2}$ = ۳ کے

۲ حقیقی بہن کا حصہ $\frac{2}{3}$ مقرری ہے $\frac{2}{3\times2}$ = $\frac{1}{3}$ = $\frac{1}{3}$ مساوی ہے ۲ کے پس ۲ سہام ہر بہن کا حصہ ہے۔

* عرب کا یہ قاعدہ ہے کہ جب مسئلہ بین $\frac{1}{2}$ و $\frac{2}{3}$ کے حصے دار ہون تو مخرج ضرور چہہ ہوگا لیکن جب مخرج بین کسر واقع ہوتی ہے تو او سکو بقدر عدد بڑہا دیتے ہین اور ایسے قاعدہ کا نام عول ہے بنا بر علمائے عرب نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ ۶ کا عول ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ تک کیا جا سکتا ہے یعنے جب مخرج چہہ ہو اور وارثون کا حصہ زیادہ تو حسب قاعدہ مخرج کو بڑہا دیتے ہین پس انہون نے تجربہ کر کے یہ قاعدہ مقرر کر دیا ہے کہ ۶ کا عول ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ تک ہو سکتا ہے اور اسکی مختلف صورتین لکہدی ہین لیکن ہماری انگریزی قاعدے کے موجب اس بات کے جاننے کی کچہہ ضرورت نہین کہ جب مخرج ہین کی ہو تو ۶ کا عول ۷ و ۸ وغیرہ سے کرو بلکہ صرف کسرات وارثون کے حصص کی لکہکر انکو جمع کر لو وہی اون کا حصہ ہوگا اور اگر ایک سے زیادہ وارث ہون جیسے کہ اس مثال بین دو بہین ہین تو اوس وارث کے حصہ کو تعداد وارثون پر تقسیم کر کے ہر ایک وارث کا حصہ سمجہو۔

بموجب قاعدہ کے ہر ایک وارث کا حصہ جُدا گانہ لکھا خاوند کا حصہ $\frac{1}{2}$ ہے ۱۱۲
اور دو بہنون کا حصہ $\frac{2}{3}$ ہے پہر بموجب اس قاعدہ کے کسرات کو تعداد ورثا سے علیحدہ علیحدہ تقسیم کیا اسواسطے (چونکہ خاوند تعداد مین ایک ہی اگر $\frac{1}{2}$ کو ا پر تقسیم کرو تو وہی $\frac{1}{2}$ رہتا ہے لیکن اگر) $\frac{2}{3}$ کو ۲ پر تقسیم کیا جاے $\frac{2}{3\times2} = \frac{1}{3}$ تو $\frac{1}{3}$ حاصل ہوا پس کسرات کی صورت یہ ہوی خاوند کا حصہ $\frac{1}{2}$ یا ۳ سہام اور ہر یک بہن کا حصہ $\frac{1}{3}$ یا ۲ سہام۔ کیونکہ جب $\frac{1}{2}$ و $\frac{1}{3}$ کا ذو اضعاف اقل نکلا تو ۶ ہوے چونکہ ۶ کا $\frac{1}{2}$ تین ہی ہوتا ہے اور ۶ کا $\frac{1}{3}$ ۲ سے ہے اسواسطے ۳ سہام تو خاوند کو ملنے چاہین اور ۲ سہام ہر ایک بہن کو۔ پس دونون بہنونکو ۴ سہام پہنچے گے اور خاوند کو ۳ سہام مجموعہ کل ۷ سہام ہوے جسمین جایداد کو تقسیم کرنی چاہیئے۔

۲۔ عول کی مثال بقاعدہ انگریزی

شوہر	۲ ہمشیرہ عینی	مادر	کسرات کی شکل یہ ہوی $\frac{1}{2}$ و $\frac{2}{3}$ و $\frac{1}{6}$ انکا ذو اضعاف اقل لیا
$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$	

$$
\begin{array}{r|lll}
2 & 2, & 3, & 6 \\
3 & 1, & 3, & 3 \\
\hline
 & 1, & 1, & 1
\end{array}
\quad 2\times3 = 6
$$

$\frac{3}{6}$ و $\frac{4}{6}$ و $\frac{1}{6}$

شوہر	۲ ہمشیرہ عینی	مادر	ذو اضعاف ۶ ہے $\frac{3}{6}$ و $\frac{4}{6}$ و $\frac{1}{6}$ = $\frac{8}{6}$ معلوم ہوا
$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$	کہ مخرج ۶ ہے اور کسرات ۸ ہین اسواسطے مسئلہ عول کا ہے

سب حصص کو جمع کیا تو $\frac{1}{2}$ و $\frac{2}{3}$ و $\frac{1}{6}$ = $\frac{8}{6}$ اسواسطے $\frac{4}{3}$ کل حصونکا مجموعہ ہوا۔

بعدازان عول کے حصون کو جمع کیا تو $\frac{4}{3}$ حاصل ہوا۔ صورت اربعہ یہ ہوی۔

$\frac{4}{3} : \frac{1}{2} :: 1 :$ د اسواسطے د $= \frac{1\times1\times3}{1\times2\times4} = \frac{3}{8}$ حصہ شوہر

$\frac{4}{3} : \frac{2}{3} :: 1 :$ د اسواسطے د $= \frac{1\times2\times3}{1\times3\times4} = \frac{1}{2}$ حصہ ہمشیرہ

۱۳

$\frac{1}{2}$: $\frac{1}{6}$: : ا : د اسواسطے د = $\frac{1\times1\times3}{1\times6\times4}$ = $\frac{1}{8}$ حصہ مادر

سب کے حاصل شدہ حصص جمع کرنے سے یہ حاصل ہوا $\frac{3}{8}+\frac{1}{2}+\frac{1}{8}=\frac{3+4+1}{8}=\frac{8}{8}$

= ا ہر واحد کا حصہ نکالا تو شوہر $\frac{3}{8}$ و $\frac{4}{8}$ ہمشیرہ $\frac{1}{8}$ مادر ذو اضعاف اقل لیا تو ۸ حاصل ہوئے

اسواسطے ہر ایک کا حصہ مفصلہ ذیل ہوا - خاوند ۳ ہمشیرہ ۴ مادر ۱ -

۱- مسئلہ رد بقاعدہ انگریزی

زوجہ $\frac{1}{4}$ جدات ۶ $\frac{1}{6}$ ہمشیرہ اخیافی $\frac{1}{3}$ ذو اضعاف لیا تو ۴ و ۶ و ۳ / ۲ و ۳ و ۱ / ۲ و ۱ ، ۲ × ۲ × ۳ = ۱۲

$\frac{3}{12}$ ، $\frac{2}{12}$ و $\frac{4}{12}$ = $\frac{9}{12}$

کسرات جمع کرنے سے معلوم ہوا کہ مخرج ۱۲ ہے اور حصص ۹ تو باقی $\frac{1}{4}$ یا $\frac{3}{12}$ ذوی الفروض

رد کو باقی ہے اسواسطے مسئلہ رد کا ہے پس حسب قاعدہ ذیل عمل کرنا چاہیئے -

کُل حصص کو جمع کیا تو $\frac{1}{4}+\frac{1}{6}+\frac{1}{3}=\frac{3}{4}$ اسواسطے $1-\frac{3}{4}=\frac{1}{4}$ چونکہ زوجہ پر رد نہیں ہوگا اسلئے جدات اور ہمشیرہ کے حصہ جمع کئے تو $\frac{1}{6}$ و $\frac{1}{3}=\frac{1}{2}$ صورت اربعہ

$\frac{1}{2}$: $\frac{1}{6}$: : $\frac{1}{4}$: د اسواسطے د = $\frac{1\times1\times2}{4\times6\times1}$ = $\frac{1}{12}$ حصہ جدات -

$\frac{1}{2}$: $\frac{1}{3}$: : $\frac{1}{4}$: د اسواسطے د = $\frac{1\times1\times2}{4\times3\times1}$ = $\frac{1}{6}$ حصہ ہمشیرہ

سب کے حصے جمع کئے تو زوجہ $\frac{1}{4}$ و جدات $\frac{1}{6}+\frac{1}{12}=\frac{1}{4}$ و ہمشیرہ $\frac{1}{3}+\frac{1}{6}=\frac{1}{2}$

ہر واحد کا نکالا تو زوجہ $\frac{1}{4}$ و جدہ $\frac{1}{24}$ و ہمشیرہ $\frac{2}{24}$ ذو اضعاف اقل لیا تو ۴۸ نکلا -

ہر ایک کا حاصل شدہ حصہ زوجہ ۱۲ جدہ ۳ ہمشیرہ ۴ کل کا نکالا تو ایک زوجہ کو ۱۲ سہام ۴ جدات کو ۱۲ سہام ۶ ہمشیرہ کو ۲۴ سہام کل ۴۸ سہام ہوئے -

۲- مثال

شوہر $\frac{1}{4}$ دختر $\frac{1}{2}$ مادر $\frac{1}{6}$ = $\frac{3}{12}$ و $\frac{6}{12}$ و $\frac{2}{12}$ = $\frac{11}{12}$ معلوم ہوا کہ مسئلہ رد کا ہے -

۱۱۴

کل حصص کو جمع کیا $\frac{1}{4}$ و $\frac{1}{2}$ و $\frac{1}{6}$ = $\frac{11}{12}$ ا - $\frac{11}{12}$ = $\frac{1}{12}$ چونکہ شوہر پر رد نہیں ہو سکتا اسلئے دختر اور ماں کا حصّہ جمع کیا تو $\frac{1}{2}$ و $\frac{1}{6}$ = $\frac{2}{3}$ صورت اربعہ یہہ ہوئی-

$\frac{2}{3} : \frac{1}{2} :: \frac{1}{12} :$ د اسواسطے د = $\frac{1 \times 1 \times 3}{12 \times 2 \times 2}$ = $\frac{1}{16}$ حصّۂ دختر-

$\frac{2}{3} : \frac{1}{6} :: \frac{1}{12} :$ د اسواسطے د = $\frac{1 \times 1 \times 3}{12 \times 6 \times 2}$ = $\frac{1}{48}$ حصّۂ مادر-

سب کے حصّے جمع کئے تو یہہ ہوئے $\frac{1}{4}$ و ($\frac{1}{2}$ و $\frac{1}{16}$) = $\frac{9}{16}$ - ($\frac{1}{6}$ و $\frac{1}{48}$ =) $\frac{9}{48}$ = $\frac{3}{16}$

انگریزی و عربی قاعدہ کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ انگریزی طریقہ استخراج سہام کا کسقدر آسان ہے اور ہمنے حتی الوسع ہر ایک مثال کو دونوں طرح سے حل کرکر آسان کر دیا بہرحال ان دونوں طریقوں کا بیان کرنا ہر ایک شخص کے واسطے زیادہ تر مفید ہوگا-

باب ۲۰

ذوی الارحام +

تین قسم کے وارثوں میں سے دو یعنی ۱ ذوی الفروض ۲ عصبات کا بیان تو مفصّل ہو چکا اب میں تیسری قسم کے وارثوں کا بیان کرتا ہوں جنکو ذوی الارحام کہتے ہیں- ذوی الارحام کے لغوی معنی قرابت دار کے ہیں لیکن شرع میں اُس قرابت دار سے مُراد ہے جو ذوی الفروض اور عصبہ نہو بلکہ وہ اشخاص ہیں جو اُن سب کے بعد وارث ہوتے ہیں چنانچہ جب ذوی الفروض اور عصبات میں سے کوئی شخص بھی موجود نہووے تب ذوی الارحام بموجب اپنے درجوں اور استحقاق کے وارث ہوں گے اور جب کہ اُنمیں سے قواعد ابتدائی

+ ذوی الارحام کے استحقاق وراثت کو اکثر صحابہ جایز رکھتے ہیں مثل عمر- علی- ابن مسعود- ابی عبیدہ بن الجراح- معاذ بن جبل- ابی الدردا- اور ابن عباس سے یہہ مشہور روایت ہے کہ وہ بھی توریث ذوی الارحام کو جایز رکھتے ہیں- علقمہ- ابراہیم- شریح- حسن- ابن سیرین- عطا- اور مجاہد جو کہ تابعین ہیں- اور ابو حنیفہ ابو یوسف و محمد اور زفر اور ان کے تابعین وراثت ذوی الارحام پر متفق ہیں- اور وراثت ذوی الارحام حدیث قول اور فعل سے ثابت ہے- شریفی ص ۹۳

صرف ایک ہی شخص موجود ہو تو وہ تنہا (خواہ عورت ہو خواہ مرد) کل مال کا اُسیطرح وارث ۵
ہوگا جسطرح کہ عصبہ وارث ہوتا ہے۔

ذوی الارحام کی چار صنف ہین۔ پہلی صنف مین بیٹیون اور پوتیون کی اولاد گو کتنی ہی
فروتر ہو داخل ہے۔ دوسری صنف مین اجداد فاسد (مثلاً نانا اور نانا کا باپ) اور جدات
فاسدہ (مثلاً نانا کی مان اور نانا کی نانی) گو کتنی ہی اعلیٰ ہون داخل ہین۔ تیسری صنف تواء
مین بہنونکی اولاد گو کتنی ہی فروتر ہو (اولاد خواہ مذکر ہو خواہ مؤنث اور بہنین خواہ حقیقی ہون یا
علاتی یا اخیافی) اور بھائیون کی بیٹیان گو کتنی ہی فروتر ہون اور نیز اخیافی بھائیون کے
بیٹے گو کتنے ہی فروتر ہون داخل ہین اور چوتھی صنف مین مطلقاً عمات (یعنی خواہ حقیقی ہون
یا علاتی یا اخیافی) اور عمام اخیافی اور خالو اور خالات داخل ہین۔

در المختار مین ذوی الارحام کی تعریف اور تقسیم اسطرح پر لکھی ہے

هو كل قريب ليس بذي سهم ولا عصبة فهو قسم ثالث حينئذ ولا يرث مع
ذي سهم ولا عصبة سوى الزوجين لعدم الرد عليهما فيأخذ المنفرد جميع
المال بالقرابة ويحجب اقربهم الابعد كترتيب العصبات فهم اربعة اصناف جزء الميت
ثم اصله ثم جزء ابويه ثم جزء جديه او جدتيه وحينئذ يقدم جزء الميت وهم اولاد
البنات واولاد بنات الابن وان سفلوا ثم اصله وهم الجد الفاسد والجدات
الفاسدات وان علون ثم جزء ابويه وهم اولاد الاخوات لابوين او لاب
او لام اولاد الاخوة والاخوات لام وبنات الاخوة لابوين او لاب وان نزلوا ويقدم الجد عليهم
خلافا لهما ثم جزء جديه او جدتيه وهم الاخوال والخالات والاعمام لام والعمات
وبنات الاعمام واولاد هؤلاء ثم عمات الآباء والامهات واخوالهم وخالاتهم
واعمام الآباء لام واعمام الامهات كلهم واولاد هؤلاء وان بعدوا بالعلو والسفول ثم
يقدم الاقرب في كل صنف۔ در المختار عربی ص ۶۸۸

116

تحوالابتدائی

ذوی الارحام کی چار صنف ہین

پہلی صنف مین وہ اشخاص ہین جو متوفی کیطرف منسوب ہوتے ہین اُنہین بیٹون کی اولاد گوکتنی ہی فروتر ہو (خواہ مذکر ہو خواہ مونث) اور پوتیون کی اولاد گوکتنی ہی فروتر ہو (خواہ مذکر ہو خواہ مونث) داخل ہین۔

دوسری صنف مین ایسے اشخاص ہین جنکی طرف خود متوفی منسوب ہوتا ہے اور اُنہین جداد فاسد گوکتنے ہی اعلےٰ ہون (مثلاً متوفی کا نانا اور پرنانا) اور جدات فاسدہ گوکتنی ہی اعلیٰ ہون (مثلاً نانا کی مان اور نانا کی مان کی مان) داخل ہین۔

تیسری صنف مین ایسے اشخاص ہین جو متوفی کے باپ یا مان کیطرف منسوب ہوتے ہین اُنہین بہنونکی اولاد گوکتنی ہی فروتر ہو (خواہ مذکر ہو خواہ مونث یا حقیقی ہو یا علاتی یا اخیافی) اور بھائیون کی بیٹیان گوکتنی ہی فروتر ہون (بھائی حقیقی ہون خواہ علاتی خواہ اخیافی) اور اخیافی بھائیون کے بیٹے داخل ہین۔

چوتھی صنف مین ایسے اشخاص ہین جو متوفی کے جد (دادا یا نانا) یا جدہ کیطرف (دادی یا نانی) منسوب ہون اُنہین متوفی کی مطلقاً عمات * اور اعمام اخیافی اور خالو اور خالات داخل ہین۔ شریفی ص ۹۴ و ۹۵

یہہ چارون صنف کے اشخاص اور وہ اشخاص جو ان کے وسیلہ سے متوفی سے منسوب ہوتے ہین ذوی الارحام مین داخل ہین۔ شریفی †

---

* یعنی حقیقی۔ علاتی خواہ اخیافی۔

† فہولاء وکل من یدلی بہم من ذوی الارحام — سراجی

عربی مین لفظ من تبعیض کیواسطے آتا ہے پس لکے یہہ معنی نہین سمجھے جاینگے کہ یہہ سب اشخاص بعض ذوی الارحام مین سے ہین۔ کیونکہ ذوی الارحام چار صنف مین محدود کئے گئے ہین اسواسطے مصنف شریفی نے اپنی شرح مین اس شک کے رفع کے واسطے عبارت ذیل زیادہ کردی ہے

ولکن لا یتناول من یعلو من الاعمام المذکورۃ والعمات والاخوال والخالات یعنی اعمام اخیافی اور خالات مذکورہ مین سے جو لوگ علی ہین وہ شمار ذوی الارحام سے خارج ہین گو کہ وہ ذوی الارحام ہین

پہلا صنف چارون صنفون مین مقدم اور مرجح ہے - پھر دوسرا صنف پھر ۷
تیسرا صنف اور پھر چوتھا صنف بترتیب عصبات - SS

ذوی الارحام کی ترتیب کا ذکر تو مفصل ہو چکا اب ہر ایک صنف کے ورثا کی ترتیب کا بیان کیا جاتا ہے عموماً ذوی الارحام کی توریث اُن کے اصناف کی ترتیب کے موافق ہوتی ہے یعنی پہلی صنف اوّل پھر دوم پھر سوم پھر صنف چہارم کے ورثا بترتیب وراثت ہون گے اور ہر ایک صنف کے ورثا مین ترتیب توریث کا یہہ قاعدہ ہے کہ متوفی سے جو شخص کہ رشتہ مین اقرب ہوگا وہی اوّل مستحق ہوگا - پس صنف اوّل مین جو وارث کہ زیادہ تر قریب ہو وہ بہ نسبت باقی وارثون کے مقدم اور مرجح ہے -

صنف تو

دفعہ ۱۰۷ صنف اوّل کے ورثا مین (جسمین بیٹیون اور پوتیون کی اولاد داخل ہے) جو شخص متوفی سے اقرب ہے وہی مقدم اور اولی مستحق میراث ہے - مثلاً نواسی بترجیح پوتی کے بیٹی کے کل ترکہ کی مستحق ہے

۱- اہل قرابت اور اہل تنزیل دو بڑے فرقہ ہین - اہل قرابت اُن لوگون کو کہتے ہین جو مسئلہ الاقرب فالاقرب پر عمل کرتے ہین اسیوجہ سے اِس نام سے موسوم کئے گئے - ابوحنیفہ

SS ابوسلیمان محمد بن حسن سے یہہ روایت لکھتے ہین کہ ابوحنیفہ نے یہہ فرمایا ہے کہ دوسرا صنف چارون صنفون مین مقدم اور مرجح ہے - پھر پہلا - پھر تیسرا - پھر چوتھا لیکن ابو یوسف اور حسن بن زیاد ابوحنیفہ سے اور ابن سماعۃ محمد بن حسن سے اور محمد بن حسن ابوحنیفہ سے یہہ روایت کرتے ہین کہ چارون صنفون مین پہلا صنف ہی مقدم اور مرجح ہے - پھر دوسرا - تیسرا اور چوتھا بحسب ترتیب عصبات - یعنی جس طرح کہ عصبات مین اوّل بیٹا پھر باپ پھر دادا پھر بھائی پھر اعمام بترتیب وارث ہوتے ہین اُسی طرح ذوی الارحام مین بترتیب مذکورہ وارث ہون گے اور اس قول پر فتوی دیا جاتا ہے -
شریفیہ ص ۹۵

خواہرزادہ ابوعبداللہ الفرائضی سے یہہ روایت بیان کرتا ہے کہ وہ اِن دونون روایتون کو جایز مانتا ہے اسکا یہہ بیان ہے کہ محمد نے جو روایت ابوحنیفہ سے لکھی ہے وہ ابوحنیفہ کا پہلا قول تھا اور جو روایت کہ ابو یوسف نے لکھی ہے وہ ابوحنیفہ کا آخری قول تھا پس قول آخری پہلے قول کو فسخ کرتا ہے -
شریفیہ -

116

ذوی الارحام کی چار صنف ہین

پہلی صنف میں وہ اشخاص ہین جو متوفی کیطرف منسوب ہوتے ہین اُنہین بیٹیون کی اولاد گو کتنی ہی فروتر ہو (خواہ مذکر ہو خواہ مونث) اور پوتیون کی اولاد گو کتنی ہی فروتر ہو (خواہ مذکر ہو خواہ مونث) داخل ہین۔ ذوالارحام ابتدائی

دوسری صنف میں ایسے اشخاص ہین جنکی طرف خود متوفی منسوب ہوتا ہے اور اُنہین جداد فاسد گو کتنے ہی اعلےٰ ہون (مثلاً متوفی کا نانا اور پر نانا) اور جدات فاسدہ گو کتنی ہی اعلیٰ ہون (مثلاً نانا کی مان اور نانا کی مان کی مان) داخل ہین۔

تیسری صنف میں ایسے اشخاص ہین جو متوفی کے باپ یا مان کیطرف منسوب ہوتے ہیں اُنہین بہنونکی اولاد گو کتنی ہی فروتر ہو (خواہ مذکر ہو خواہ مونث یا حقیقی ہو یا علاتی یا اخیافی) اور بھائیون کی بیٹیان گو کتنی ہی فروتر ہون (بھائی حقیقی ہون خواہ علاتی خواہ اخیافی) اور اخیافی بھائیوں کے بیٹے داخل ہین۔

چوتھی صنف میں ایسے اشخاص ہیں جو متوفی کے جد (دادا یا نانا) یا جدہ کیطرف (دادی یا نانی) منسوب ہون اُنہین متوفی کی مطلقاً عمات * اور اعمام اخیافی اور خالو اور خالات داخل ہین۔ شریفی ص ۹۴ و ۹۵

یہہ چارون صنف کے اشخاص اور وہ اشخاص جو ان کے وسیلہ سے متوفی سے منسوب ہوتے ہین ذوی الارحام مین داخل ہین۔ شریفی †

---

* یعنی حقیقی۔ علاتی خواہ اخیافی۔

† فہولاء کل من یدلی بہم من ذوی الارحام سراجی

عربی مین لفظ من تبعیض کیواسطے آتا ہے پس اسکے یہہ معنی نہین سمجھے جاینگے کہ یہہ سب اشخاص بعض ذوی الارحام مین سے ہین۔ کیونکہ ذوی الارحام چار صنف مین محدود کئے گئے ہین اسواسطے مصنف شریفی نے اپنی شرح میں اس شک کے رفع کے واسطے عبارت ذیل زیادہ کردی ہے

ولکن لا یتناول من یعلو من الاعمام المذکورۃ والعمات والاخوال والخالات یعنی اعمام اخیافی اور خالات مذکورہ مین سے جو لوگ اعلیٰ ہین وہ شمار ذوی الارحام سے خارج ہین گو کہ وہ ذوی الارحام ہین

۱۱۷ پہلا صنف چارون صنفون مین مقدم اور مرجح ہے - پھر دوسرا صنف پھر تیسرا صنف اور پھر چوتھا صنف بترتیب عصبات - §§

ذوی الارحام کی ترتیب کا ذکر تو مفصّل ہو چکا اب ہر ایک صنف کے ورثا کی ترتیب کا بیان کیا جاتا ہے عموماً ذوی الارحام کی توریث اُن کے اصناف کی ترتیب کے موافق ہوتی ہے یعنی پہلی صنف اوّل پھر دوم پھر سوم پھر صنف چہارم کے ورثا بترتیب وارث ہون گے اور ہر ایک صنف کے ورثا مین ترتیب توریث کا یہہ قاعدہ ہے کہ متوفی سے جو شخص کہ رشتہ مین اقرب ہوگا وہی اوّل مستحق ہوگا - پس صنف اوّل میں جو وارث کہ زیادہ تر قریب ہی وہ بہ نسبت باقی وارثون کے مقدّم اور مرجح ہے -

صنف اوّل کا توریث

دفعہ ۱۰۷ صنف اوّل کے ورثا مین (جسمین بیٹیون اور پوتیون کی اولاد داخل ہے) جو شخص متوفی سے اقرب ہے وہی مقدم اور اولی مستحق میراث ہے - مثلاً نواسی بترجیح پوتی کے بیٹی کے کُل ترکہ کی مستحق ہے

۱- اہل قرابت اور اہل تنزیل دو بڑے فرقہ ہین - اہل قرابت اُن لوگون کو کہتے ہیں جو سلسلہ الاقرب فالاقرب پر عمل کرتے ہین اسیوجہ سے اِس نام سے موسوم کئے گئے - ابو حنیفہ

§§ ابو سلیمان محمد بن حسن سے یہہ روایت لکھتے ہین کہ ابو حنیفہ نے یہہ فرمایا ہے کہ دوسرا صنف چارون صنفون مین مقدم اور مرجح ہے - پھر پہلا - پھر تیسرا - پھر چوتھا لیکن ابو یوسف اور حسن بن زیاد ابو حنیفہ سے اور ابن سماعۃ محمد بن حسن سے اور محمد بن حسن ابو حنیفہ سے یہہ روایت کرتے ہیں کہ چارون صنفون مین پہلا صنف ہی مقدم اور مرجح ہے - پھر دوسرا - تیسرا اور چوتھا بحسب ترتیب عصبات - یعنی جس طرح کہ عصبات مین اوّل بیٹا پھر باپ پھر دادا پھر بھائی پھر اعمام بترتیب وارث ہوتے ہین اُسی طرح ذوی الارحام مین بترتیب مذکورہ وارث ہون گے اور اس قول پر فتوی دیا جاتا ہے - شریفیہ ص ۹۵

خواہرزادہ ابو عبد اللہ الفرائضی سے یہہ روایت بیان کرتا ہے کہ وہ اِن دونون روایتون کو جایز مانتا ہے اسکا یہہ بیان ہے کہ محمد نے جو روایت ابو حنیفہ سے لکھی ہے وہ ابو حنیفہ کا پہلا قول تھا اور جو روایت کہ ابو یوسف نے لکھی ہے وہ ابو حنیفہ کا آخری قول تھا پس قول آخری پہلے قول کو فسخ کرتا ہے - شریفیہ -

ابویوسف - امام محمد - زفر - عیسی بن آبان اہل قرابت ہین - اور علقمہ - شعبی - مسروق
ابی عبیدہ - قاسم بن سلام - حسن بن زیاد - اہل تنزیل ہین کیونکہ اہل تنزیل مدلی کو مدلی بہ کا
قایم مقام سمجھکر اسکو مدلی بہ کا ترکہ دیتے ہین اسیواسطے اس نام سے موسوم کئے گئے -
مثلاً نواسی اور پوتی کی بیٹی - بیٹی کا حصہ نصف ہے اسیواسطے اہل تنزیل اُسکی بیٹی کو بھی
نصف حصہ دیتے ہین اور پوتی کا حصہ ⅙ ہے اسیواسطے پوتی کی بیٹی کو پوتی کا قایم مقام سمجھکر وہ
ہی حصہ اسکی ماں کا اُسکو بھی دیتے ہیں اور اہل قرابت مطلقاً پوتی کی بیٹی کو کچھ نہین دیتے کیونکہ
نواسی کا متوفی سے ایک درجہ کا بُعد ہے اور پوتی کی بیٹی کا دو درجہ کا چونکہ نواسی پوتی کی بیٹی
سے زیادہ قریب ہے اسیواسطے نواسی مستحق کل میراث ہے اور پوتی کی بیٹی بالکل ساقط ہے
فتوی اہل قرابت کی راے پر ہے -

دفعہ ۱۰۸ - اگر دعویدار درجہ مین مساوی ہون (مثلاً جملہ دعویدار متوفی سے
دو درجہ یا تین درجہ کے بُعد پر ہون) تو ولد وارث کو ولد ذوی الارحام پر ترجیح
قاعدہ ہے مثلاً پوتی کی بیٹی کو نواسی کے بیٹے پر ترجیح ہے - سراجی

دفعہ ۱۰۹ - اگر دعویدار جہت میں اور نیز درجہ میں یکسان ہون تو ولد وارث
کو ترجیح ہے - لیکن اگر جہت مین اختلاف ہو تو جو شخص کہ باپ کی جہت سے

مصنف درالمختار نے لکھا ہے واذا استووا فی درجۃ والتحد الجہۃ قدم ولد الوارث
فلو اختلف فلقرابۃ الاب الثلثان ولقرابۃ الام الثلث وعند الاستواء فان
اتفقت صفۃ الاصول فی الذکورۃ او الانوثۃ اعتبر ابدان الفروع
اتفاقاً واما اذا اختلف الفروع والاصول کبنت ابن بنت وابن بنت بنت
اعتبر محمد فی ذلک الاصول وقسم علیہم اثلاثاً واعطی کلا من
الفروع نصیب اصلہ وھما اعتبر الفروع -

119 قرابت دار ہے وہ ⅔ کا اور جو ماں کی جہت سے قرابت دار ہے وہ ⅓ کا مستحق ہوگا۔ درالمختار ص ۸۷۰

قاعدہ **دفعہ ۱۱۰**۔ لیکن اگر درجہ قرب مین سب مساوی ہون اور اُن مین ولد وارث نہو یا کل اشخاص وارث کے وسیلے سے منسوب ہوتے ہون تو اس صورت مین ابو یوسف وحسن بن زیاد ابدان فروع کا اعتبار کرتے ہین اور فروعات پر بقاعدہ ہر مرد مساوی حصہ دو زن عمل کرتے ہین گو اصول مین اختلاف ذکورت و انوثت کا ہو یا نہو لیکن محمد اگر اصول مین صفت ذکورت وانوثت یکسان ہے تو ابو یوسف کے قول پر عمل کرتے ہین اور اگر صفات مین اختلاف ہو تو فروع کو میراث اُصول دیتے ہین۔

دفعہ ۱۱۱۔ لیکن اگر (درجۂ قرب مین) کُل اشخاص مساوی الدرجہ ہون اور اُنمین کوئی ولد وارث نہو (مثلاً نواسہ کی بیٹی اور نواسی کا بیٹا) یا اُنمین کُل اشخاص وارث کے وسیلہ سے منسوب ہوتے ہون تو محمد اشخاص فروع کا اعتبار کرتے ہین بشرطیکہ صفت ذکورت و انوثت اصُول متفق ہو۔ اس باب مین محمد صاحبین سے متفق ہین لیکن اگر صفت ذکورت و انوثت اصُول مختلف ہو تو محمد اشخاص اُصول کا اعتبار کرتے ہین اور فروع کو اُن کے اُصول کا حصّہ دیتے ہین۔ سراجی

مثلاً اگر متوفی نے ایک نواسہ اور ایک نواسی چھوڑی تو صاحبین کے نزدیک ترکہ بقاعدہ "ہر مرد مساوی حصہ دو زن" باعتبار ابدان فروع تقسیم کرنا چاہیئے یعنی ⅔ نواسہ کو اور ⅓ نواسی کو دینا چاہیئے۔ محمد بھی اس مسلہ پر متفق ہین کیونکہ صفت اُصول متفق ہے۔

اگر متوفی نے ایک نواسہ کی لڑکی اور ایک نواسی کا لڑکا چھوڑا ہو تو صاحبین کے نزدیک مال باعتبار ابدان فروع یعنی ⅔ نواسی کے لڑکے کو اور ⅓ نواسہ کی لڑکی کو دینا چاہیئے۔ مگر محمد کے

* ابو یوسف وحسن۔

نزدیک اوّل ترکہ اصول یعنی بطن ثانی مین جہان اوّل اختلاف ذکورت و انوثت ہے تقسیم کرنا چاہیے۔ پس نواسی کو $\frac{1}{3}$ اور نواسہ کو $\frac{2}{3}$ دیکر نواسہ کی لڑکی کو $\frac{2}{3}$ دیدینا چاہیے کیونکہ اُسکے باپ کا حصّہ ہے جو اسپر منتقل ہوا ہے۔ اور $\frac{1}{3}$ نواسی کے لڑکے کو کیونکہ یہہ $\frac{1}{3}$ اُسکی ماں کا حصّہ ہے۔

قاعدہ چونکہ قول محمد محتاج بہ تفصیل مزید ہے† اسواسطے مصنف شریف نے اُسکی تشریح بکمال شرح وبسط سے اسطرح پر لکھی ہے کہ محمد کے نزدیک جسطرح کہ اصُول کا لحاظ دوسرے بطن مین کیا جاتا ہے اُسیطرح اصول کا لحاظ بطون متعددہ مین بھی کیا جاویگا۔

اگر مساوی الدرجہ بیٹون کی اولاد مین بطون مختلفہ پاے جاوین تو جائداد پہلے اُس بطن مین جہان کہ سب سے پہلے اختلاف اصُول پایا جاوے باقاعدہ (ہر مرد مساوی حصّہ دو زن) تقسیم ہونی چاہیے۔ پہر ذکور کا ایک علیحدہ اور اناث کا ایک علیحدہ فریق بناکر جو کچھ کہ ذکور کو پہنچے اُسکو جمع کرکے اُسکی فروع پر اگر اُنمین اور اُنکی فروع مین اختلاف ذکورت و انوثت کا نہو یعنی کل اشخاص ذکور ہون یا کُل اناث ہون تقسیم کرنا چاہیے اور اگر اُنمین اختلاف ہو تو جو کچھ کہ ذکور کو پہنچا اُسکو جمع کرکے اُنکی اولاد مین جہان کہ پہلے اختلاف واقع ہو باقاعدہ تقسیم کرنا چاہیے اور اُنمین بھی ذکور اور اناث کا علیحدہ فرقہ بناکر اُسیطرح تقسیم کرنا چاہیے اسیطرح جو کچھ کہ اناث کو پہنچا ہے اُنکی فروع کو دیدینا چاہیے اگر اُنکی فروع مین اختلاف ہو تو اُسکو جمع کرکے اوّل اُس بطن پر کہ جہان اُنکی اولاد مین اختلاف واقع ہو تقسیم کرنا چاہیے اور اسی قاعدہ پر آخر تک عمل کرتے جاؤ۔

مثلاً

---

† ذوی الارحام کی توریث مین قول محمد پر فتوی دیا جاتا ہے گو کہ اُنکی راے مین طوالت اور پیچیدگی کا خیال زیادہ ہوتا ہے اور اسیواسطے ہرایک مثال کو بوجہ پیچیدگی کے زیادہ وضاحت کے ساتھ لکھنا پڑا۔ ہرچند کہ ایسی مثالین شاذ اور عدیم الوقوع ہوتی ہین اور شایقین قانون کو اُنکا مطالعہ کرنا ضروری نہین مگر اُنکی تفصیل اور وضاحت بھی اس موقع پر خالی از فائدہ نہین ہے

مسئلہ ۱۵ مثلاً

زید

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
بطن اول	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	پسر	پسر	پسر
بطن ثانی	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر	دختر
۳	دختر لطیفن	دختر رحیمن	دختر کریمن	دختر نظیر خانم	دختر نصیرن	دختر فہیمن	پسر خالد	پسر قاسم	پسر ہاشم	دختر زیب النسا	دختر ہندہ	پسر قدرت اللہ
۴	دختر امامن	دختر عزیزن	دختر وزیرن	پسر احمد	پسر موصوف	پسر مشکور	دختر حشمت خانم	دختر فرحت بیگم	پسر محمود	دختر حمیدہ	دختر کریمہ	دختر زینبہ
۵	دختر امراؤ بیگم	دختر وزیر النسا	پسر امجد بیگ	دختر کریم النسا	پسر چاند خان	دختر براتی بیگم	دختر حسینی بیگم	دختر امانی بیگم	دختر ہجو بیگم	دختر حسینا بیگم	پسر محمد عمر	دختر عسکری بیگم
۶	دختر بیگم جان	پسر پھوٹے خان	دختر حاشم جان	پسر عمر خان	دختر بنو جان	دختر ننھی جان	پسر احمد بیگ	دختر جلال النسا	دختر کمال النسا	دختر شرف النسا	دختر لطافت النسا	دختر جمال النسا
	۱	۲	۳	۴	۶	۲	۶	۳	۹	۴	۸	۱۲

زید مورث اعلی نے بارہ لڑکا لڑکی چھوڑ کر وفات پائی بطن سادس کے ورثا اپنے اجداد و جدات کے ترکہ کے دعویدار ہیں اس صورت میں ترکہ بقاعدہ ذیل تقسیم کرنا چاہیئے

اس مسئلہ میں بارہ اشخاص ذوی الارحام ہیں یعنی ۹ دختر اور ۳ پسر جنکے وسایط مختلف

۱۲۲ ہیں اور ہر ایک درجہ مین بھی مساوی ہے اور نہ کوئی انمین ولد وارث ہے (کیونکہ
اگر انمیں سے کوئی بھی ولد وارث ہوتا تو وہی ترکہ کا مستحق ہوتا) پس اس صورت
میں اصل مسئلہ ۱۵ سے کر کر تصحیح ۶۰ سے کرنی چاہیئے کیونکہ اوّل بطن مین جہاں کہ اوّل
اختلاف ذکورت و انوثت ہے نہ دختران کے ۹ سہام اور تین پسر کے ۶ سہام مجموعہ
۱۵ ہوے ذکور کو علٰحدہ اور اناث کو علٰحدہ فریق بناکر ہر ایک کے سہام کو جمع کیا پس نہ
دختران کو ۹ سہام پہنچے اور تین لڑکوں کو ۶ سہام اب انکی اولاد مین یعنی بطن ثانی مین
اختلاف ذکورت و انوثت نہیں ہے لیکن بطن سوم مین اختلاف ہے یعنی ۹ لڑکیون
کی اولاد مین تین لڑکے اور چھ دختر ہین اور تین لڑکوں کی اولاد مین دو دختر اور ایک لڑکا
ہے پس تینون لڑکون کے چھ سہام انکی اولاد مین بقاعدہ ہر مرد مساوی حصہ دو زن تقسیم
کر لینے چاہئین زیب النسا و ہندہ کو ۳ سہام ۳ سہام اور قدرت اللہ کو تین سہام پہنچے
اب دونون لڑکیون کا علٰحدہ فریق بناکر اور لڑکے کو ایک علٰحدہ فریق سمجھکر قدرت اللہ
کا حصہ اسکی فروع مین یعنی بطن سادس مین بسبب اسکے کہ کچھ اختلاف بطن رابع و خامس مین
نتھا بعینہٖ پہنچا دیا۔ لڑکیون کے فریق مین پانچویں بطن مین اختلاف ہے وہان ایک لڑکا
اور ایک لڑکی ہے۔ پس لڑکے کو تو ۲ سہام اور لڑکی کو ایک سہام دیا۔ محمد عمر اور حسینا بیگم
کی فروع میں بعینہٖ وہی سہام جو انکو پہنچا تھا یعنے چھٹے بطن میں شرافت النسا و لطافت النسا
کو پہنچا دیا۔

نہ لڑکیون کی فروع مین تیسرے بطن مین اختلاف ذکورت و انوثت کا موجود ہے۔
کیونکہ وہان چھ لڑکی اور ۳ لڑکے ہین۔ کل روس ۱۲ ہین ۹ سہام اور ۱۲ روس مین توافق
بالثلث ہی اسواسطے ۴ کو کہ بارہ کا ثلث ہے اصل مسئلہ یعنی پندرہ مین ضرب دیکر ۱۵ × ۴
= ۶۰ سے تصحیح کی اور اس تصحیح سے تینون لڑکون کے سہام ۲۴ ہوے ۶ × ۴ = ۲۴
ہوے حسب قاعدہ متذکرہ بالا شرافت النسا کو ۴ سہام اور لطافت النسا کو ۸ اور جمال النسا

۱۲۳

کو ۱۲ سہام پہنچے۔

لڑکیوں کے فرقہ کے سہام ۹ تھے ۹ × ۴ = ۳۶ پس بطن ثالث مین ۱۸ سہام چھ لڑکیون کو اور ۱۸ سہام تین لڑکون کو پہنچے۔ اب ان کے دو فرقے کر کر بطن رابع مین کہ ذکور کے فرقہ مین اختلاف ہے نہ سہام محمود کو اور نہ سہام دونون دختران فرحت بیگم وحشمت خانم کو دیدیئے محمود کا حصہ بعینہ بطن سادس مین دیدیا یعنی کمال النسا کا حصہ ۹ سہام اور فرحت بیگم اور حشمت خانم کی فروع مین اختلاف ہے۔ اسواسطے بقاعدہ ہر زن نصف حصہ مرد ۶ سہام احمد بیگ کو اور ۳ سہام جلال النسا کو پہنچے۔ چھ لڑکیون کے فرقہ مین جو بطن ثالث مین ہیں اور جنکا حصہ ۱۸ سہام ہے انکی فروع مین یعنی چوتھے بطن میں اختلاف ذکورت وانوثت پایا جاتا ہے کہ وہان تین لڑکے اور تین لڑکیان ہین پس ۱۲ سہام فرقہ ذکور کو اور ۶ سہام فرقہ اناث کو پہنچے اب تینوں لڑکوں یعنی احمد و موصوف و مشکور کی فروع میں بطن خامس مین اختلاف پایا جاتا ہے کہ وہان دو لڑکیان اور ایک لڑکا ہے چھ سہام چاند خان کو دیکر بعینہٖ اسکی فروع میں پہنچا دیئے اور ان دونون لڑکیون کے فرقہ مین بطن سادس مین اختلاف ہے پس چہارم سہام پسر یعنی عمر خان کو اور ۲ سہام ننھی جان کو پہنچے۔

بطن رابع مین ہر سہ دختران کا فریق جنکو چھ سہام ملے تھے اور ان کے بطن خامس مین اختلاف ہے کہ اسمین ایک لڑکا اور دو لڑکی ہیں تین سہام امجد بیگ کو اور تین سہام امراو بیگم اور وفدیر النسا کو پہنچے امجد بیگ کا حصہ اسکی فروع مین یعنی خانم جان کو پہنچا دیئے اور دونون دختران کے تین سہام بطن سادس مین بقاعدہ ہر مرد مساوی حصہ دو زن۔ چھوٹے خان کو ۲ سہام اور بیگم جان کو ایک سہام دیا گیا۔ شریفی ص ۱۰۱

دفعہ ۱۱۲۔ تقسیم کے وقت صفت ذکورت وانوثت کا لحاظ اصل سے ہونا چاہیئے اور تعداد کا لحاظ فروع سے کرنا چاہیئے۔ سراجی

مثلاً ایک شخص نے دو لڑکے نواسی کی بیٹی کے اور ایک لڑکی نواسی کے لڑکے

۱۲۴ کی اور دو بیٹیان نواسہ کی لڑکی کی تفصیل ذیل چھوڑین۔
چھوٹے خان

دختر	دختر	دختر
دختر سعیدہ	دختر ہندہ	زید پسر
دختر حیاً	پسر بکر	زیباً دختر
پسر پسر	دختر نجم النسا	دختر دختر
والد خالد		شمس النسا قمر النسا
۳ ۳	۶	۸ ۸

اس مثال مین محمد کی رائے کے موافق ترکہ اصول کے اعلی الخلاف کے لحاظ سے یعنی دوسرے بطن مین تعداد فروع کا اصول مین خیال کرکے ، پر تقسیم ہونا چاہیے اس مثال میں دوسرے بطن مین اختلاف ذکورت وانوثت پایا جاتا ہے۔ لیکن صفت ذکورت وانوثت کا حال اصل سے معتبر + ہے۔ اور اعتبار عدد کا فروع کی لحاظ سے ہوتا ہے اور اس مثال مین دوسرے بطن مین اختلاف واقع ہوا ہے کیونکہ دوسرے بطن مین ایک پسر زید اور دو دختر ہین۔ پس دوسرے بطن مین زید کو بانضمام عدد فروع اس پسکی کہ دو دختر شمس النسا اور قمر النسا ہین دو پسر یعنی چار رؤس شمار کرنے چاہئین۔ [ہندہ وسعیدہ]
اور ہندہ کو ایک رؤس کیونکہ اُسکی فروع مین ایک ہی دختر ہے۔
اور سعیدہ کو دو رؤس گو کہ اُسکی فروع میں دو پسر ہیں لیکن صفت ذکورت وانوثت کا حال اصل سے معتبر ہوتا ہے اسواسطے اسکی اصل مین چونکہ عورت (یعنی سعیدہ) ہے اسواسطے دو لڑکون کو بھی صرف رؤس کے اعتبار مین عورت ماننا چاہیئے۔ مجموعہ

+ یعنی اگر اصل مین مذکر ہے اور فروع میں مونث پس فروع کو بھی مذکر سمجھنا چاہیئے۔ اور اگر اصل مین مونث ہے اور فروع مین مذکر پس مونث ہی شمار کرنا چاہیئے۔ اور تعداد فروع کو اصل مین شمار کرکر تقسیم ترکہ محمل اعلی الخلاف سے شروع کرنی چاہیئے

سہام ہوے ۴ سہام زید کو اور ایک سہام ہندہ کو اور دو سہام سعیدہ کو پہنچے ذکور و اناث کو علیحدہ علیحدہ فریق کر کر ۴ سہام زید کے اسکی دو دختران کو جو اسکی فروع مین ہین یعنی ہر واحد کو دو سہام دیئے - اور تین سہام سعیدہ اور ہندہ کو دیکہ ہر ایک کی فروع کو اُنکا حصہ دیدیا چاہیے لیکن چونکہ تیسرے بطن مین جیباؔ کو دو سہام اور بکر کو دو سہام ملنے چاہئین اور تین سہام چار روس پر بلا کسر تقسیم نہیں ہوسکتے (جیبا کو دو سہام ملنے چاہئین کیونکہ اسکی فروع مین دو پسر ہین) پس حسب قاعدہ عدد فروع کا اعتبار اصل مین کرتے ہین لہذا جیباؔ کو ۲ روس اور بکر کو کہ وہ مذکر ہے دو روس مان کر مجموعہ چار روس ہوے -

اسواسطے $\frac{۳}{۴}$ روس $\frac{۴}{۴}$ تقیم ۲۸ اس تصحیح سے ۱۶ سہام زید کو اور اسکی دونون لڑکیون کو یعنی ہر واحد کو ۸ سہام پہنچے ۴ روس × ۳ سہام = ۱۲

۱۲ سہام سعیدہ اور ہندہ کو پہنچے - پہر جیبا کو ۶ سہام اور بکر کو ۶ سہام دیکر ذکور کو علیحدہ اور اناث کو علیحدہ طایفہ کردیا - بکر کے ۶ سہام اسکی فروع میں یعنی نجم النسا کو بعینہٖ ۶ پہنچے -

جیباؔ کی چھ سہام اسکی فروع میں ہر دو پسران کو بالمساوی یعنی ۳ سہام والد کو اور ۳ سہام خالد کو ملے - شریفی ص ۱۰۳ -

دفعہ ۱۱۳ - مصنف سراجی لکھتا ہے کہ "ذوی الارحام کی توریث مین ہمارے علما جہات کا بھی لحاظ کرتے ہین" اس مسلہ مین دونون عالم یعنی محمد جہات کا لحاظ اصول مین کرتے ہین اور ابو یوسف ابدان فروع مین جہات کا لحاظ کرتے ہین - سراجی

مثلاً

مسلہ		خالد
دختر	دختر	دختر عزیزہ النسا
کریمہ	سلیمہ	دختر طاہرہ
دختر رحیمہ	پسر زید	پسر بکر
دختران		جہت واحدہ

ذو جہتین

اس مثال مین ابو یوسف ترکہ کو ۳ پر تقسیم کرتے ہین (کیونکہ دو لڑکیان ذو جہتین ہین) ۱۲۱
اور ایک لڑکے کو کیونکہ وہ جہت واحدہ رکھتا ہے اور محمد کی راے کے موافق ۲۸ سہام
مین ترکہ تقسیم ہوگا اُسمین سے ۲۲ سہام دونون لڑکیون کو (۱۶ بوجہ رشتہ پدری اور ۶ بوجہ
رشتہ مادری) اور ۶ سہام لڑکے کو اُسکی ماں کا حصّہ ملنا چاہئیے۔ سراجی

اس مثال مین خالد مورث اعلیٰ تین لڑکیون کی اولاد حسب تفصیل شجرہ چھوڑکر مرگیا کریم نے
اپنی دختر رحیمہ کا نکاح سلیمہ کے پسر نامی زید سے کر دیا اور ان سے دو لڑکیان شریفہ و نصیرہ بیگم
پیدا ہوئین یہ دو دختران ذو جہتین ہین (کیونکہ ماں اور نیز باپ کیطرف سے متوفی سے قرابت
رکھتی ہین) اور بکر صرف قرابت واحد رکھتا ہے اس صورت مین مسلہ ۷ سے کرکر تصحیح ۲۸ سے
کرنی چاہئیے کیونکہ بطن ثانی محل اختلاف ہے زید کو چہار سہام باعتبار عدد فروع کے
علیحدہ فرقہ کرکر دینے چاہئین اور رحیمہ اور ظہیرہ کو تین سہام کیونکہ رحیمہ کی فروع مین دو دختران
ہین۔ پس رحیمہ کے گویا دو روس ہوے اور ظہیرہ کا ایک روس۔ لیکن انکے تین سہام
انکی فروع پر کہ وہان دو لڑکیان اور ایک پسر مجموعہ چار روس مین بلا کسر تقسیم نہین ہوسکتے
اسواسطے ۴ × ۷ = ۲۸ سے تصحیح کی منجملہ اُسکے سہام زید ۴ × ۴ = ۱۶ زید کو دیکر اُسکی
روس اصل مسلہ تصحیح سہام زید روس دختران
فروع میں شریفہ و نصیرہ کو آٹھ آٹھ سہام دینے چاہئین
۳ × ۴ = ۱۲ رحیمہ و ظہیرہ کی اولاد مین اسطرح تقسیم کرنے چاہئین کہ بکر کو ۶
سہام روس
سہام اور شریفہ کو ۳ سہام اور نصیرہ کو ۳ سہام۔ پس ہر دو دختران کو ماں اور باپ کیطرف
سے ۲۲ سہام پہنچے اور بکر کو صرف ۶ سہام۔

صنف دوم

ذوی الارحام

دوسری صنف کے ذوی الارحام کی توریث کا تقریباً وہی قاعدہ ہے جیساکہ صنف

۲۷ اوّل سکے وارثون کا ہے - قرب متوفی اصلی وجہ ترجیح کی دونون صنفون مین ہے اور وہ شخص جو قریب تر ہے زیادہ بعید پر خواہ وہ کسی جہت سے ہو ترجیح رکھتا ہے - جب

قاعدہ ورثا متوفی سے قرب میں مساوی الدرجہ ہون تو اُس صورت مین جو شخص کہ بتوسط وارث کے رشتہ دار ہوگا وہ ہی مستحق ترجیح ہے - جب درجہ قرب اور بُعد توسل بوارث وغیر وارث اور صفت ذکورت و انوثت اصل یکسان ہو تو ترکہ بقاعدہ ہر مرد مساوی حصہ دو زنٰ تقسیم ہوگا - لیکن اگر ورثا درجہ مین مساوی ہون مگر اختلاف ذکورت و انوثت توسط کا پایا جاوے تو ترکہ اوّل اُس ربطون مین تقسیم کیا جائیگا جہان سب سے پہلے اختلاف پیدا ہوا ہے -
مگر جہت قرابت مین اختلاف ہو یعنی ایک باپ کی طرف سے اور دوسرا مان کی جانب سے رشتہ رکھتا ہو تو ترکہ تین حصون مین تقسیم ہوگا - دو سہام رشتہ دار جانب پدری کو اور ایک سہام رشتہ دار جانب مادری کو دیے جاینگے -

دفعہ ۱۱۴ دوسرے صنف کے ذوی الارحام مین (جو کہ اجداد اور جدات فاسدہ مین) اُس شخص کو جو متوفی سے زیادہ تر قریب ہی ترجیح حاصل ہے گو وہ کسی جہت سے ہو (الف) اور بصورت یکسانیت (درجہ) کے وہ شخص جو بتوسط وارث متوفی سے منسوب ہوتا ہے اُس شخص پر مقدم ہے جو بتوسط وارث منسوب نہین ہوتا +

(الف) یعنی خواہ شخص قریب باپ کے توسط سے رشتہ رکھتا ہو خواہ مان کی طرف سے - پس اسیواسطے نانا کو نانی کے باپ پر اور اسی طرح دادی کے باپ کو نانی کے باپ پر ترجیح ہے اور نانا کو دادی کے باپ پر ترجیح حاصل ہے -

جدات کو بھی اس قاعدہ پر قیاس کرنا چاہیئے - شریفی ص ۱۰۶

دفعہ ۱۱۵ - لیکن اگر اُنکے درجہ (یعنی درجات قرب و بُعد) مساوی ہون

+ ابی سہیل فرایضی اور ابی فضل خصاف اور علی ابن عیسی البصری کی یہہ راے ہے -

اور اُنمین ایسا کوئی شخص نہو جو وارث کے وسیلہ سے رشتہ رکھتا ہو (۱) یا وہ جملہ اشخاص وارث کے وسیلہ سے رشتہ رکھتے ہون (۲) اور صفت اُصول اُن اشخاص کی جنکے واسطہ سے یہہ لوگ واسطہ رکھتے ہین ایک ہو (یعنی تذکیر و تانیث مین یکسان ہون) اور نیز قرابت بھی متحد ہو (۳) تو ترکہ باعتبار صفت اشخاص فروع کے تقسیم ہوگا (۴) اور اگر باوجود مساوی الدرجہ ہونے کے صفت اُن اشخاص کی جنکے واسطہ سے یہہ رشتہ رکھتے ہین مختلف ہو تو اول جائداد اُسی بطن مین تقسیم کیجائیگی جہان سب مین پہلے اختلاف واقع ہوا۔ قاعدہ صنف اوّل ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

دفعہ ۱۱۶۔ اور اگر باوجود مساوی الدرجہ ہونیکے (۵) قرابت مین اختلاف ہو تو ⅔ قرابت داران پدری کو اور ⅓ قرابت داران مادری کو دینا چاہیئے پھر جو کچھ کہ ہر فریق کو پہنچے (۶) اُسکو اُنمین اسطرح پر تقسیم کردو جسطرح کہ بصورت اتحاد قرابت تقسیم کیا جاتا۔

شارح سراجی نے قاعدہ تقسیم صنف ثانی اس طرح پر لکھا ہے کہ اُنکا یا تو درجہ مساوی ہوگا یا نہین۔ اگر درجہ مساوی نہین ہے تو جو قریب ہے وہ ہی بہتر ہے اور اگر درجہ مساوی ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ اُنمین اتحاد قرابتہ ہے یا اختلاف۔ پس اگر اختلاف ہے تو مال بقاعدہ ہر مرد مساوی حصہ دو زن تقسیم کرنا چاہیئے۔ اور اگر اتحاد ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ صفت اصول متفق ہے یا

(۱) مثلاً دادی کا دادا اور دادی کے باپ کی ما

(۲) مثلاً پردادا کی ماں کا باپ اور دادی کی ماں کی ماں کا باپ۔

(۳) یعنی کل اشخاص خواہ تو متوفی کے باپ کی جانب یا کل ماں کی جانب سے رشتہ رکھتے ہون۔

(۴) یعنی بموجب اس شرایط کے مال باعتبار صفت ابدان کے تقسیم ہوگا مرد کو دوچند حصہ عورت سے ملیگا پس ⅔ دادی کے دادا کو اور ⅓ دادی کی باپ کی ماں کو

۵ مثلاً دادا کے ماں کے باپ کی ما اور نانا کے دادا کی ماں۔

۶ مثلاً متوفی کے باپ کے دو جد فاسد ہون ایک پدری دوسرا مادری مثلاً دادی کے ماں کا باپ اور یہ دوسرا دادی کے باپ کا باپ اور اسی طرح متوفی کے ماں کے دو جد فاسد ہون ایک پدری دوسرا مادری مثلاً نانی کے باپ کا باپ اور نانی کی ماں کا باپ۔

نہین اگر متفق ہو تو ابدان فروع پر تقسیم کرنا چاہیے اور اگر متفق نہو تو ترکہ اوّل اُس بطن مین تقسیم کرنا چاہیئے جہان سب سے پہلے اختلاف واقعہ ہوا ہے - دیکھو قاعدہ صنف اوّل شریفی ص ۱۰۷

صنف سوم

ذوی الارحام

صنف سوم قاعدہ

درجہ سوم کے ذوی الارحام کی ترتیب توریث کا قاعدہ حسب درجہ قرابت اور قوت قرابت کے ہے - جو شخص متوفی سے قریب تر ہے وہی سب پر مقدم ہے - مثلاً دعویداران درجہ مساوی مین سے ولد عصبہ ولد ذوی رحم پر سب مین مقدم ہے - لیکن جب دعویدار قرابت مین مساوی ہون اور کوئی اُنمین ولد عصبہ اور ذوی الفروض نہو تب جائداد (حسب راے محمد جسکے قول پر ذوی الارحام مین فتوی دیا جاتا ہے) بلحاظ فروع اور جہات اصول کے تقسیم کیجاتی ہے اور تب جو کچھ کہ ہر فریق کو دیا جاتا ہے وہ اُن کی فروع مین اُسیطرح جسطرح کہ صنف اوّل مین قاعدہ ہے تقسیم کیا جاتا ہے - لیکن تاہم جب کہ اولاد برادر اور ہمشیرہ اخیافی کی ہو تب ترکہ اُنمین بلحاظ اصول تقسیم نہین کیا جاتا بلکہ مساوی - کیونکہ برادر اور ہمشیرہ اخیافی کے باہم کچھ فرق نہین ہے -

دفعہ ۱۱۷ قاعدہ توریث ذوی الارحام صنف سوم (جسمین بہنون کی اولاد اور بھائیون کی لڑکیان اور برادران اخیافی کے لڑکے ہین) وہ ہی جیسا کہ صنف اوّل مین بیان ہو چکا ہے - یعنی جو شخص کہ سب مین قریب ہوگا وہ ہی مستحق ہوگا -

مثلاً بہن کی لڑکی بھائی کے نواسے پر مقدم ہے - کیونکہ بہن کی لڑکی زیادہ قریب ہے - شریفی ص ۱۰۷

۱۳۰ قاعدہ **دفعہ ۱۱۸-** اور اگر درجہ قرب مین مساوی ہون تو ولد عصبہ کو ولد ذوی الارحام پر ترجیح ہے۔+

مثال: مثلاً بھائی کے بیٹے کی بیٹی اور بہن کی بیٹی کا بیٹا۔ دونون خواہ حقیقی ہون یا علاتی یا انمین سے ایک حقیقی ہو اور دوسرا علاتی۔ اس صورت مین کل مال بھائی کے بیٹے کی بیٹی کو ملیگا۔ کیونکہ وہ لڑکی ولد عصبہ ہے۔ شریفی ص ۱۰۸

دفعہ ۱۱۹- اگر (یعنی بھائی کے بیٹے کی بیٹی اور بہن کی بیٹی کا بیٹا) اخیافی ہون توحسب راے ابو یوسف ترکہ بلحاظ فروع کے بقاعدہ "ہر مرد مساوی حصہ دو زن" تقسیم کیا جائیگا۔ اورحسب راے محمد بالمساوی بلحاظ اصول کے تقسیم ہوگا۔ شریفی ص ۱۰۸

قاعدہ **دفعہ ۱۲۰-** اگر درجہ قرب مین سب مساوی ہون اور انمین کوئی شخص ولد عصبہ نہو (مثلاً بھائی کی بیٹی کی بیٹی اور بھائی کی بیٹی کا بیٹا) یا کل اولاد عصبات ہون (مثلاً ایک حقیقی یا علاتی بھائی کے دو بیٹون کی دو بیٹیان) یا بعض انمین ولد عصبہ ہون اور بعض ولد صاحب فرض (مثلاً حقیقی بھائی کی بیٹی اور اخیافی بھائی کی بیٹی) توحسب راے محمد اوّل ترکہ بھائی اور بہنون پر مع لحاظ تعداد فروع اور جہات اصول کے تقسیم کرنا چاہیئے پھر جو کچھ کہ ہر فریق کو پہنچے وہ انکے فروع پر اسیطرح تقسیم کردینا چاہیئے جسطرح کہ صنف اوّل مین مذکور ہوا۔ شریفی ص ۱۰۹

مثال: مثلاً متوفی نے تین بیٹیان تین بھائیون کی جو حقیقی و علاتی و اخیافی ہین اور

+ مصنف نے صنف اوّل مین لفظ ولد وارث (یعنی ولد ذوی الفروض) اور صنف سوم مین ولد عصبہ اسوجہ سے استعمال کیا ہے کہ صنف اوّل مین یہہ امر محال ہے کہ ولد عصبہ ہو اور درجہ ذوی الارحام مین بھی ہو۔ شریفی۔

١٢١ اسیطرح متفرق بہنون کے تین بیٹے اور تین بیٹیان بتفصیل شجرہ ذیل چھوڑین

مثال اوّل

دختر برادر حقیقی	دختر برادر علاتی	دختر برادر اخیافی
ہمشیرہ حقیقی	ہمشیرہ علاتی	ہمشیرہ اخیافی
دختر پسر	دختر پسر	دختر پسر

اس مثال مین حسب راے محمد $\frac{1}{3}$ ترکہ اخیافی بہائی اور بہن کی اولاد کوبہاہی دینا چاہیئے۔ (کیونکہ اُنکے اصُول کا حصّہ مساوی ہے اور مذکر و مونث مین کچھ فرق نہین) جب عدد فروع کا لحاظ اصُول مین کیا گیا تو ہمشیرہ اخیافی بمنزلہ دو بہنون کے اور اخیافی بھائی بمنزلہ ایک کے۔ مجموعہ تین روس ہوے = $\frac{1}{3}$ × ٣ = $\frac{1}{9}$ $\frac{1}{9}$ حصّہ برادر اخیافی کا اُسکی لڑکی کو دیکر باقی $\frac{2}{9}$ ہمشیرہ اخیافی کے بٹیا بیٹی کو بالمساوی دیدیا۔

ہمشیرہ حقیقی باعتبار فروع کے دو بہنون کی برابر ہے اور برادر حقیقی بھی بمنزلہ دو بہنون کے ہے۔ پس ترکہ باقی یعنی $\frac{2}{3}$ ان دونون کو دیکر $\frac{1}{3}$ دختر برادر حقیقی کو اُسکے باپ کا حصّہ دیا اور $\frac{1}{3}$ ہمشیرہ حقیقی کا حصہ اسکے بٹیا بیٹی پر منتقل کیا۔ لیکن $\frac{1}{3}$ ایک بٹیا اور ایک بیٹی پر بلا کسر تقسیم نہین ہوسکتا اور ان کے روس تین ہین اسواسطے $\frac{1}{3}$ ÷ ٣ = $\frac{1}{9}$ $\frac{1}{9}$ حصہ دختر و $\frac{2}{9}$ حصّہ پسر ہوا۔ اولاد برادر ہمشیرہ علاتی بوجہ اولاد حقیقی بھائی بہنون کے محجوب ہے۔ شریفی ص ١١٠

مثال دوم

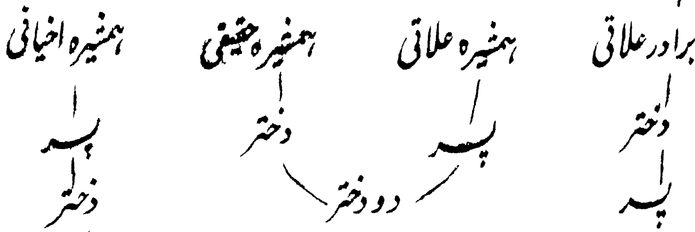
اور اگر متوفی نے حقیقی اور علاتی اور اخیافی بھائیون کے بیٹون کی تین بیٹیان مفصلہ ذیل چھوڑی ہون۔ مثلاً

دختر پسر برادر حقیقی	دختر پسر برادر علاتی	دختر پسر برادر اخیافی

توکل ترکہ برادر حقیقی کی بیٹی کو پہنچے گا کیونکہ وہ ولد عصبہ ہے۔

۱۲۴ اور اگر ایک شخص پسر دختر برادر علاقی اور دو دختر پسر ہمشیرہ علاقی جوکہ دختر ہمشیرہ حقیقی کی بھی ہون۔ اور ایک دختر پسر ہمشیرہ اخیافی بتفصیل ذیل چھوڑے تو ترکہ حسب قاعدہ صنف اول تقسیم ہوگا۔

مثال سوم



اس صورت مین ہمشیرہ اخیافی کا $\frac{1}{6}$ حصہ ہے۔ اور ہمشیرہ حقیقی کی فروع مین چونکہ دو لڑکیان ہین اسواسطے وہ بمنزلہ دو بہنون کے شمار کیجائینگی۔ اور دو بہنون کا حصہ $\frac{2}{3}$ ہے۔ اور علاقی بھائی بہن چونکہ عصبہ ہین اسواسطے باقی ترکہ آنکو بطور عصوبت ملنا چاہیئے۔

پس ہمشیرہ علاقی اور برادر علاقی کو $\frac{1}{6}$ ترکہ پہنچتا ہے لیکن ہمشیرہ علاقی بلحاظ اپنی فروع کے بمنزلہ دو روس کے سمجھی جائینگی اور برادر علاقی بمنزلہ دو بہنون کے کل روس ۴ ہوے۔ اسواسطے $\frac{1}{6} \times 4 = \frac{4}{24}$ ۔

صنف چہارم

ذوی الارحام

قاعدہ توریث ذوی الارحام صنف چہارم (جسمین مطلقاً عمات اور اعمام اخیافی اور مطلقاً خالو اور خالہ داخل ہین) حسب ذیل ہے۔

۱۔ جب وہ تنہا ہو تو کل مال کا خواہ مرد ہو خواہ عورت وارث ہے۔

۲۔ جب وہ متوفی سے ایک ہی جہت سے رشتہ رکھتے ہون تو قوہ قرابت کو

۱۳۳ ترجیح ہے یعنی وہ شخص جو متوفی سے ایک ہی مان اور باپ کے توسط سے رشتہ رکھتا ہو (خواہ مرد ہو خواہ عورت) اُس شخص پر مقدم ہے جو صرف باپ کے ذریعہ سے رشتہ رکھتا ہو اور یہہ شخص اُسپر مقدم ہے جو صرف مان کے ذریعہ سے متوفی سے رشتہ رکھتا ہو-

۳- جب عورت اور مرد دعویدار ہون اور تمام رشتہ قرابت مین مساوی ہون تب مرد کا حصہ عورت کے حصہ سے دوچند ہوگا-

۴- جب ورثا مختلف جہات کے ہون تو ⅔ قرابت دار پدری کو اور ⅓ قرابت دار مادری کو دیا جائیگا- اور وہی حصہ ہر فریق کے ورثا مین علی السویہ تقسیم ہو جائیگا- شاما چرن سرکار-

قاعدہ **دفعہ ۱۲۱- جب اُن مین صرف ایک ہی شخص موجود ہو تو تنہا وہی شخص کُل مال کا وارث ہوگا-**

دفعہ ۱۲۲- جب کہ چند اشخاص ہون اور قرابت اُن سب کی متحد ہو (یعنی کُل ایک ہی جانب کے ہون- مثلاً عمہ اور اعمام اخیافی یہہ باپ کی طرف سے ہین) یا خالو اور خالات (یہہ مان کی طرف سے ہین) پس اُنمین جو قرابت مین قوی ہے وہ قرابت مین مقدم ہے- یعنی حقیقی علاتی پر اور علاتی اخیافی پر خواہ مذکر ہو خواہ مونث مقدم ہے-

دفعہ ۱۲۳- اگر عورت و مرد دونون ہون- اور قوۃ قرابت بھی مساوی ہو تو اس صورت مین مرد کو دوچند حصہ عورت سے ملیگا- مثلاً عم و عمہ اخیافی- یا خال اور خالہ حقیقی یا علاتی یا اخیافی-

دفعہ ۱۲۴- اگر درجہ قرابت مختلف ہو (یعنی بعضے قرابت دار

۱۳۴ پدری ہون اور بعضے مادری) تو اسصورت مین قوت قرابت پر عمل نہوگا (مثلاً عمہ حقیقی اور خالہ اخیافی یا خالہ حقیقی اور عمہ اخیافی) پس ⅔ قرابت داران پدری کو جو اُن کے باپ کا حصّہ ہے - اور ⅓ قرابت داران مادری کو جو اُنکی مان کا حصّہ ہے دیکر پھر باہم اُن کے اُس حصّہ کو تقسیم کرنا چاہیئے -

دفعہ ۱۲۴ - اگر عمہ حقیقی متعدد ہون تو ⅔ اُنمین برابر تقسیم ہوجائیگا اور یہہ ہی قاعدہ بصورت متعدد خالات حقیقی کے ہے - اور ⅓ اُن مین علے السویہ تقسیم ہوگا - شریفی ص ۱۱۴

چوتھے صنف کی اولاد

دفعہ ۱۲۵ - اُن وارثون کے واسطے بھی وہ ہی قاعدہ ہے جیسا قاعدہ کہ صنف اوّل کے وارثون کے واسطے ہے - یعنی جو شخص کہ متوفی سے زیادہ تر قریب ہے وہ ہی مقدّم ہے - گو وہ کسی جہت سے ہو -

دفعہ ۱۲۶ - اگر مساوی ہون اور قرابت بھی متحد ہو (یعنی کُل اشخاص کی قرابت متوفی کے باپ کے توسط سے ہو یا مان کے) پس جو شخص کہ قوۃ قرابت رکھتا ہوگا وہ ہی مقدم ہوگا -

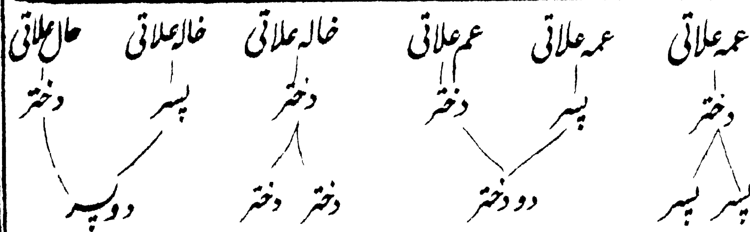
دفعہ ۱۲۷ - اگر قرب اور قرابت مین مساوی ہون تو ولد عصبہ مقدّم ہے مثلاً دختر عم حقیقی اور پسر عمہ حقیقی یا دونون علاتی - اسصورت مین کُل مال دختر عم کو ملے گا - کیونکہ وہ ولد عصبہ ہے - شریفی ص ۱۱۵

دفعہ ۱۲۸ - اگر قرب درجہ مین مساوی ہون - مگر اُنکی قرابت مختلف ہو تو قرابت اور ولد کا لحاظ نکیا جائیگا - مثلاً عمہ حقیقی باوجودیکہ جانبین سے

قرابت رکھتی ہے اور جانبین سے ولد وارث بھی ہے مگر خالہ علاتی یا
۱۳۵ اخیافی سے بہتر نہین ہے (جسطرح کہ صنف چہارم مین مذکور ہوا) مگر ⅔
دو ثلث اُس وارث کو ملیگا۔ جو قرابت داریدری ہے۔ اور ⅓ ایک ثلث
اُنسکو جو مادری قرابت دار ہین اور انمین قوۃ قرابت کا بھی لحاظ ہوگا۔

دفعہ ۱۲۹ ا۔ تعدد فروع کی صورت مین حسب راے محمد اوّل ترکہ کو اُس بطن مین تقسیم کرنا چاہیئے جہان کہ اوّل اختلاف واقع ہوا ہے اور عدد فروع اور جہات کا اُسیطرح اصول مین لحاظ کرنا چاہیئے۔ جسطرح کہ صنف اوّل مین کیا جاتا ہے۔

مثلاً



اصل مسلہ تین سے ہونا چاہیئے منجملہ اُنکے ۲ سہام قرابت داران پدری کا حق ہے اور ایک سہام قرابت داران مادری کا پس امام محمد کے نزدیک اس مسلہ کی تصحیح ۳۶ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اُنکے نزدیک اوّل اُس بطن پر جہان کہ سب مین پہلے اختلاف ذکورت و انوثت کا پایا جاتا ہے۔ معہ لحاظ عدد فروع اور جہات کے ترکہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ پس اُن اشخاص مین جوکہ پدری رشتہ دار ہین عم علاتی چار عمہ کی برابر ہے (کیونکہ عم علاتی کی فروع مین دو لڑکیان ہین تو وہ بمنزلہ دو عم مساوی چار عورتون کے ہوا) اور ہر ایک عمہ علاتی بمنزلہ دو عمہ کے خیال کیجاویگی (کیونکہ دونون کے فروع مین دو پسر اور دو لڑکیان ہین) تو مجموعہ آٹھ عمات ہوئین ⅔ حصہ اُن اشخاص کا ہے جو پدری رشتہ دار ہین اسواسطے

$\frac{2}{3} \times 8 = \frac{2}{24}$ یا $\frac{1}{12}$ کے وخال علاتی بمنزلہ چار خالات کے ہے اور ہر ایک خالہ ۱۳۶
علاتی بمنزلہ دو خالہ کے تو مجموعہ آٹھ خالات ہوئین $\frac{1}{2} \times 8 = \frac{1}{24}$ - باقی بقاعدہ صنف اوّل عمل کرتے جاؤ - شریفی ص ۱۱۸

باب ۲۱

مفقود کے بیان مین

دفعہ ۱۳۰ - شخص مفقود الخبر کی جائداد کی نسبت نوّے برس تک انتظار کرنا چاہیئے اور اس عرصہ مین جو اور اشخاص وفات پائین اُن کے فوت ہونیسے ترکہ مفقود الخبر مین کچھ افزایش نہو گی اور جو شخص کہ اس مُدت مین وفات پائے وہ مفقود الخبر سے ترکہ پائیگا -

مفقود اُسکو کہتے ہین جو گھر سے چلا جاے اور اُسکے مرنے جینے کا کچھ حال معلوم نہو یوم پیدایش سے نوّے برس تک مفقود الخبر کا مال معطل رہے گا - یعنی جب تک مفقود کی پیدایش سے نوہ برس کا عرصہ نگذر جائیگا تب تک اُسکا مال رکھا رہیگا اور تقسیم نہو گا - مثلاً زید چالیس برس کی عمر مین مفقود ہوا پس ۵۰ برس تک اُسکا مال رکھا رہیگا - اور تقسیم نہ کیا جائیگا - اور اسیطرح جب تک نوّے برس مفقود کی ولادت سے نگذرین جو کچھ حصّہ کہ کسی مورث سے جو اُسکے ایام غیبت مین فوت ہوا ہو پہنچے وہ بھی معطّل رہیگا تقسیم نکیا جائیگا - مفقود نوّے برس تک اپنے مال مین حکم زندہ کا رکھتا ہے - اور نسبت اپنے حصّہ کے جو اُسکو وارثون سے پہنچے مُردہ تصور کیا جاتا ہے -

جب نوّے برس گزر جائین اور مفقود کی نسبت حکم موت کا لگایا جاے اب اُسکی میراث اُسکے اُن وارثون کو ملیگی جو حال مین موجود ہون اور جو اُس سے پہلے مرگئے اُنکو میراث نملے گی

(کیونکہ مفقود پیدائش سے نوّے برس تک حکم زندہ کا رکھتا ہے پس جو لوگ کہ اس ۱۳۷
عرصہ مین مرے گویا اُسکی حیات مین مرے) اور جو حصّہ کہ مفقود کو کسی وارث سے پہنچا ہو وہ اُس مورث کے وارثون پر واپس ہو جائیگا اور مفقود کے وارثون کو اُسمین سے کچھ نہین پہنچتا۔ (کیونکہ مفقود اُس حصّہ کی نسبت حکم مردہ رکھتا ہے)۔

ہرگاہ کہ مفقود کی نسبت حکم موت کا لگایا جاوے پس اُسکی ذاتی مال کو مفقود کے وہ وارث لینگے جو اُسوقت زندہ ہون۔ اور جو مال کہ مفقود کیواسطے اسکے مورث کے ترکہ سے امانتاً رکھا ہو اُسکو اُسی مورث کے وارثون پر تقسیم کرنا چاہیئے۔ (یعنی جب حکم موت کا لگایا جاوے)

اُس مسلہ کی تصحیح جسمین منجملہ ورثا کے ایک وارث مفقود الخبر ہو اسطرح کرنی چاہیئے

کہ اوّل مفقود کو زندہ فرض کرکر تصحیح مسلہ کرنی چاہیئے۔

پھر مفقود کو مردہ فرض کرکر تصحیح مسلہ کرنی چاہیئے۔

پھر دونون مسلون مین نسبت کا لحاظ کرکر یعنی بصورت تماثل ایک مسلہ پر اور بصورت تداخل اکثر مسلہ پر اکتفا کرنی چاہیئے۔

اور تباین اور توافق کی صورت مین کل مسلہ کو کل تصحیح مسلہ دوم مین یا وفق کو کل تصحیح مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو تصحیح مسلہ جاننا چاہیئے۔

پس جو سہام کہ مسلہ وفات مفقود سے ہر ایک وارث کو پہنچین اُسکو مسلہ حیات کے وفق مین یا کل مین ضرب کرین۔

اور جو سہام کہ مسلہ حیات مفقود سے ہر ایک وارث کو پہنچین اُسکو مسلہ ممات مین ضرب کرین۔

دونون کی حاصل ضرب سے جو کچھ کہ [illegible] ورثا کو دینا چاہیئے اور باقی مال کو بحال مفقود پر منحصر رکھین

مثلاً

مسئلہ ۲/ ۸/ ۵۶ ہندہ

شوہر	ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ عینی	براد عینی مفقود الخبر زندہ
½	۲		۲

مسئلہ ۶ عول ۷

شوہر	ہمشیرہ عینی	ہمشیرہ عینی	برادر عینی مفقود الخبر
۳	۴		مردہ

نسبت تباین کی ۷ × ۸ = ۵۶

۴ × ۷ = ۲۸ حصہ شوہر از مسئلہ حیات۔

۳ × ۸ = ۲۴ حصہ شوہر از مسئلہ ممات۔ پس ۲۴ سہام شوہر کو جو کہ کم ہین دینے چاہئین۔

۲ × ۷ = ۱۴ یہ حصہ ہر دونون بہنون کو دینا چاہیئے۔

۴ × ۸ = ۳۲ حصہ ہر دو ہمشیرہ از مسئلہ ممات۔

باقی ۱۸ سہام کو تصحیح سے مفقود کے انتظار کیواسطے رکہین پس اگر یہ معلوم ہوجاے کہ مفقود زندہ ہے۔ پس شوہر کو ۴ سہام جو اُسکے باقی ہین اُسکو دیدین۔ اور ۱۴ سہام مابقی کو مفقود کو پہنچانے چاہئیں۔

اور اگر حکم موت کا لگایا جاوے تو شوہر کو کچھ نہین دینا چاہیئے۔ بلکہ ۱۸ سہام مابقی کو دونو ہمشیرگان کو پہنچانے چاہئین۔

باب ۲۲

اُس صورت کے بیان مین جب چند اشخاص زمانہ واحد مین مرگ مفاجات سے مرجائین

۱۲۹ **دفعہ ۱۳۱** - اگر دو یا دو سے زیادہ شخص زمانہ واحد مین مرگ مفاجات† سے مرجائین اور یہہ معلوم نہو کہ کون شخص پہلے مرا تو بعض کے قول مطابق یہہ تصور کیا جایگا کہ کمسن شخص پہلے مرا - لیکن بموجب اُس مسلہ کے جو زیادہ صحیح اور مروج ہے یہہ فرض کیا جاویگا کہ کل اشخاص زمانہ واحد مین مرگئے - اور ترکہ انکا وارثان حی القایم مین اُسی طرح تقسیم ہوگا کہ گویا وارثان متوسط - اصل مالک کے ساتھ زمانہ واحد مین موجود ہی نتھے - قاعدہ

اس قاعدہ کی تمثیل صورت ذیل سے بخوبی معلوم ہوتی ہے مثلاً زید و بکر و عمر بترتیب جد و پدر و پسر ہین منجملہ انکے زید اور بکر سمندر مین غرق ہوگئے - اور اُنکی ہلاکت کا حال کچھ معلوم نہوا - اس صورت مین عمر بحالت موجود ہونے دیگر پسران زید کے ترکہ کا مستحق ہوگا - کیونکہ نہ عا قایم مقامی کی رو سے کچھ حق نہین پہنچتا - اور درصورت موجود ہونے بیٹون کے پوتون کو ورثہ نہین ملتا -

باب ۲۳

خنثے کا بیان

دفعہ ۱۳۲ - اگر خنثیٰ مشکل کسی شخص کا وارث ہو پس اسصورت مین قاعدہ یہہ ہے کہ اسکو کبھی مذکر شمار کرنا چاہیئے اور کبھی مونث اسطرح پر کہ اگر بجائے خنثے

† یعنی چند اشخاص کہ جو باہم قرابت دار ہون اور بسبب اُس قرابت کے ایک دوسرے کے وارث ہوسکین اور وہ سب ایکبار دریا مین غرق ہوجاوین یا کسی مکان مین جلکر مرجاوین یا وبا کے عارضہ مین مبتلا ہوکر فوت ہوجاوین اور تقدیم او تاخیر انکی معلوم نہو پس جو کوئی اُن کے اقربا مین سے بقید حیات پایا جاسے وہی وارث ان اشخاص کا ہوگا - اور یہہ اشخاص مردہ ایکدوسرے کے وارث نہین ہوسکتے -

۱۴۰ کے اُس موقعہ پر ایک عورت فرض کرلین اور اُسی موقعہ پر اسکو مذکر قرار دیوین۔ پس اگر عورت قرار دینے سے ہموقع پر اسکا حصہ بہ نسبت مذکر کے کم ہوتا ہو تو مونث قرار دینا چاہیئے ورنہ مذکر۔

قاعدہ **دفعہ ۱۴۳**۔ اگر محجوب ہوتا ہو تو خنثےٰ کو محجوب کرنا چاہیئے۔ یعنی اوّل یہہ امر دیکھنا چاہیئے کہ اگر اُن وارثون مین بجاے خنثےٰ کے ایک عورت ہوتی اور وہ محجوب ہوجاتی تو وہان خنثےٰ کو مونث قرار دیکر محجوب کردینا چاہیئے۔ اور اگر مذکر بجاے خنثےٰ کے ہوتا اور وہ محجوب ہوجاتا تو بھی مذکر قرار دیکر خنثےٰ کو محجوب کردینا چاہیئے۔

خنثےٰ خنث سے مشتق ہے اسکے معنی نرمی اور انعطاف کے ہین خنثےٰ مین بھی یہہ وصف موجود ہے۔ پس اس سبب سے اُسکو خنثےٰ کہتے ہین۔

مُشکّل اس سبب سے کہتے ہین کہ انسان دو نوع پر مخلوق ہوا ہے۔ یا مذکر یا مونث اور خنثےٰ مین دونون صفت متضادہ موجود ہوتی ہین۔ پس اُسکے حال مین اشکال اور اشتباہ پیدا ہوتا ہے۔ اِس سبب سے علمانے اسکا نام خنثیٰ مشکل رکھا۔

خنثیٰ مشکل سے وہ شخص مُراد ہے جو عضو زنی و مردی دونون رکھتا ہو یا دونون مین سے ایک بھی نرکھتا ہو۔ پس جو کچھ کہ خنثیٰ کی ذکورت اور انوثت کا حال شرعاً اور عقلاً ثابت ہو۔ یعنی اگر عضو مردی مخرج البول ہو اور عضو زنی سے بول نہ آتا ہو تو مذکر اور برعکس اسکے مونث قرار دینا چاہیئے۔

یا مردون کی طرح وطی کرے یا عورتون کی طرح وطی کرادے یا کسی اور طرح سے۔ جس جانب کا غلبہ پایا جاوے وہی اُسکو ٹھرانا چاہیئے۔

اگر دونون عضو مخرج بول ہون پس اسصورت مین جس عضو سے اولاً پیشاب آیا ہو اُسی کا اعتبار کرنا چاہیئے۔

اگر کوئی عضو نر کھتا ہو اور پیشاب کا ایک سوراخ ہو کہ اُس سے کسی عضو کی بابت معلوم ہو سکتی ١٤١
ہو۔ اُسی کا نام خنثی مشکل ہے۔

ضرور ہے کہ یہ احتمالات بعد بلوغ کے رفع ہو جائینگے۔ اگر مثل ذکور محتلم اور ملتحی ہو یا مباشرت کا خواہشمند ہو تو مذکر قرار دینا چاہیئے۔

اور اگر مثل نسا کے پستان بر آمد ہون یا حائض ہو یا حاملہ ہو تو مونث قرار دینا چاہیئے۔ الغرض جب تک انوثت و ذکورت کا حال معلوم نہو جاے۔ جب تک خنثی مشکل کہلائیگا اور خنثی کے واسطے بدتر حالین ہے۔ یعنی خنثی کے واسطے اگر مشکل ہو تو وہ صورت قرار دینگے جو اُسکے واسطے نقصان کی ہو اگر مرد ٹھہرانے سے ترکہ کم ملے یا بالکل نہ ملے تو مرد ٹھہرانا چاہیئے۔ اور اگر عورت ٹھہرانے سے حصّہ مین نقصان آتا ہو یا محجوب ہوتا ہو تو مونث ٹھہرانا چاہیئے۔

اگر مشکل نہو تو برابر حصہ دیگر ورثا کے حصہ کا مستحق ہوگا۔ اگر غلبہ مردی کا زیادہ ہوگا پس دو لڑکون کی برابر اُسکو میراث سے ترکہ پہنچیگا۔ اور اگر غلبہ زنی ہو پس حصہ دیگر نسا کی برابر اُسکو ترکہ ملیگا۔ اُس حال مین اُسکے واسطے نقصان کی صورت نہو گی۔

مثال

مسئلہ ۳ — مونث ٹھہرانے سے کم پہنچا

پسر	خنثی مشکل مونث
۲	۱

مسئلہ ۶ — مذکر قرار دینے سے ترکہ کم ملا

شوہر	مادر	برادر اخیافی	خنثی اب مذکر
۳	۱	۱	۱

اوّل مثال مین خنثی کو مونث قرار دیا کیونکہ اگر مذکر قرار دیتے تو اُسکا حصّہ مساوی حصہ پسر کے ہوتا اور مونث قرار دینے سے نصف حصہ پسر کے یعنی کم مقدار ترکہ کا مستحق ہے پس مونث ٹھہرا کر تین سے مسئلہ کیا دوسری مثال مین خنثی علاتی یعنی برادر علاتی میّت کو مذکر قرار دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر مونث شمار کیا جاے پس ہمشیرہ علاتی اُس صورت مین مستحق نصف ترکہ کی ہو جائیگی اور مسئلہ

۱۴۲ مین عول کرنا پڑیگا یعنی ۸ سے مسلہ کرکر ہمشیرہ علاتی کو ۳ سہام دینے پڑینگے اور مذکر ٹھرانے مین خنثے کا نقصان ثابت ہے۔ کیونکہ بسبب عصوبت کے صرف ایک سہام اُسکو پہنچا۔ اسواسطے حسب قاعدہ "بدتر حالین خنثے کے واسطے ہے" عمل کیا

مثال محجوب

مسلہ

خنثی مشکل	عم
محجوب	۱

اس مثال مین خنثے کو عمہ فرض کرلینا باعث محجوبیت ہوتا ہے۔ اسواسطے عمہ قرار دیکر محجوب کردیا

شوہر	ہمشیرہ اخیافی	خنثی لاب یعنی برادر علاتی
۱	۱	محجوب

ہمشیرہ عینی اور شوہر انصافاً کل مال کی وارث ہونگی اور برادر علاتی یعنی خنثی لاب کو مذکر قرار دیکر محجوب کردیا۔ کیونکہ اگر انسا یعنی ہمشیرہ علاتی قرار دیتے تو وہ مستحق نصف حصہ کی ہوجاتی اور مسلہ میں عول کرنا پڑتا۔ لیکن چونکہ خنثی کے واسطے حال بدتر مقرر ہے۔ پس جو صفت ذکورت اور انوثت مین نقصان اور خسارہ پایا جاتا ہو خنثی کو اُسی مین محسوب اور داخل کرنا چاہیئے۔

مثال

مسلہ

پسر عم	خنثی ولد عم
۱	محجوب

اس مثال مین بنت عم قرار دیکر محروم کردیا۔

مسلہ

شوہر	ہمشیرہ عینی	خنثی لاب
۱	۱	محروم

اگر اس مثال مین ہمشیرہ علاتی قرار دین تو وہ مستحق ۱/۶ حصہ کی ہوجاتی ہے اور برادر علاتی قرار دینے سے بالکل ساقط ہوتا ہے۔ کیونکہ بعد دینے حصص ذو الفروض کے کچھ باقی نہین رہتا۔ اسواسطے برادر علاتی قرار دیکر محجوب کردیا۔

باب ۲۴

حمل کے بیان مین

دفعہ ۱۲۴ - ابو حنیفہ کے نزدیک زیادہ سے زیادہ مدت حمل† دو سال ہے اور اقل مدت چھ ماہ - حمل کیواسطے حصہ ایک پسر* یا ایک دختر کا جو انمین سے زیادہ ہو رکھا جاتا ہے۔

دفعہ ۱۲۵ - اگر متوفی کی عورت حاملہ ہو اور بوقت ختم اکثر مدت یعنی دو سال کے یا اکثر مدت سے کم مین (خواہ چھ مہینے یا کم و بیش مین) کچھ اولاد پیدا ہووے تو یہہ اولاد متوفی کے ترکہ کی وارث ہوگی۔ بشرطیکہ عورت نے اُس عرصہ مین انقضاء عدت کا اقرار نکیا ہو۔

علما کا اس امر مین اتفاق ہے کہ اگر مدت وضع حمل ایک ماہ یا ماہ سے کم ہو تو وضع حمل کے پہلے ترکہ تقسیم نہین کرنا چاہیئے۔ اور وضع حمل تک انتظار کرنا چاہیئے۔ الا اگر قبل وضع حمل تقسیم ترکہ کی ضرورت ہو تو اس صورت مین حصہ ایک لڑکے یا ایک لڑکی کا جو انمین سے زیادہ ہو حمل کے واسطے رکھنا چاہیئے۔ اور باقی وارثون کو اقل حصہ دینا چاہیئے الا کفیل ضرور ہے۔

---

† مدت حمل مین علما کا اختلاف ہے - ابو حنیفہ مدت حمل دو سال قرار دیتے ہین اور لیث بن سعد الفہمی تین سال اور امام شافعی چار سال اور زہری سات سال مگر ابو حنیفہ کا قول مفتی بہ ہے -

* ابو حنیفہ حمل کے واسطے حصہ چار لڑکون یا لڑکیون کا جو انمیں زیادہ ہو رکھتے ہین اور محمد کے نزدیک حصہ تین لڑکون یا لڑکیوں کا - خصاف نے ابو یوسف سے یہہ روایت کی ہے کہ اُن کے نزدیک حمل کے واسطے حصہ ایک لڑکے یا لڑکی کا جو اِن مین سے زیادہ ہو رکھا چاہیئے - اور اسی راے پر فتوی ہے -

۱۴۷ **دفعہ ۱۳۶** - اگر بعد انقضاے اکثر مدت یعنی دو سال کے کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہو یا بعد انقضاے عدت کے تو یہہ اولاد متوفی اور اُس کے رشتہ دارون کی نہ وارث ہوسکتی ہے نہ مورث -

دفعہ ۱۳۷ - اگر متوفی کے اقرباؤن مین سے کسی شخص[۵۱] کی عورت حاملہ ہو اور وقت وفات سے چھ مہینے مین یا چھ مہینے سے کم مین[۵۲] اولاد پیدا ہو تو یہہ اولاد بھی وارث ترکہ ہوگی -

اور اگر چھ مہینے کے اندر اولاد[۵۳] نہ پیدا ہووے بلکہ بعد مین - تو اس صورت مین ایسی اولاد وارث نہوگی -

دفعہ ۱۳۸ - اگر بچہ کا اقل جسم باہر نکل اوے اور پہر وہ مرجاوے تو وہ وارث نہین ہوسکتا - اور اگر بچہ کا اکثر جسم باہر نکل آوے اور وہ بعد مین مرجاوے تو البتہ وارث قرار دیا جائیگا - [۵۴]

دفعہ ۱۳۹ - اگر بچہ سر کے بل پیدا ہووے - اور سینہ تک زندہ نکلے تو وہ وارث قرار دیا جائیگا - اور اگر پیرون کے بل پیدا ہووے اور ناف تک زندہ نکلے تو بھی وارث ہوگا - اور اگر ناف تک باہر نہ نکلے تو وارث نہین ہوسکتا

دفعہ ۱۴۰ - تصحیح مسئلہ حمل کے واسطے اولاً حمل کو مذکر اور پہر مونث

---

۵۱ مثلاً ماں یا دادی وغیرہ -

۵۲ کیونکہ علوق نطفہ کا قبل موت کے متیقن ہے -

۵۳ اگر بچہ کے باہر نکلنے کے بعد علامات ذیل مین سے کوئی علامت پائی جاوے تو زندہ سمجھنا چاہیئے ورنہ نہیں - یعنی رونا - ہنسا - حرکت عضو - یا چھینک کا آنا -

۵۴ بچہ کے وارث قرار دینے سے یہہ اثر پیدا ہوتا ہے کہ جو حصہ اُسکے واسطے رکھا دیا ہے وہ بچہ کو پہنچکر اُسکا ترکہ سمجھا جاتا ہے اور پہر وہ اُسکے وارثون پر تقسیم ہوتا ہے - اور اگر وہ بچہ وارث نہ قرار دیا جاوے تو وہ حصہ متوفی کے وارثون پر مستر د کردینا چاہیئے -

قرار دیکر دونون طرف سے مسلہ کی تصحیح کرنی چاہیئے - اگر نسبت تماثل ہو تو کسی ۴۸۵
ایک مسلہ پر عمل کرنا چاہیئے - اور اگر نسبت تداخل ہو تو دونون صورتون مین
سے جسمین کہ رقم کثیر ہو اُسپر عمل کرنا چاہیئے - اگر نسبت توافق ہو تو اُس صورت
مین ایک مسلہ کا وفق دوسرے مسلہ کی کل رقم مین ضرب دیکر حاصل ضرب
کو تصحیح مسلہ سمجھنا چاہیئے - اور اگر نسبت تباین ہو تو ایک مسلہ کی کل رقم کو
دوسرے مسلہ مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو تصحیح مسلہ سمجھنا چاہیئے -
مسلہ حمل کی تصحیح کے واسطے پہلے حمل کو مذکر قرار دیکر اور پھر اُسی کو مونث قرار دیکر جداگانہ
دونون مسلون کی تصحیح کر لینی چاہیئے - اور پھر دونون مسلون کی تصحیح کو دیکھنا چاہیئے - اگر نسبت
توافق پائی جاوے تو ایک مسلہ کا وفق دوسرے کل مسلہ مین ضرب دینا چاہیئے - اور اگر نسبت
تباین پائی جاوے تو ایک مسلہ کی کل رقم کو دوسرے کل مسلہ مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو تصحیح
مسلہ سمجھنا چاہیئے - پھر اُسی حصّہ کو جو مسلہ ذکورت سے اُسکو پہنچتا ہو مسلہ انوثت مین بشرطیکہ نسبت
تباین ہو ضرب کرنا چاہیئے - اور اگر توافق ہو تو وفق مین - اور اسی طرح اسی حصہ کو جو مسلہ انوثت
سے اُسکو پہنچتا ہے مسلہ ذکورت مین - بشرطیکہ نسبت تباین ہو ضرب دینا چاہیئے - اور اگر نسبت
توافق ہو تو وفق مین - پھر دونون کے حاصل ضرب کو دیکھنا چاہیئے - اُسمین سے جونسا حصّہ
کم ہو وہی حصہ اُسکے دونون حصونمین سے ہر ایک وارث کو دینا چاہیئے اور جو حصہ فاصل ہر ایک
وارث کو امانتاً محفوظ رکھین پس بعد وضع حمل کے جونسا وارث اُس حصہ کا مستحق ہو وہ اُسکو
اس تفصیل سے دیدین - یعنی اگر حصہ حمل اور زر زاید حصص ورثا کا مولود مستحق ہو تو کل اُسکو
دیدین - اور اگر مولود مستحق کل کا نہو تو جو حصہ اُسکا چاہیے اُسکو دیکر زر زاید کو جو ہر ایک وارث
کے حصے سے امانت رکھا ہو وہ ہر ایک وارث کو دیدین - مثلاً ایک شخص نے ماں باپ
ایک دختر اور ایک زوجہ حاملہ چھوڑکر وفات پائی -

مسلہ ۲۴

زوجہ	دختر	حمل مذکر	باپ	مان
۳	۱۳		۴	۴

اس مثال مین حمل کو مذکر قرار دیا -

۱۴۶

مسئلہ ۲۴ عول ۲۷

زوجہ	دختر	حمل مونث	باپ	مان
۳	۱۶		۴	۴

اس مثال مین حمل کو مونث قرار دیا۔

حسب قاعدہ اوّل حمل کو مذکر قرار دیکر تصحیح مسئلہ ۲۴ سے کی۔ پہر مونث قرار دیکر تصحیح مسئلہ ۲۷ سے کی † ذکورت و انوثت کے دونون مسئلون مین توافق بالثلث ہے۔ اِسصورت مین مسئلہ ذکورت کا وفق ۸ ہے اور انوثت کا ۹ پس ۹ × ۲۴ = ۲۱۶ یہہ حاصل ضرب دونوں کی تصحیح ہے۔

زوجہ کو تین سہام مسئلہ ذکورت سے پہنچے تھے اُسکو ۹ یعنی وفق مسئلہ انوثت مین ضرب دیا۔ حاصل ۲۷ سہام منجملہ ۲۱۶ کے ہوے۔ اور اسی طرح مان باپ ہر واحد کے ۴ سہام ضرب ۹ = ۳۶ کے ہوے۔ ۳۶ سہام باپ کو اور ۳۶ مان کو پہنچے۔

مسئلہ انوثت سے زوجہ کو ۳ سہام پہنچے تھے۔ اُسکو ۸ یعنی وفق مسئلہ ذکورت مین ضرب دیا۔ ۲۴ سہام ۲۱۶ مین سے زوجہ کو پہنچے۔ اسیطرح ۴ و ۴ سہام مان باپکے ۸ یعنی وفق مسئلہ ذکورت مین ضرب دیکر ۳۲ سہام مان کو اور ۳۲ سہام باپ کو پہنچے اب ان دونون صورتون کو غور کیا۔ معلوم ہوا کہ ۲۴ سہام ۲۷ سہام سے کم ہین اسواسطے زوجہ کو ۲۴ سہام دئے گئے۔ اور اسکے ۳ سہام زاید امانت رکھ چھوڑے۔ پہر ۳۲ سہام باپ کو اور ۳۲ مان کو دیئے اور چار چار سہام فی کس اُنکے امانت رکھ چھوڑے۔

اب اگر ایک لڑکی پیدا ہووے تو کل مال کو جو حمل کے واسطے رکھ چھوڑا تھا وہ ان لڑکیون کو دیدینگے۔ کیونکہ لڑکیون کا حق ⅔ ہے اور مسئلہ انوثت سے اُنکو ۱۶ سہام ملے تھے جب ۱۶ کو ۸ یعنی مسئلہ وفق ذکورت مین ضرب دیا تو ۱۶ × ۸ = ۱۲۸ ہوے۔ انمین سے ۱۲

† ذکورت کی حالت مین بسبب اجتماع ثمن وسدس کے مسئلہ ۲۴ سے ہوا۔ انمین سے ۱۳ سہام حصہ دختر اور حمل کے ہین۔ اور مسئلہ انوثت کی صورت مین بسبب اجتماع دو ثلث اور سدس و ثمن کے ۲۴ سے کر کر عول ۲۷ سے ہوا منجملہ اُن کے ۱۶ سہام حصہ دختر اور حمل کے ہین کیونکہ حمل کو دختر تصور کیا ہے۔ اور دو لڑکیون کا دو ثلث حصہ مقرر ہے۔

سہام تو پہلے ہی دختر کو مل چکے تھے - اب ۱۱۵ سہام باقی کو ۱۳ کے ساتھ جمع کیا تو ۱۲۸ ۱۴۷
ہوے - پس ۱۲۸ سہام اِن دونون لڑکیون تین علی السویہ تقسیم کرنے چاہئین - اور زوجہ کو ۲۴ سہام اور مان کو ۳۲ اور باپ کو ۳۲ مجموعہ سہام ۲۱۶ ہوے -

اگر ایک لڑکا پیدا ہو پس جو حصہ مان باپ کا زاید امانت رکھ چھوڑا ہے وہ انکو دینا چاہئے اور باقی کو ۱۳ اسکے ساتھ جمع کرکے لڑکا لڑکی کو بقاعدہ ہر مرد مساوی حصہ دو زن تقسیم کرنا چاہئے

اگر بچہ مردہ پیدا ہووے - تو زوجہ اور مان باپ کو زر فاضل جو امانت رکھہ چھوڑا تھا دیدینا چاہئے - یعنی زوجہ کو ۲۷ سہام مان کو ۳۶ باپ کو ۳۶ اور لڑکی کو ۹۵ سہام (کیونکہ ۱۳ سہام پہلے دئے تھے اور ۲۱۶ کا نصف ۱۰۸ ہوتے ہین) اور باقی ۹ سہام باپ کو بوجہ عصوبت ملنے چاہئین +

+ اس مسلہ کی زیادہ وضاحت اسطرح ہوسکتی ہے -

مسلہ ۲۴ وفقہ ۸ — اس مثال مین حمل کو مذکر مانا ہے -

زوجہ	دختر	حمل	باپ	مان
۳	۱۳		۴	۴

مسلہ ۲۴ عول ۲۷ وفقہ ۹ — حمل کو مونث قرار دیا -

زوجہ	دختر	حمل	باپ	مان
۳	۱۶		۴	۴

چونکہ ۲۴ و ۲۷ مین توافق ہے اسواسطے ایک کا وفق دوسرے کل مسلہ مین ضرب دیا ۸ × ۲۷ یا ۹ × ۲۴ = ۲۱۶ - دونون مسلونکی تصحیح ۲۱۶ سے ہوئی - اب یہہ دیکہنا چاہئے کہ دونون صورتونمین سے کسی صورت مین حصہ کم ملتا ہے

اسواسطے
۳ × ۸ = ۲۴ حصہ زوجہ
۴ × ۸ = ۳۲ حصہ باپ
۴ × ۸ = ۳۲ حصہ مان
۱۶ × ۸ = ۱۲۸ حصہ دختر و حمل
} یہہ حصص مسلہ انوثت سے پاے گئے

۳ × ۹ = ۲۷ حصہ زوجہ
۴ × ۹ = ۳۶ حصہ مان
۴ × ۹ = ۳۶ حصہ باپ
۱۳ × ۹ = ۱۱۷ حصہ دختر و حمل
} یہہ حصص مسلہ ذکورت سے ہوے

{ حصہ فاضل زوجہ ۳
حصہ فاضل مان ۴
حصہ فاضل باپ $\frac{۴}{۱۱}$

اب دونون صورتون کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ۲۴ سہام بنسبت ۲۷ سہام کم ہین اسواسطے ۲۴ سہام زوجہ کو دئے گئے فاضل ۳ سہام رہے اور مان باپکے چار چار سہام فا[illegible] سہام فاضل بچے ۱۱۷ سہام

دختر وحمل مین سے ۱۳ سہام دیکر ۱۰۴ سہام فاضل رہے ۱۰۴/۱۱۵ اب ۱۱۵ سہام فاضل کو تولد کیوقت تک امانت رکھنے چاہئین۔ اگر حمل سے ایک لڑکی پیدا ہو تو مسئلہ کی صورت اس طرح ہوگی۔

مسئلہ ۲۱۶

زوجہ	دختر	دختر جو حمل سے ہوئی	باپ	مان
۲۴	۶۴	۶۴	۳۲	۳۲

اگر دو لڑکیان پیدا ہون تو چونکہ ۱۲۸ و تین روس دختران مین تباین ہے اس واسطے ۳ × ۲۱۶ = ۶۴۸ کو تصحیح مسئلہ سمجھنا چاہیئے۔

اگر ایک لڑکا پیدا ہو تو ۱۱ سہام فاضل کو ہر ایک وارث کو دیکر ۱۱۷ سہام لڑکا اور لڑکی مین بقاعدہ ہر مرد مساوی حصہ دو زن کے حساب سے تقسیم کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۱۶

زوجہ	دختر	پسر	باپ	مان
۲۷	۳۹	۷۸	۳۶	۳۶

اگر دو لڑکے پیدا ہون تو چونکہ دو لڑکے اور ایک لڑکی کے روس ۵ ہوے۔ اور ۵ و ۱۱۷ مین تباین ہے۔ اسواسطے ۵ × ۲۱۶ = ۱۰۸۰ کو تصحیح مسئلہ سمجھنا چاہیئے۔

۵ × ۲۷ = ۱۳۵ حصہ زوجہ

۵ × ۳۶ = ۱۸۰ حصہ مان

۵ × ۳۶ = ۱۸۰ حصہ باپ

۵ × ۱۱۷ = ۵۸۵ حصہ دو پسر و دختر۔

اسیطرح آیندہ قیاس کرتے جاؤ۔

تمت